بادشاہ گر
علیم الحق الحقی

بار اول ـــــ ۲۰۰۴ء
مطبع ـــــ یوایندمی پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ ـــــ صوبا کمپوزنگ سنٹر، لاہور
قیمت ـــــ ۱۵۰ روپے

ISBN 969-517-175-3

اسٹاکسٹ
علی بُک سٹال
نسبت روڈ، چوک میو ہسپتال لاہور

پیر: صبح آٹھ بجے۔ گارفیلڈ

"......... یہ بلاؤں کا صندوق ہے۔ پنڈورا کا بکس! اس مقام سے آگے پڑھو گے تو یہ صندوق......... یہ بکس کھل جائے گا۔ پورا خط پڑھ لو گے تو لائحہ عمل منتخب کرنے کے حق سے محروم ہو جاؤ گے۔"

خط زرد کاغذ پر لکھا گیا تھا۔ لوکاس گارفیلڈ نے نظریں کھڑکی کی سمت اٹھائیں اور کاغذ پر انگلیاں پھیریں۔ انداز زمین پر مٹی کے نیچے بارودی سرنگیں تلاش کرنے والوں کا سا تھا۔ اس تمہیدی تنبیہہ نے اسے دہلا دیا تھا۔ اگر وہ تحریر کسی عام شخص کی ہوتی تو وہ اسے اتنی اہمیت نہ دیتا۔ وہ اسے بے پروائی سے پڑھتا۔ سرکاری ملازمت میں اس کی عمر گزری تھی۔ قومی سیکورٹی کے مرکزی دھارے میں وہ پندرہ سال سے شامل تھا۔ اس کا تجربہ تھا کہ کوئی پرفارمنس پرفارمر کے وعدے کے ہم پلہ کبھی نہیں ہوتی۔ نہ اچھائی کے اعتبار سے' نہ برائی کے اعتبار سے۔ جدید دور کے انسان کا المیہ ہی یہ تھا کہ اس کے ذخیرۂ الفاظ کے سامنے اس کے آئیڈیل بونے ہوگئے تھے۔

اس نے کاغذ کو پھر چھوا۔ بائیں سے دائیں' اوپر سے نیچے۔ اس کی نظریں اب بھی کھڑکی پر تھیں۔ جس شخص کی وہ تحریر تھی' وہ لفظوں کا بازی گر نہیں تھا۔ ییل کالج میں وہ اس کے ساتھ ہی اخلاقیات پڑھتا رہا تھا۔ وہ لاطینی' یونانی' جرمن' فرانسیسی اور اطالوی زبان کے ذخیرے سے اخلاقیات کی تعریفیں ساتھ اخذ کرتے رہے تھے۔ یہ 32ء کی بات تھی۔ پھر زندگی نے انہیں ان کی کاوشوں کے مقابلے میں دگنا' تین گنا زیادہ نوازا تھا۔ اور پھر وہ زندگی کا وہ قرض اتارنے کے لئے عملی میدان میں اتر گئے تھے۔

"......... اس مقام سے آگے پڑھو گے تو یہ صندوق......... یہ بکس کھل جائے گا!"

لوکاس گارفیلڈ نے بلاؤں کا وہ صندوق پنڈورا کا بکس کھول لیا۔ تحریر خوبصورت

ی۔ حروف خوش نما تھے لیکن یہ بات واضح تھی کہ لکھنے والا ہاتھ سنبھالنے کی کوشش کے جود بری طرح لرزتا رہا ہے۔

”میں آج والٹر ریڈ گیا تھا۔ ڈاکٹر رینڈل نے پوری سچائی سے بتا دیا کہ اب وہ میرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ میرے پاس کتنی مہلت ہے۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ میرے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ خط محض چند دنوں میں تمہارے ہاتھوں میں ہوگا۔ میں اپنے وکلا کو ہدایت دے رہا ہوں کہ میری موت کی خبر سنتے ہی وہ یہ خط از حد راز داری سے تمہیں پہنچا دیں۔

لائبریری کا دروازہ کھلا اور گارفیلڈ کا سنہرے بالوں والا چھوٹا کتا اندر آیا۔ اس نے پنی تھوتھنی گارفیلڈ کی گود میں رکھ دی۔ گارفیلڈ نے پیار سے اس کا سر تھپ تھپایا اور پھر ط کی طرف متوجہ ہوگیا۔

تم نے ایک بار ڈپریشن کے ایک لمحے میں فرضِ انسانی کی دو ممکنہ شعوری حالتوں کے حوالے سے تعریف کی تھی۔ ایک حالت فضلِ خداوندی' جس میں انسان خدا سے اپنے تعلق کو استوار کرتا اور ترتیب دیتا ہے۔ دوسری حالت خود احتسابی' جس میں انسان خود کو للکارتا ہے کہ ثابت کرے کہ اس نے اپنے وجود کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب میں تم سے کہتا ہوں کہ میں زندگی بھر اس پہلے تصور سے چمٹا رہا اور ایسا کرنے میں مَیں دوسرے تصور کو نظر انداز کرنے کا جرم کر بیٹھا۔

میں اس خط کو مرنے والے کا اعتراف بنا کے تمہیں شرم سار نہیں کروں گا۔

میں اپنے دوست پر اپنی نااہلی کی آخری حدود منکشف کرنے کو بے چین نہیں ہوں۔ تاہم طویل اور اذیت ناک غور و فکر کے بعد میں سمجھا ہوں کہ مجھ پر اپنی' اپنے ملک و قوم کی اور اپنے گھر کے لوگوں کی بھی کچھ یقینی ذمے داریاں تھیں۔ میں اس احساس کے ساتھ مرنے کے لئے تیار ہو سکتا تھا کہ میں نے اپنے فلسفۂ زندگی کے ساتھ بے وفائی' دغا بازی کی ہے لیکن میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ مخفی طور پر میری قوم میری اس کوتاہی کی بھینٹ چڑھنے والی ہے۔

اچھائی کے لئے کہو یا برائی کے لئے' چھٹی دہائی کے آخر میں ایسے افراد کے

گروہ میں شامل ہوگیا' جو پرانی قدروں کو زندہ کرنے کے سلسلے میں میری ہی طرح پُرجوش تھے۔ ہمارے مقاصد بنیادی طور پر سیکولر تھے۔ معاشرتی طور پر ہم قدامت پسند تھے۔ روایات کو اہمیت دینا چاہتے تھے۔ میرے ذہن میں اگر کچھ شکوک تھے تو انہیں ممبرشپ کے طریق کار نے زائل کردیا۔ میں یہ بات مبالغے کے بغیر کہہ رہا ہوں کہ میرے تمام ساتھی اپنے اپنے شعبوں کے بہترین' ذہین ترین اور بڑے لوگ تھے۔ مجھے ان کے آئیڈیلز' ان کے محرکات اور مقاصد پر اور ان کے حصول کے لئے ان کی شدت پر بھی شبہ نہیں ہوا۔ وہ آپس میں ملتے اور تبادلۂ خیال کرتے........ لیکن راز داری سے۔ اس اعتبار سے تم کہہ سکتے ہو کہ مجھے شک ہونا چاہئے تھا لیکن میرا تجربہ مختلف ہے۔

اس گروپ کا ایک نام بھی تھا........ دی میٹرکس۔ اس لفظ کے جس مفہوم کو وہ ترجیح دیتے ہیں' وہ ہے رحمِ مادر یا سیپ۔ رحمِ مادر میں نیا انسانی وجود یا سیپ میں پرورش پانے والا موتی۔ ان کی تمام قوتیں اس موتی کو تحفظ دینے اور اس کی آب بڑھانے کے لئے وقف ہیں۔ تمام قوتیں!

دی میٹرکس سے میرے تعلقات کا خاتمہ 14 اپریل 1973ء کو ہوا۔ اگر یادداشت تمہارا ساتھ دے تو تم اس تاریخ کی اہمیت کو ذہن میں تازہ کرسکو گے۔ مجھے دو دن پہلے ایک اسپیشل اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی بریفنگ کے لئے لندن سے واشنگٹن طلب کیا گیا تھا۔ ان دنوں ہم واٹرگیٹ اسکینڈل میں پھنسے ہوئے تھے۔ اس کی بدبو پوری دنیا تک پہنچ چکی تھی۔

14 تاریخ کو صبح آٹھ بجے مجھے ہیلڈ مین کی طرف سے کال موصول ہوئی کہ صدر صاحب مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں دس بجے وائٹ ہاؤس پہنچ جاؤں۔ ملاقات ایگزیکٹو آفس بلڈنگ میں ہونا تھی لیکن میں مقررہ وقت پر وہاں پہنچا تو مجھے ایک گھنٹے سے زیادہ انتظار کرنا پڑا۔ کوئی ساڑھے گیارہ بجے میں آفس میں داخل ہوا۔ صدر نکسن موجود نہیں تھے لیکن ہیلڈ مین موجود تھا۔

اس نے مسلسل تاخیر پر مجھ سے معذرت کی اور بتایا کہ صدر نکسن مصروف ہیں۔ اسی وقت صدر صاحب کے دو اور ملاقاتی آفس میں داخل ہوئے۔ ہیلڈ مین

نے باہر جانے سے پہلے ہمارا ایک دوسرے سے تعارف کرایا۔ وہ تعارف غیر ضروری تھا۔ ہم نہ صرف ایک دوسرے کو جانتے تھے بلکہ اچھی طرح پہچانتے بھی تھے۔ ہم تینوں دی میٹرکس کے اراکین تھے۔ اس شاک نے کہ صدر نکسن نے ایک ہی وقت ہم تینوں کو ایک خفیہ میٹنگ کے لئے طلب کیا ہے' وقتی طور پر ہمارا توازن بگاڑ دیا۔ ہم بھول گئے کہ تنظیم کا بنیادی اصول رازداری ہے۔ ہم گفتگو کرنے لگے۔

میں بتا چکا ہوں کہ اسی لمحے میں نے میٹرکس سے تعلق توڑا۔ ہماری پریشانی' ہماری حیرت ہمیں سوالوں اور جوابی سوالوں تک لے گئی۔ ایک ساتھی نے کچھ حقائق کھولے۔ کچھ اشارے کنائیے' کچھ قیاسات اور کچھ واقعاتی شہادتیں ایسی فراہم کیں کہ میں ششدر رہ گیا۔ مجھ پر دہشت طاری ہوگئی۔ میں تمہیں اپنے اس دوست کا نام نہیں بتاؤں گا لیکن تم یقین کرو۔ وہ ایسے عہدے پر تھا کہ کسی کے متعلق بھی خفیہ ترین باتیں معلوم کرسکتا تھا۔ اس نے دی میٹرکس کے آغاز کے متعلق تحقیق شروع کی تھی۔ جلد ہی اسے اندازہ ہوگیا کہ گروپ کی اپنی کوئی روح نہیں ہے۔ خدا ہمیں ہماری اس حماقت پر معاف فرمائے۔ معصوم اور بے خبر اراکین جائز مقاصد کے حصول کے لئے فنڈ' اپنے اختیارات' اپنے تعلقات' اپنا علم اور خفیہ معلومات فراہم کرتے تھے لیکن انہیں غلط طور پر استعمال کیا جارہا تھا۔

پھر تفتیش کار نے گروپ کے بعض اراکین کے متعلق اپنی تفتیش کے نتائج ظاہر کئے۔ ان میں مَیں بھی شامل تھا۔ مجھ سے حاصل کردہ معلومات کو ایک سیاسی شعبدہ گری اور بہت بڑے غبن کے سلسلے میں استعمال کیا گیا تھا۔ تفتیش کار نے معلوم کیا تھا کہ ایک شخص ہماری متحدہ قوت کا مخزن ہے۔ گروپ میں شامل اور کئی لوگوں کی طرح وہ بھی سیاست داں تھا' اور میں یہ بتا دوں کہ وہ ایسا سیاست داں تھا جس پر مجھے پورا اعتماد تھا اور جو میرے لئے بہت محترم تھا۔ اسے عوام کے سامنے لانے کے لئے اور سیاسی قوت کے حصول کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ میں یہ سب کچھ کاغذ پر کیسے منتقل کروں۔ جو کچھ میں نے اس روز سنا' اس پر کبھی کبھی تو خود مجھے بھی اعتبار نہیں آتا۔

پھر میرے تفتیش کار ساتھی نے اسباب و اثرات کی کڑیاں ایک ایک کرکے جوڑنا شروع کیں۔ اس نے خود سمیت گروپ کے دوسرے اراکین کے بارے میں بتایا کہ انہیں اور ان کے ذرائع اور وسائل کو کس طرح غلط طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنا کہ ابتدا میں وہ خود بھی اپنی دریافت کی ہوئی حقیقتوں کی اہمیت نہیں سمجھ سکا تھا۔ اس کی دلچسپی صرف سیکورٹی کے نکتہ نظر سے تھی اور وہ بڑے پیمانے پر فراڈ اور کرپشن کے امکانات کا جائزہ لے رہا تھا۔ مثلاً میں نے جو نیک نیتی سے گروپ کو معلومات فراہم کی تھیں' ان کا نتیجہ یورپ میں سیاسی اور مالیاتی فراڈ کی شکل میں نکلا تھا۔ یہ بھی کوئی کم بری بات نہیں تھی لیکن بعد میں جو حقائق اس کے سامنے آئے' ان کے سامنے اس فراڈ کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

وہ مہینوں بڑی خاموشی اور راز داری سے کام کرتا رہا۔ اس کے پاس اس تفتیش کے لئے وسائل موجود تھے۔ اچانک اسے نیو آرلینز کے اپنے آفس سے ایک رپورٹ موصول ہوئی۔ وہ رپورٹ نزع کی حالت سے دوچار ایک ایسے مجرم کا اعتراف نامہ تھا' جس کا ذہنی توازن بگڑ چکا تھا اور جس نے اپنی زندگی کے آخری چند برس ایک پاگل خانے میں گزارے تھے۔ اس اعتراف نامے میں کچھ لوگوں کے نام تھے۔ ایسے لوگوں کے نام' جن کے تیسرے درجے کے مجرموں سے رابطے کا کوئی تصور نہیں کرسکتا۔ سرکاری طور پر اس بیان کو دیوانے کی بڑ قرار دے کر مسترد کر دیا گیا لیکن میرا ساتھی تفتیش کار ان لوگوں سے واقف تھا۔ وہ سب کے سب دی میٹرکس کے اراکین تھے۔

میرے ساتھی نے تفتیش کا سلسلہ جاری رکھا۔ تفتیش کا ہر موڑ اسے گہرائی میں لیتا گیا۔ خوف ناک باتیں سامنے آئیں۔ گمشدہ کڑیاں ملتی گئیں۔ دی میٹرکس ایک ایسی قوت کے طور پر سامنے آئی' جس کی خفیہ سرگرمیاں بے حد خوف ناک تھیں۔ گروپ سیاسی کرپشن کو فروغ دے رہا تھا۔ اسے بڑی بڑی بے انصافیاں نظر آئیں۔ پھر سب سے بڑی اور ناقابل معافی حقیقت سامنے آئی۔ دی میٹرکس قتل میں بھی ملوث تھی۔ ایسے میں دو باتیں واضح ہوگئیں۔ گروپ کے اراکین بے بس تھے۔ ان کی مرضی کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ دوسری بات یہ کہ کوئی شخص انہیں

اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ واقعاتی شہادتوں کا سلسلہ اس شخص کو.......... اس قوت کو مختلف لوگوں' مقامات اور واقعات تک لے گیا۔ جان کینیڈی کا قتل' رابرٹ کینیڈی کا قتل........ مارٹن لوتھر کنگ کا قتل! یہ تمام واقعات ایک ہی سلسلے کی کڑی تھے۔

اس موقع پر میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں میری ہوش مندی پر شک کرنے کا پورا حق حاصل ہے لیکن یہ سب مجھے جس شخص نے بتایا' میں اس کے کردار اور اس کی ساکھ سے بخوبی واقف ہوں۔ میں اسے بیس سال سے جانتا تھا۔ اسی لئے میں نے اس کے بیان کو فوری طور پر مسترد کرنے سے گریز کیا۔ میرے اس ساتھی کے آخری الفاظ یہ تھے کہ اب میٹرکس نامی وہ قوت قانونی ذریعے سے مکمل سیاسی قوت حاصل کرنے کے چکر میں ہے۔ اس کی تفتیش نے اسے اس نتیجے تک پہنچایا تھا۔

تب اس نے مجھے منتخب امیدوار کا نام بتایا۔ اس نے کہا کہ آنے والے وقت میں اس شخص کو وائٹ ہاؤس کی طرف جانے والے راستے پر دھکیل دیا جائے گا۔ اور میٹرکس کے بے خبر اور معصوم اراکین کے زور پر ہی اس امر کو ممکن بنایا گیا ہے۔

اس موقع پر صدر نکسن تشریف لے آئے۔ انہوں نے واٹر گیٹ اسکینڈل کے مضمرات' خارجہ پالیسی پر اس کے اثرات اور امریکا کے بین الاقوامی معاہدات کے موضوع پر آدھے گھنٹے تک ہم سے بات کی۔ مجھے اعتراف' ہے کہ میں ان کی باتوں پر توجہ نہیں دے سکا تھا۔ انہوں نے مجھے اس بریفنگ کے بعد بھی رکنے کی ہدایت کی اور پندرہ منٹ تنہائی میں مجھ سے بات کی۔ میں ایگزیکٹو آفس بلڈنگ سے باہر آیا تو میرے میٹرکس کے دونوں ساتھی جا چکے تھے۔ اس شام میں نے ان دونوں سے رابطے کی ناکام کوشش کی۔ پانچ دن بعد جب کہ میں لندن پہنچ چکا تھا مجھے معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک کولریڈو میں اپنے گھر میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گیا۔

کچھ عرصے بعد تفتیش کار......... میں اس کا نام اب بھی ظاہر نہیں کروں

گا......... نے مجھ سے رابطہ کیا اور ملاقات طے کی۔ ایک ہفتے بعد وہ لندن آیا۔ ہم نے ہمپشائر میں ویک اینڈ گزارا۔ دو دن ہم مچھلی کا شکار کھیلتے اور باتیں کرتے رہے۔ اس دوران یہ بات سامنے آچکی تھی کہ نکسن کے دور میں وائٹ ہاؤس کے پریذیڈنٹ آفیسز میں ہونے والی ہر گفتگو ٹیپ ہوتی رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ ہماری 14 اپریل کی گفتگو بھی ٹیپ ہوئی ہو گی۔ اب ہمارے سامنے دو ہی راستے تھے۔ ایک یہ کہ اس ٹیپ کی موجودگی سے صدر صاحب کو بھی آگاہ کر دیں۔ دوسرا یہ کہ کسی طرح وہ ٹیپ حاصل کیا جائے۔ پہلے راستے کو ہم نے اس خیال سے مسترد کر دیا کہ اس صورت میں اس ٹیپ کو عوام کی توجہ واٹر گیٹ سے ہٹانے کے لئے استعمال کیا جائے گا اور یوں پنڈورا کا بکس کھل جائے گا۔ ہم نے دوسرا راستہ منتخب کیا۔

یہ تفصیل بتانا مناسب نہیں کہ ہم نے وہ ٹیپ کیسے حاصل کیا۔ بلکہ اس تفصیل کا چھپا رہنا ہی بہتر ہے۔ عدالت جو نکسن کے خلاف دستاویزی شہادتیں حاصل کرنے کے لئے سرگرم تھی' اس کی وجہ سے بڑی افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ تفتیش کار نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ٹیکنیشین وائٹ ہاؤس میں داخل کئے اور بالآخر ٹیپ ہمیں مل گیا۔ ٹیپ کے اس حصے کو' جس پر ہم تینوں کی گفتگو ریکارڈ تھی' ایڈٹ کر کے اصل ریل سے علیحدہ کر لیا گیا۔ تفتیش کار بدستور سرگرم عمل تھا اور تازہ معلومات سے مجھے باخبر رکھتا تھا لیکن اب معلومات اس تسلسل سے حاصل نہیں ہو رہی تھیں۔ دو سال پہلے مارچ میں مجھے اخبار کے ذریعے پتا چلا کہ میرا ساتھی لاپتا ہو گیا ہے۔ خبر کے مطابق خدشہ تھا کہ وہ کیلی فورنیا کے ساحل کے قریب کشتی رانی کے دوران کسی حادثے کا شکار ہو گیا ہے لیکن مجھے یقین تھا کہ اس کی موت حادثاتی نہیں۔ فون پر آخری گفتگو کے دوران اس نے دعویٰ کیا تھا کہ صرف دو ہفتے کے اندر اندر وہ میٹرکس کی پشت پر موجود اصل قوت کو بے نقاب کر دے گا۔

میں اس عرصے میں........ گزشتہ کئی ماہ سے بیمار تھا۔ دوسری طرف میرے ضمیر کا بھی تقاضہ تھا کہ میں برطانیہ میں امریکا کے سفیر کے عہدے سے استعفیٰ دے

دوں۔ دوسرے تم جانتے ہو کہ میری بیماری مستقل تھی اور اس نے مجھ سے میری مضبوطی، توانائی اور قوت عمل چھین لی تھی۔ شاید قسمت نے خود ہی میرے لئے درست راستہ تجویز کر دیا تھا۔

تاہم گزشتہ چند مہینوں سے میں اس شخص کی پروگریس پر نظر رکھے ہوئے ہوں، جو واشنگٹن پوسٹ کے خیال میں اس سال کے صدارتی انتخاب کے لئے ڈیمو کریٹک پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ آج کے ہیرس پول کے مطابق وہ اپنے حریف سے مقبولیت کے اعتبار سے آٹھ پوائنٹ آگے ہے۔ اس شخص کا نام سن لو۔ وہ ہے ایری زونا کا سینیٹر ایمبروز بریڈلے۔ میرے میٹرکس کے ساتھی تفتیش کار نے مجھے یہی نام بتایا تھا۔

یہ اور تکلیف دہ بات ہے کہ تم اور میں بریڈلے کو صرف جانتے نہیں، بلکہ اپنا زمانہ طالب علمی کا دوست بھی مانتے ہیں۔ وہ ان ابتدائی اراکین میں سے ہے، جنہوں نے میٹرکس کی بنیاد رکھی۔ میں اپنی حد تک یہ بھی بتا دوں کہ میں نے ہمیشہ اس کی عزت کی، اسے سراہا۔ میرے لئے اب بھی اس کی نیت کو مجرمانہ سمجھنا بہت مشکل کام ہے لیکن اگر وہ ان خوف ناک معاملات میں ملوث ہے، جو مجھ پر آشکار ہوئے ہیں تو وہ کسی ہمدردی کا مستحق نہیں اس صورت میں اسے غیر مؤثر بنانا اور اگر ضروری ہو تو اسے تباہ کرنا لازم ہے۔ اور اگر وہ محض اُتنا ہی ملوث ہے، جتنا میں تھا...... یعنی آلۂ کار ہونے کی حد تک تو اسے اپنی اصلاح کا موقع ملنا چاہئے۔ خدا جانتا ہے کہ میں کس طرح بے وقوف بنا تھا اور میری آنکھیں محض اتفاقاً کھلی ہیں۔

میں نے خط کے آغاز میں لکھا تھا کہ یہ پنڈورا کا بکس ہے اور اشارہ دیا تھا کہ تم چاہو تو اس سے بچ سکتے ہو لیکن لیوک، اگر تم اس حد تک خط پڑھ چکے ہو تو واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ میری موت حالات اور واقعات کا ایک ایسا سلسلہ شروع کرے گی، جس کو روکا نہیں جا سکتا۔ مجھے ڈر ہے کہ اب تم اس معاملے میں ملوث ہو چکے ہو۔ میرا خیال ہے، میں ذرا وضاحت کر دوں۔

اپنے تفتیش کار ساتھی کی موت سے پہلے میں نے اور اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ٹیپ کو محفوظ کر دیا جائے۔ لہٰذا اُس نے اٹلانٹا، جارجیا کی کلاسونرڈ سیکورٹی اینڈ

ٹرسٹ کمپنی کے ایک سیف ڈیپازٹ باکس میں اس ٹیپ کو رکھوا دیا۔ اٹلانٹا میں اس لئے کہ اس شہر سے اُس کا کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رہا تھا۔ امکان یہ تھا کہ وہاں دشمنوں کا دھیان نہیں جا سکے گا۔ اس کی چابی میرے پاس ہے۔ باکس فرضی نام سے لیا گیا تھا لیکن تفتیش کار کے پاس اُسی فرضی نام کے مکمل کاغذات تھے۔

میری موت کے بعد میرے وکیل کو کئی خطوط پوسٹ کرنے ہیں۔ یہ خط انہی میں سے ایک ہے۔ ایسا ہی ایک خط سی آئی اے کے سابق ایجنٹ اسٹیفن فیبر کے نام ہے، جو تفتیش کار کا سینئر اسسٹنٹ تھا۔ بلکہ دونوں کے درمیان گھریلو تعلقات بھی تھے۔ اسی خط کے ساتھ باکس کی چابی اور فرضی نام کے شناختی کاغذات بھی ہیں۔ خط میں اُس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر اٹلانٹا جائے اور مذکورہ ڈیپازٹ باکس سے ایک سیاہ بریف کیس نکالے۔ ٹیپ اس بریف کیس میں ہے۔ فیبر کو بریف کیس لے کر بہت احتیاط سے ٹھیک سوا آٹھ بجے صبح...... میری موت کے اگلے روز...... واشنگٹن کے اسٹیٹلر ہوٹل پہنچے۔ وہاں اس کے نام سے کمرا نمبر421 پہلے سے ریزرو ہو گا۔ (اور یہ تم ریزرو کراؤ گے) میں نے اس کے خط میں لکھا ہے کہ کمرا نمبر421 پوری طرح تیار ہو گا۔ تاکہ کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ (اس سلسلے میں جو اقدامات کرنا ہوں گے، ان کی فہرست میں منسلک کر رہا ہوں) بریف کیس کا تبادلہ آٹھ بج کر بیس منٹ پر ہو گا۔ ڈیپازٹ باکس میں ایک پرس بھی ہو گا، جس میں بیس ہزار ڈالر ہوں گے۔ وہ رقم فیبر کے لئے ہے۔........ اس زحمت کا محنتانہ! اب ہدایات سن لو۔ میں فیبر کے مکمل تحفظ کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ تفتیش کار کو معلوم تھا کہ اُس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ یہ خارج از امکان نہیں کہ اٹلانٹا تک اُس کا تعاقب کیا گیا ہو۔ اگر ایسا ہوا ہے تو دو سال گزرنے کے باوجود باکس پر نظر رکھی جا رہی ہو گی اور فیبر بھی نگرانی کرنے والوں کی نگاہ میں آئے گا۔ تمہیں یہ سب کچھ بے حد ڈرامائی لگے گا لیکن لیوک، ہمارا واسطہ جن لوگوں سے پڑا ہے، وہ بے حد منظم اور باریک بین ہیں۔ انہیں کمتر سمجھنے کی غلطی نہ کرنا۔

ایک اور بات بتاؤں۔ تفتیش کار کی بیوہ، جو ان معاملات کے متعلق کچھ نہیں

جانتی۔ اس نے کچھ عرصہ پہلے مجھے بتایا تھا کہ سی آئی اے کے ایجنٹوں نے' جن کے پاس مکمل شناختی کاغذات بھی تھے' تین بار آکے....... وارنٹ دکھاکے اس کے گھر کی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ ہر بار وہ اُس کے شوہر' یعنی میرے تفتیش کار ساتھی کے کاغذات سمیت کر لے گئے ہیں......... تین بار! میرا رابطہ میٹرکس سے 73ء سے منقطع ہے لیکن میں اُن کی ذہانت سے واقف ہوں۔ سی آئی اے کے ایجنٹوں کی تنظیم میں شمولیت کو اُن سے زیادہ اہم کون سمجھ سکتا ہے۔ میرے تفتیش کار ساتھی کی موت کے بھی یقینی طور پر وہی لوگ ذمے دار ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ تفتیش کار کی انکوائری کی بنیاد کچھ دستاویزی شواہد ہیں۔ اور ہو سکتا ہے' انہیں یقین ہو کہ وہ شواہد اٹلانٹا میں اُس سیف ڈیپازٹ باکس میں موجود ہیں۔

مجھ سے بہت خطائیں سرزد ہوئی ہیں لیوک۔ جن معاملات میں اخلاقی جرأت ضروری ہوتی ہے' وہاں میں ایک کمزور آدمی ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی ذمے داری تم پر تھوپ رہا ہوں۔ اگر تمہیں اس بات میں حقیقت کا کوئی معمولی سا شائبہ بھی نظر آجائے کہ ایمبروز بریڈلے کو کوئی ان دیکھا ہاتھ کنٹرول کر رہا ہے تو خدا کے لئے ہر قیمت پر اسے وائٹ ہاؤس پہنچنے سے روکنا۔ یہی نہیں' اس ان دیکھے ہاتھ کو تلاش کر کے توڑنا بھی ہوگا۔ تم ایسا کس طرح کرو گے' یہ تم جانو لیکن ایسا کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں وہ ٹیپ بھی کام آسکتا ہے لیکن میری دعا ہے کہ اسے عوام کو سنوانے کی نوبت نہ آئے۔ میں ایسا اپنی ساکھ بچانے کے لئے نہیں' بلکہ ملک و قوم کی بہتری کے لئے کہہ رہا ہوں۔ یہ ایک بار چل پڑا تو گلیشیر ثابت ہوگا' جو امریکی معاشرے کا لباس تار تار کر دے گا۔

لوکاس گارفیلڈ نے نرمی سے کتے کو ایک طرف ہٹایا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ برف باری شروع ہوگئی تھی۔ اس نے خط کے آخری صفحے کو روشنی کے سامنے کر دیا۔

مجھے خوشی ہے کہ ہیلن پہلے ہی چلی گئی تھی۔ وہ زندہ ہوتی تو مجھے یہ سب کچھ کسی قیمت پر چھپانے نہ دیتی۔ مجھے خوشی ہے کہ اب میں بھی اس سے جا ملوں گا۔

میں اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر کر سکتا ہوں تو مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ تم 45 سال سے امریکا کی خدمت کر رہے ہو۔ میری اور میرے خاندان کی عزت تمہارے

ہاتھ ہے۔ جو ضروری سمجھو' کرو' لیکن ہو سکے تو مجھے ایک چیز سے بچالو۔ یہ ذہن میں رکھنا کہ باپ کے گناہ بیٹے کے کھاتے میں نہیں جانے چاہئیں۔

تمہارا محبت کرنے والا اور سچا دوست

جان روپر آٹسن

کتا دروازے سے الجھ رہا تھا۔ مگر پیتل کے پرانے قبضے اُس کے بس کے نہیں تھے۔ گارفیلڈ نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ کتا تیزی سے باہر نکلا اور اپنے پسندیدہ درخت کے پاس پہنچا۔ گارفیلڈ نے خط تہہ کر کے جیب میں رکھا اور خود بھی باہر نکل آیا۔ اس کا پیشہ ورانہ تجربہ اُسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ بے یقینی سے آغاز کرے لیکن جان آٹسن اور اُس کے درمیان ہمیشہ اعتبار کا رشتہ رہا تھا۔ انہوں نے کبھی ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں بولا تھا اور پھر آٹسن نے اس ڈرامے میں اس کا کردار پوری طرح متعین کر دیا تھا۔ اُس کے سامنے راستہ ہی بس ایک چھوڑا گیا تھا۔

اس معاملے سے اُس کا کوئی جذباتی تعلق نہیں تھا۔ ہاں وہ خط پڑھ کر اُس کی روح میں وہ تھکن سی اتر گئی تھی' جو اپنے کسی ہم عمر کی موت پر ہر شخص پر حملہ آور ہوتی ہے۔ واٹر گیٹ ایسی گندگی تھی' جس میں سے کسی بھی وقت کوئی بدبودار چیز برآمد ہو سکتی تھی۔ دوسری طرف ایمبروز بریڈلے صدارت کا امیدوار کوئی کاٹھ کا پتلا نہیں تھا۔ جس سال گارفیلڈ اور آٹسن ییل سے فارغ التحصیل ہو کر نکل رہے تھے' بریڈلے نے وہاں اپنی تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ وہ اچھے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ قانون کی طرف اُس کا طبعی میلان تھا۔ جج کی حیثیت سے اُس کا ریکارڈ شاندار تھا۔ سیاست کی طرف نہ چلا گیا ہوتا تو وہ سپریم کورٹ تک پہنچتا۔ اور سیاست کے میدان میں اُترنے کا اس کا فیصلہ دانش مندانہ تھا۔ ایک سال پہلے اُس کی ہوم اسٹیٹ ایری زونا کے اخبارات میں چرچے شروع ہوئے تھے کہ وہ وائٹ ہاؤس میں پہنچنے کا اہل ہے۔ ابتدا میں تو کسی نے اس بات کو اہمیت نہیں دی۔ مگر پھر بات تیزی سے پھیل گئی۔ ایمبروز کا اپنا طرز عمل بے حد شریفانہ تھا۔ اُس نے امیدواری کا اعلان نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ اس میں کوئی دلچسپی ظاہر بھی نہیں کر رہا تھا۔ اُس کا کہنا تھا کہ وہ کوئی بے ضابطہ انتخابی مہم نہیں چلا رہا ہے۔ ہاں اُس نے انتخابی نکتۂ نظر سے ملک کے اہم ترین علاقوں میں 300 سے زائد تقریریں کی تھیں لیکن صرف اس لئے کہ

اسے مدعو کیا گیا تھا۔ کہیں اُسے پارٹی کے اراکین نے مدعو کیا تھا تو کہیں کسی گورنر نے یا اُس کے ساتھی سینیٹرز میں سے کسی نے دعوت دی تھی۔ سبب؟ سبب یہ تھا کہ ملک میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بڑے شریفانہ انداز میں صدر کی پالیسیوں پر تنقید کرتا تھا۔ اور وہ تنقید برائے تنقید ہرگز نہیں ہوتی تھی۔ اب جب کہ ماہ جنوری بھی آدھا گزر چکا تھا۔ ایمبروز بریڈلے اب بھی یہ تسلیم نہیں کرتا تھا کہ وہ صدارتی امیدوار ہے لیکن پارٹی کے منتظمین بہرحال قائل ہو چکے تھے کہ وہ مناسب ترین امیدوار ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ موجودہ صدر کے وائٹ ہاؤس میں دن گنے جا چکے ہیں۔

کتا ایک چھوٹی سی ٹوٹی ہوئی شاخ کہیں سے اُٹھا لایا تھا۔ گارفیلڈ نے وہ شاخ اٹھائی اور دور اچھال دی۔ کتا بھی اُسی طرف دوڑ گیا۔

دو باتیں یقینی تھیں۔ ایک یہ کہ وہ جان آنسن کی تنبیہہ کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا دوسرے صدارتی انتخاب کے سلسلے میں بریڈلے کی مسلسل تردید جھوٹی تھی۔ اُس کی انتخابی مہم چل رہی تھی۔ ثابت ہوتا تھا کہ اس مہم کے پیچھے بہت چالاک' تجربے کار اور سیاست کو سمجھنے والے لوگ ہیں۔ وہ اُسے مناسب ترین وقت پر میدان میں اتارنا چاہتے ہیں۔

ایمبروز بریڈلے کا مضمون بھی اخلاقیات رہا تھا۔ اُس کی تقریریں زمانہ طالب علمی کے ذخیرۂ الفاظ اور خوب صورت اخلاقی نظریات سے معمور ہوتی تھیں۔

گارفیلڈ سوچتا رہا۔ میٹرکس کا وجود دنیا کی تباہی کی علامت بہرحال نہیں تھا۔ ہر بڑی جمہوریت ایسے ذیلی اداروں کو جنم دیتی رہی ہے۔ مثلاً ایک کونسل آف فارن ریلیشن تھی...... سی ایف آر۔ صدر روز ویلٹ کے زمانے سے آج تک کے ہر صدر کی فارن پالیسی پر ان کا غالب اثر رہا تھا۔ جان کینیڈی صدر بنا تو وائٹ ہاؤس کے اسٹاف کی بھرتی کے لئے اس کے ساتھ 82 امیدواروں کے نام پیش کئے گئے۔ اُن میں سے 63 کا تعلق سی ایف آر سے تھا۔ موجودہ صدر کے خارجہ پالیسی کے مشیروں میں بھی اکثریت سی ایف آر کے اراکین کی تھی۔ سو اب بریڈلے ایک نئی قوت کو متعارف کرا رہا تھا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں تھا۔ گارفیلڈ کو بس اس بات سے غرض تھی کہ وہ لوگ کون ہیں؟ اُن کے کیا عزائم ہیں؟ وہ اپنے اثر و رسوخ کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟ اور اُن کے پیچھے

اصل طاقت کس کی ہے؟

اور پھر پہلا کام تھا اُس ٹیپ کا حصول' جس کا آنسن نے اپنے خط میں تذکرہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں میکملن کی خدمات حاصل کی جا سکتی تھیں۔ وہ اسٹیفن فیبر کو بھی چیک کر سکتا تھا' جس کے ذمے آنسن نے ٹیپ کو ڈیپازٹ باکس سے نکالنے کا کام لگایا تھا۔

گارفیلڈ کی ذہنی رو پھر آنسن کے خط کی طرف مڑ گئی۔ اصل کمزوری تو خود آنسن میں تھی۔ وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ کس قسم کے معاملات میں الجھ رہا ہے۔ وہ کسی کے ہاتھوں کھلونا بننے والا آدمی نہیں تھا لیکن اُس کی سادگی اور معصومیت سے کوئی بھی طالع آزما فائدہ اُٹھا سکتا تھا۔

گارفیلڈ نے فیصلہ کیا کہ ٹیپ حاصل کرنے سے پہلے اس بات کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہے کہ ٹیپ اصلی ہے بھی یا نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ ٹیپ کا وجود کوئی گھڑا ہوا افسانہ ہو۔ اس تصدیق کے لئے کسی کو 14 اپریل 73ء کا ریکارڈ کھنگالنا ہوگا۔ اُس روز ہونے والی تمام گفتگو کو ڈبل چیک کرنا ہوگا۔

☆=========☆=========☆

پیر........... صبح ساڑھے دس بجے........... میکملن

گارفیلڈ کی عمر 68 برس تھی لیکن اُس کی بیوی اور قریبی دوستوں کے علاوہ یہ بات کسی کو معلوم نہیں تھی۔ دیکھنے والے اُس کی عمر کا اندازہ 55 برس سے زیادہ نہیں لگا سکتے تھے۔ اُس کے چہرے پر بچوں کی سی معصومیت تھی۔ ڈپلومیٹک فیلڈ اُس کا آبائی میدان تھا۔ 25 سال کی عمر میں وہ فارن سروس میں گیا۔ وہ عدیس ابابا میں سیکرٹری مقرر ہوا۔ اٹلی نے ابی سینیا کو تسخیر کیا تو وہ اُس کا عینی شاہد تھا۔ پھر منیلا' شنگھائی' برو سلز اور اوسلو میں رہا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد اُس سے واشنگٹن میں ایک اہم کام لیا گیا۔ سی آئی اے میں او ایس ایس کی تشکیل اُسی کے ہاتھوں ہوئی۔ اس کے بعد اس کا کیریر غیر مرئی ہو گیا۔ اُس کی اہمیت کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ اسے اپنی کارکردگی پر کوئی پبلک کریڈٹ نہیں ملتا تھا۔ لیکن درحقیقت اُس کے ساتھ کے لوگوں میں اُس سے زیادہ طاقتور کوئی بھی نہیں تھا۔ پانچ صدر آئے اور رخصت ہو گئے اور وہ وہیں کا وہیں رہا...... ہر صدر امریکا کا معتمد خاص۔ وہ ریٹائر ہونا چاہتا تھا لیکن واٹرگیٹ اسکینڈل نے اُس کی یہ امید خاک میں ملا دی۔ وائٹ

ہاؤس میں ڈنر کے دوران ہنری کسنجر نے جو تجویز پیش کی' وہ اُسے مسترد نہیں کر سکا۔

کسنجر نے وعدہ کیا تھا کہ یہ اُس کا آخری کام ہے۔ اُسے انٹیلی جنیس کے محکمے میں سے ایسے دو آدمیوں کو تلاش کرنا تھا' جو خود اس کا عکس ہوں۔ پھر اُن دونوں کو ایک سپر انٹیلی جنیس کمیٹی قائم کرنا تھی۔ اُن کا کام تمام سرکاری انٹیلی جنیس ایجنسیوں پر نظر رکھنا......... اور اُن میں سے کوئی اونچا اُڑنے کی کوشش کرے تو اُس کے پر کترنا تھا۔

گارفیلڈ اس تین رکنی کمیٹی کا سربراہ تھا اور وہ صرف صدر امریکا کو جواب دہ تھا۔ وہ اپنی سفارشات اور ضروریات بھی صرف صدر کے سامنے پیش کرتا تھا۔ وہ جاسوسی اداروں کے آقاؤں کی جاسوسی کرانے کا حق رکھتا تھا......... اور اُسے اختیارات کے استعمال کی آزادی تھی۔

گارفیلڈ نے وہ دو آدمی منتخب کئے۔ چار سال میں اُن کی کارکردگی دھماکا خیز تھی۔ انہوں نے معلوم کیا کہ طاقت ور ایجنسیاں کیسی گندی حرکتوں میں ملوث ہیں اور اختیارات کا کتنا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ کمیٹی نے اس کی روک تھام کے طریقے وضع کئے۔ ان چار برسوں میں گارفیلڈ ایک سخت اور غیر لچک دار آدمی بن گیا۔ اسے اپنے اندر کی اس تبدیلی کا احساس تھا لیکن اُس نے خود کو روکا بھی نہیں۔ پھر اچانک اُس پر اپنی بیوی پولی کی بیماری کا انکشاف ہوا۔ اُسے احساس ہوا کہ اُن کا طویل ساتھ اب قریب الختم ہے۔ اُس نے ریٹائرمنٹ مانگی لیکن صدر نے پھر اڑنگا لگا دیا۔ انہوں نے کہا......... ایک سال اور.........
بس ایک سال!

اور بات معقول تھی۔ اب تو صحیح معنوں میں کام کے نتائج سامنے آنا شروع ہوئے تھے۔ سی آئی اے کے بعض اہم راز فاش ہو رہے تھے۔ بات صرف انتظامی بے اعتدالیوں کی یا اختیارات کی حدود پھلانگنے کی نہیں تھی وہ تو بدعنوانیوں کا سرطان تھا' جو سی آئی اے کے وجود کی گہرائیوں میں پل رہا تھا۔ اس سلسلے میں پہلا پتھر ایک آڈیٹر نے اُچھالا تھا' جس کی پیشہ ورانہ زندگی کا بڑا حصہ ایجنسی کی خدمت کرتے گزرا تھا۔ کچھ بڑے بڑے فنڈ تھے' جو نجانے کہاں جا رہے تھے......... نجانے کہاں صرف ہو رہے تھے۔ گارفیلڈ کی چھان بین کے نتیجے میں ابھی تک صرف رُوٹ معلوم ہو سکتا تھا۔ خرد برد ہونے والے فنڈز کی منزل اب بھی نامعلوم تھی۔ چھان بین بڑی راز داری سے کی جا رہی تھی۔ ابھی تک کوئی

نام سامنے نہیں آیا تھا۔ کوئی ناقابل تردید ثبوت بھی نہیں مل سکا تھا۔ یعنی ابھی وہ سی آئی اے کو کھلا چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔

دوسری طرف سی آئی اے کے نئے ڈائریکٹر ڈونالڈ پیٹرسن نے اپنی بچی کھچی مملکت کو بچانے کے لئے معلومات باہر نکلنے والا ہر روزن بند کر دیا تھا۔ ہر روشنی گل کر دی تھی۔ اُس نے کانگریس مینوں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اب سے سی آئی اے ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دے گی۔

اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ پیٹرسن سی آئی اے کی اندر کی گندگی سے کس حد تک واقف ہے۔ وہ سی آئی اے کا بہت پرانا کارکن تھا اُس کی آمد کے بعد سے کوئی بڑی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔

گارفیلڈ کا اپنا خفیہ ادارہ بہت مستحکم تھا۔ اُس نے سی آئی اے' ایف بی آئی اور دیگر ایجنسیوں سے ہر فیلڈ کے بہت مستعد کارکن بھرتی کئے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو صرف اضافی آمدنی کے لئے اُس کے ساتھ ہوئے تھے۔ بیشتر کی دلچسپی اس حوالے سے اپنا اثر و رسوخ بڑھانے میں تھی۔ کچھ کا مقصد بوریت دور کرنا تھا۔ کچھ ایسے بھی تھے' جو جذبہ حب الوطنی کے تحت اُس کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔

لیو میکملن کا تعلق آخری قسم سے تھا۔

لیو میکملن ایسا آدمی تھا' جو سوال کئے بغیر ہدایات پر عمل کرتا تھا۔ گارفیلڈ نے ایک سال اُس پر نظر رکھی تھی۔ اس کے ماضی کو چھانا تھا۔ اس کے بعد اُس سے رابطہ کیا تھا۔ یہ اُس کی غیر مشروط وفاداری ہی تھی کہ وہ گارفیلڈ سے اتنا قریب ہوا کہ اس سے براہ راست ملنے کا اعزاز اُسے ملا۔ ورنہ گارفیلڈ کبھی اپنے کسی کارکن کے سامنے نہیں آتا تھا۔ یہ اصول اُس نے ابتدا ہی سے وضع کر لیا تھا۔ لیو میکملن گزشتہ ڈیڑھ سال سے سی آئی اے میں رہتے ہوئے اُس کے اندر پلنے والے سرطان کے متعلق جاننے کی کوششیں کر رہا تھا۔ اس کے لئے اُس نے اپنا ایک چھوٹا سا گروہ ترتیب دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جو کام وہ کر رہا ہے' اُس میں خطرہ بے اندازہ ہے اور انعام کچھ بھی نہیں لیکن اُس کا جذبہ حب الوطنی بہت توانا تھا۔

گارفیلڈ فون کا ریسیور اٹھانے سے پہلے ایک گھنٹے تک سوچتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ فون

کرتے ہی تفتیش کی مشین اسٹارٹ ہو جائے گی۔ سوال یہی تھا کہ آنسن کے خط کو اتنی اہمیت دی جائے یا نہ دی جائے۔

بالآخر اُس نے ریسیور اُٹھایا اور نمبر ڈائل کیا۔ میکملن فون ریسیو کرنے کے معاملے میں بھی بے حد مستعد تھا۔ تیسری گھنٹی سے پہلے اُس نے ریسیور اُٹھا لیا۔ ”تمہارے لئے ایک کام ہے۔“ گارفیلڈ نے اپنی شناخت کرائے بغیر کہا۔ ”مجھے کال کر سکتے ہو؟“

”دس منٹ انتظار کریں۔“ میکملن نے کہا۔

گارفیلڈ نے ریسیور رکھ دیا۔ اُس کے ذہن میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ کوئی بھولی بسری بات اُبھر کر شعور کی سطح پر آنے کو مچل رہی تھی۔ وہ بات سی آئی اے‘ جان آنسن اور لیو میکملن سے متعلق تھی۔ وہ سر جھٹکتا رہا لیکن وہ اُسے گرفت میں نہ لے سکا۔

میکملن نے گیارہ منٹ چوالیس سیکنڈ بعد دوبارہ فون کیا۔ اس بار وہ ایک فون بوتھ سے بات کر رہا تھا۔ ”لیٹ ہونے پر معذرت خواہ ہوں سر۔“ اس نے کہا۔

”بہت حساس نوعیت کا معاملہ ہے لیو۔“ گارفیلڈ نے کہا۔ ”مجھے 14 اپریل 73ء کو وائٹ ہاؤس میں ہونے والی میٹنگز کے متعلق معلومات درکار ہیں۔ ممکن ہے‘ مرتّبہ ہوں اور ممکن ہے‘ مرتّب کردہ نہ ہوں۔ اس سلسلے میں کوئی آدمی ہے تمہارے پاس؟“

”آپ مجھے براہ راست ملوث کرنا نہیں چاہتے؟“ میکملن نے پوچھا۔

”نہیں۔“

”گفتگو زبانی ہے یا ریکارڈڈ؟“

”دونوں طرح کی ہیں۔ 14 اپریل 73ء‘ صبح ساڑھے گیارہ بجے تک۔ صدر نکسن نے تین افراد سے ملاقات کی تھی۔ شاید تینوں سرکاری آدمی تھے۔“

”آپ کو اُن میں سے کسی کا نام معلوم ہے سر؟“

”ہاں‘ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم پیشگی معلومات کے بغیر چھان بین کرو۔ مجھے اُن افراد کے نام...... اور جو کچھ بھی معلوم ہو سکتا ہے‘ فراہم کرو۔“

”ٹھیک ہے سر۔ آپ کا خیال ہے کہ گفتگو ٹیپ ہوئی تھی؟“

”ہاں۔ اور اگر نہیں ہوئی تو اس کی وجہ معلوم ہونا چاہئے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا گفتگو ریکارڈ ہوئی تھی۔ دوسرا یہ کہ کیا ٹیپ موجود ہے۔ تیسری بات‘ اُس کی کاپی مل سکتی

ہے۔ ساڑھے دس سے ساڑھے بارہ بجے تک چیک کرنا۔“

”میرا خیال ہے سر‘ کام ہو جائے گا۔“

”خیال نہیں۔ میں یقینی جواب چاہتا ہوں۔ 110 فی صد درست۔“

”بہت بہتر سر۔ مجھے مہلت کتنی دیں گے آپ؟“

”صرف چوبیس گھنٹے۔ اس سے زیادہ ایک منٹ بھی نہیں۔ یہ کام کس سے لو گے؟“

”والٹر مرگولس سے۔ میں اُس سے اور کام بھی لے رہا ہوں۔ بہت کار آمد آدمی ہے۔ وہ اپنی یادداشتیں لکھ رہا ہے۔ میں اُسے تحقیقی مطالعے کے لئے فائلیں فراہم کرنے کا ذمے دار ہوں۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور جسٹس ڈیپارٹمنٹ سے اُس کی مطلوبہ فائلیں اُسے دلواتا ہوں۔“

”کس موضوع پر کام کر رہا ہے وہ؟“ گارفیلڈ نے پوچھا۔

”64ء میں وہ وارن کمیشن کے اور سی آئی اے کے درمیان رابطہ افسر کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ اب وہ کینیڈی کے قتل پر اس نکتۂ نظر سے تحقیق کر رہا ہے کہ قتل کے پیچھے کوئی سازش تھی۔“

”سی آئی اے والوں کا کیا ردعمل ہے؟“ گارفیلڈ نے پُرتشویش لہجے میں پوچھا۔

”نہ وہ اس موضوع پر ریسرچ کرنے والا پہلا آدمی ہے‘ نہ آخری۔ سی آئی اے کے لئے یہ بڑی بات ہے کہ اُس نے اپنی یادداشتیں شائع کرانے کے لئے کسی پبلشر سے رجوع نہیں کیا ہے۔ ابراہام کے جاری کردہ میمو کے مطابق مرگولس کو ہر مطلوبہ فائل فراہم کی جائے گی...... لیکن طلب کرنے کے چوبیس گھنٹے بعد۔ اس دوران ابراہام کسی سے فائل پڑھوا کر معلوم کر لیتا ہے کہ اس میں موجود مواد کس حد تک حساس ہے۔“

گارفیلڈ سوچ میں پڑ گیا۔ یہ یادداشتیں تحریر کرنے کا اختیار خاصی معقول ترغیب تھا...... لیکن خطرناک بھی۔ سی آئی اے کے ایجنٹوں کو ریٹائرمنٹ سے پہلے یہ سہولت دی جاتی تھی۔ وہ اپنی خود نوشت لکھتے تھے۔ یوں میدان عمل سے بے کاری تک پہنچنے کے دوران انہیں مطابقت پیدا کرنے کی مہلت مل جاتی تھی۔ وہ خود نوشت چھپتی تھی...... لیکن پبلک کے لئے نہیں۔ ایسی کتابیں سی آئی اے کی لائبریری کی زینت بنتی تھیں اور

صرف سی آئی اے والے ہی انہیں پڑھتے تھے۔

"وہ بہت اچھا آدمی ہے جناب۔" دوسری طرف سے میکملن نے کہا۔ "میں نے سوچ سمجھ کر اُسے اپنے اعتماد میں لیا ہے۔"

"کس حد تک؟" گارفیلڈ نے پلکیں جھپکائیں۔

"فکر نہ کریں جناب۔ مجھے زیادہ زور بھی نہیں ڈالنا پڑا تھا۔ گزشتہ چند برسوں میں اُس نے سی آئی اے کے اندر رہ کر جو کچھ دیکھا ہے' اُس نے اُسے بے زار کر دیا ہے۔"

"ممکن ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں سر۔ میں نے اُسے زیادہ بتایا بھی نہیں ہے۔ اور اچھا خاصا وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ بلکہ وہ ہم سے آگے جا رہا تھا۔"

"ٹھیک ہے لیو۔ تم جانو۔ لیکن اُس سے کہو کہ کینیڈی کے قتل کے معاملے میں زیادہ سرگرمی اچھی نہیں۔ ذرا دیکھ بھال کر چلے۔"

"بہتر سر۔"

☆==========☆==========☆

منگل.......... صبح نو بجے.......... میکملن

لیو میکملن بے حد خوش لباس آدمی تھا۔ اُس کا ہر انداز اُس کی مستعدی کی گواہی دیتا تھا۔ وہ کار کا پچھلا دروازہ کھول کر گارفیلڈ کے برابر بیٹھ گیا۔ اپنا ہیٹ اتار کر ایک طرف رکھنے کے بعد اُس نے بریف کیس کھول کر اُس میں سے براؤن رنگ کا ایک فولڈر نکالا اور گارفیلڈ کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "آپ کا اندازہ درست تھا سر۔ 14 اپریل 73ء کو صبح سات بج کر بارہ منٹ پر صدر کے اپائنٹ منٹ سیکرٹری نے.........."

گارفیلڈ نے اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ "جب تک میں نہ کہوں' زبان سے کوئی نام نہ نکالنا۔"

"اوکے سر۔" میکملن نے کہا۔ "جس شخص کو فون کر کے طلب کیا گیا تھا' وہ دس بجے پہنچا۔ اُسے ایک گھنٹا انتظار کرنا پڑا۔ اُس دن کوئی کام شیڈول کے مطابق نہیں ہو رہا تھا۔ وہ دن تھا واٹرگیٹ اسکینڈل کی افراتفری کا۔ نکسن نے ہیلڈ مین سے کہا کہ تمام غیر اہم یا کم اہم ملاقاتیں منسوخ کر دی جائیں۔ نکسن سے ملاقات کے لئے دو اور افراد آئے

ہوئے تھے۔ اُن کے نام جاننا چاہتے ہیں آپ؟"

"نہیں۔ صرف اُن کے کام کی نوعیت بتاؤ۔"

"ایک کا تعلق سی آئی اے سے تھا۔ اُس کے کام کی وضاحت کرنا اُس کا نام لینے کے مترادف ہوگا۔ بس یہ سمجھ لیں کہ وہ بہت بڑا عہدے دار تھا۔ اور دوسرا.........." وہ ہچکچایا۔ "اُس کے متعلق بھی کچھ کہنا مناسب نہیں ہوگا سر۔ یہ سمجھ لیں کہ سیکرٹری کے بعد وہ سب سے بڑی چیز تھا۔"

"ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ ہوا کیا۔ فائل میں بعد میں پڑھ لوں گا۔"

"اس روز نکسن کو واٹرگیٹ کے بارے میں پہلی رپورٹ ملی تھی۔ اسی وجہ سے ملاقاتیں ڈسٹرب ہوئی تھیں۔ نکسن مصروف تھا۔ ہیلڈ مین اُن تینوں افراد کو کمرے میں لے گیا اور اُن سے معذرت کی کہ صدر صاحب بہت مصروف ہیں۔ پھر وہ انہیں کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا۔ یہ گیارہ بج کر چالیس منٹ کی بات ہے۔ وہ تینوں مزید آدھا گھنٹا وہاں بیٹھے رہے۔ نکسن سوا بارہ بجے کے قریب آیا تھا۔ اُن تینوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی' یہ نہیں معلوم ہو سکا۔"

"کوئی ٹیپ بھی نہیں ہے اُس گفتگو کا؟"

"میں اسی طرف آ رہا ہوں جناب۔ اس روز کی چار ملاقاتوں اور تین کالوں میں ایک ملاقات نکسن' ہیلڈ مین اور اہرلچمین کے درمیان تھی۔ عدالت کی طرف سے دباؤ پڑنے پر نکسن نے اُس روز کے ٹیپ پیش کر دیئے.......... لیکن ایڈیٹنگ کے بعد.........."

"اور نکسن نے ہیلڈ مین اور اہرلچمین سے گفتگو کے بعد ان تینوں سے ملاقات کی تھی؟" گارفیلڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مرگولس نے اِس سلسلے میں محکمہ انصاف کے ایک شخص سے بات کی۔ وہ اب ریٹائر ہو چکا ہے۔ وہ ٹیپ ایڈیٹنگ کے معاملے سے واقف ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ کچھ ٹیپ صاف کئے گئے تھے اور کچھ علیحدہ کر لئے گئے تھے۔ اُس کا کہنا ہے کہ یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں کہ اُن ٹیپس پر کیا گفتگو تھی۔ یہاں تک کہ نکسن بھی اس سے بے خبر رہا۔ اُس کا اندازہ ہے کہ جب عدالت نے دباؤ ڈالا تو وائٹ ہاؤس کے اسٹاف نے اپائنٹ منٹ ڈائری سے ٹیپ شدہ گفتگو چیک کی اور ہر اُس چیز سے نجات حاصل کر لی' جو ڈائری

میں نہیں تھی۔ ایسی چیزیں یا تو انہوں نے صاف کر دیں یا علیحدہ ریل پر منتقل کر لیں۔
صدر کی مختلف موقعوں پر مختلف لوگوں سے گفتگو کے 64 ٹیپ عدالت کے حوالے کئے
گئے۔ نکسن کی ہیلڈ مین اور اہرلچمین سے گفتگو اُن میں شامل نہیں تھی۔ یا تو وہ مٹا دی گئی
تھی یا کسی اور ٹیپ پر چڑھا لی گئی تھی اگر اُسے کسی اور ٹیپ پر منتقل کیا گیا تھا تو یہ مرگولس
کے بقول 65 واں ٹیپ ہو گا۔ اور یہ کوئی نہیں جانتا کہ یہ 65 واں ٹیپ اب کہاں ہو گا۔"

گارفیلڈ نے ایک بٹن دبایا۔ ڈرائیور کے اور اُن کے درمیان موجود شیشے کا پارٹیشن
ہٹ گیا۔ "دو سوگز آگے گاڑی روک دینا۔" اُس نے ڈرائیور کو ہدایت دی۔ پارٹیشن
دوبارہ چڑھانے کے بعد وہ پھر میکملن کی طرف متوجہ ہوا۔ "لاؤ...... فائل مجھے دے
دو۔"

میکملن نے فائل اُسے دے دی۔ "بس...... اتنا ہی کچھ جاننا چاہتے تھے آپ؟"
اُس نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"ہاں۔"

کار رُک گئی۔ میکملن نے ہیٹ سر پر رکھا اور بریف کیس اٹھا لیا۔ گارفیلڈ نے
اپنے بیگ میں سے ایک سبز فائل نکال کر اُس کی طرف بڑھائی۔ "اسے پڑھ لینا۔" اُس
نے کہا۔ "تمہیں ایک کارپینٹر' ایک الیکٹرونک مین اور ایک سیکورٹی انجینئر کی ضرورت
پڑے گی۔ مجھے اسٹیلر ہوٹل سے ایک وصولی کرانی ہے۔ تم خود ملوث نہ ہونا۔ ایسے کسی
شخص کو استعمال کرنا' جس کا تعلق سی آئی اے سے نہ ہو۔"

"اس وصولی کا میری اس تفتیش سے کوئی تعلق......؟"

"لیو...... اس فائل کو پڑھو اور ہر ہدایت پر پوری طرح عمل کرو۔" گارفیلڈ نے
گھڑی پر نظر ڈالی۔ "ایک بجے کے بعد مجھے فون کرنا۔"

☆======☆======☆

منگل...... صبح نو بج کر چالیس منٹس...... صدرِ امریکا۔

گارفیلڈ صدر سے ملاقات کے لئے مقررہ وقت سے پانچ منٹ پہلے پہنچ گیا۔ نظروں
میں آنے سے بچنے کے لئے وہ لفٹ کے استعمال سے ہمیشہ گریز کرتا تھا۔ دس منٹ کی
غیر تسلی بخش ملاقات کے لئے اتنی سیڑھیاں چڑھنا اسے گراں معلوم ہو رہا تھا۔ ویسے صدر

سے اُس کی گفتگو ہمیشہ ہی غیر تسلی بخش ہوتی تھی۔ اِس لئے کہ وہ ہمیشہ ہی پریشان کن
خبریں لے کر آتا تھا۔

گارفیلڈ دفتر میں داخل ہوا تو صدر کا پریس سیکرٹری ایک فائل لئے باہر آ رہا تھا۔
اُس نے گارفیلڈ کو متجسس نگاہوں سے دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں۔ صدر صاحب نیلی قمیض
اور جینز پہنے ہوئے تھے۔ اگلے الیکشن میں اُن کے امکانات بہت موہوم تھے۔ پھر بھی اُن
کے چہرے پر تازگی اور طمانیت تھی۔

"ہیلو لیوک۔" انہوں نے گارفیلڈ سے ہاتھ ملایا اور میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی
پر بیٹھنے کی بجائے اُس کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ "سوری لیوک۔" انہوں نے کہا۔
"ابھی بیس منٹ بعد فرانس کے وزیر خارجہ سے میری ملاقات ہے اور مجھے کپڑے بدلنے
میں بھی کچھ وقت لگے گا۔"

"میں سمجھ گیا جناب صدر۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مختصر بات کروں گا۔" گارفیلڈ
نے کہا پھر اُس نے اختصار کے ساتھ انہیں سب کچھ بتا دیا۔ صدر صاحب بے تاثر چہرہ لئے
سنتے رہے لیکن کینیڈی کے قتل کی سازش کے تذکرے پر وہ کچھ چونکے۔ گارفیلڈ کے
خاموش ہونے کے بعد وہ کرسی سے اٹھے اور مضطربانہ انداز میں کمرے میں ٹہلتے رہے۔
پھر وہ دوبارہ کرسی پر آ بیٹھے۔

"لیوک...... تم نے مجھے یہ سب کیوں بتایا ہے؟"

"میں اور کیا کرتا جناب صدر!"

"مجھے یہ بتاؤ کہ تم اس خط کے مندرجات کو کس حد تک سچ اور اہم سمجھتے ہو؟"
صدر نے پوچھا۔

"جس کا وہ خط ہے' اُسے آپ بھی جانتے تھے جناب۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "اور پھر
ٹیپ ملتے ہی ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔"

"دیکھو لیوک' جان آلٹن دیانت دار' سیدھا سچا آدمی تھا۔ وہ اس ملک کے ذہین
ترین لوگوں میں سے تھا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ وہ ان...... دیوانوں
میں...... اس گروہ میں کیسے شامل ہو گیا۔"

گارفیلڈ نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ "دیکھیں جناب صدر' وہ کوئی سیاست دان

نہیں تھا۔ وہ مثالیہ پسند انسان تھا۔ اپنی دانست میں وہ اِس لئے اس گروپ میں شامل ہوا کہ اُس کے مثالیے امریکی معاشرے میں حقیقت کا روپ دھار لیں گے۔ وہ گزرے ہوئے وقت کو واپس لانا چاہتا تھا۔ ہر بوڑھے آدمی کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے وہ میٹرکس میں شامل ہوا ہو گا۔"

"چلو...... ہم نے مان لیا کہ خط میں جو کچھ لکھا ہے' سب سچ ہے۔"

"جی ہاں۔ جس ٹیپ کا اُس نے حوالہ دیا ہے' ثابت ہوتا ہے کہ وہ ٹیپ موجود ہے۔ اور اگر آئسن نے اُسے ڈائنامیٹ قرار دیا ہے تو وہ ڈائنامیٹ ہے۔ لٰہذا اب ہمیں اپنا لائحہ عمل طے کرنا ہو گا...... اور امیبروز بریڈلے کی پوزیشن کو سمجھنا ہو گا۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "یہ الگ بات کہ وائٹ ہاؤس میں ایک کٹھ پتلی صدر کے داخلے کو آپ جمہوریت کے لئے خطرہ نہ قرار دیں۔ کیونکہ جناب صدر' امیبروز بریڈلے کے پیچھے قوت اور اقتدار کا بھوکا کوئی شخص ہے' جو سازش اور قتل کی دلدل میں گردن گردن اُترا ہوا ہے۔"

صدر کی آنکھوں میں لمحہ بھر کو الجھن مچلی۔ "لیوک' کبھی کبھی تم بڑی دشواری میں ڈال دیتے ہو مجھے۔" انہوں نے کہا۔ پھر پوچھا۔ "بریڈلے کے بارے میں تمہاری ذاتی رائے کیا ہے؟"

"اب سے پہلے میں اُسے اچھا آدمی قرار دیتا۔ گارفیلڈ نے بلا جھجک کہا۔" میں اُسے جانتا ہوں۔ اُس کا پبلک سروس ریکارڈ شاندار ہے۔ وہ بہت اچھا گورنر رہا۔ سینیٹ کی اس نشست کا وہ پوری طرح اہل ہے۔ اُس کی ایف بی آئی فائل صاف ستھری ہے۔ نجی زندگی میں کوئی ایسی ویسی بات نہیں......"

"لیکن آئسن کا خط اسے مختلف ثابت کرتا ہے۔"

"جناب صدر۔ فائل تو ہر شخص کی موجود ہے۔ کمپیوٹر کارڈ' مائکرو فلم' کریڈٹ ریٹنگ اور درجنوں فائلیں۔ ایک بٹن دبایئے اور کسی بھی شخص کے متعلق سب کچھ جان لیجئے۔ ہم نے بہت اچھا سسٹم بنا لیا ہے اور مطمئن ہو گئے ہیں۔ اگر ریکارڈ کہتا ہے کہ کسی شخص کی آنکھیں سنہری اور بال نیلے ہیں تو اُس کی آنکھیں نیلی اور بال سنہرے ہوتے رہیں۔ ریکارڈ ہی سچا کہلائے گا۔ دیکھیں نا...... آدمی ذرا سا اثر و رسوخ استعمال کر لے تو اپنی مرضی کی معلومات ریکارڈ کرا سکتا ہے۔ ایسا ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کتنے ہی

دھبے ہوں کسی کے دامن پر۔ راتوں رات صاف ہو سکتے ہیں۔"

"تو تمہارے خیال میں بریڈلے نے بھی ہر دھبہ مٹا ڈالا ہے۔ درحقیقت بے داغ نہیں ہے وہ؟"

"میں نے یہ تو نہیں کہا جنابِ صدر۔"

"تو بتاؤ تو سہی کہ تم کیا چاہتے ہو؟"

"مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ بریڈلے نادانستگی میں آلۂ کار بن رہا ہے یا وہ براہ راست سازش میں ملوث ہے۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "دوسری بات مجھے یہ معلوم کرنی ہے کہ کٹھ پتلیوں کے اس تماشے میں ڈوریاں کون ہلا رہا ہے۔ بس مجھے اسی پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ بریڈلے کوئی مسئلہ نہیں۔ اُسے میں جب چاہوں' غیر مؤثر......"

"ایک منٹ۔" صدر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اُس کی بات کاٹ دی۔ "یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ نہ تم نے یہ لفظ استعمال کیا ہے اور نہ ہی میں نے سنا ہے۔ نہ تمہارے پاس اتنی طاقت ہے اور نہ اخلاقی اعتبار سے تمہیں کسی بھی امریکی شہری کو کسی بھی اعتبار سے' کسی بھی میدان میں غیر مؤثر کرنے کا حق حاصل ہے۔ امیبروز بریڈلے تو ایک عام شہری سے کہیں بڑی چیز ہے۔ امریکا کوئی نام نہاد جمہوری مملکت نہیں۔" صدر کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"یہ تو محض کہنے کی بات تھی جناب......"

"مجھ سے سیدھی صاف بات کیا کرو۔" صدر نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔ "تمہارے پاس صرف پانچ منٹ اور ہیں۔"

"ٹھیک ہے سر۔" گارفیلڈ نے گہری سانس لے کر کہا۔ "صرف ایک شخص ایسا ہے' جو مجھے امیبروز بریڈلے کی حقیقت سے آگاہ کر سکتا ہے۔ اور وہ شخص ہے خود امیبروز بریڈلے۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو کچھ ہمیں معلوم ہے' اُس سمیت اُس کا سامنا کریں۔"

صدر نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر بولے۔ "اِس طرح تم خود کو خاصا احمق بھی ثابت کر سکتے ہو۔"

"اگر وہ بے خبر اور معصوم ہے......" گارفیلڈ نے سنی ان سنی کر کے کہا۔ "...... تو

وہ خود ہی صدارتی ریس سے پیچھے ہٹ جائے گا اور اگر وہ سازش میں سوچ سمجھ کر شریک ہوا ہے تو وہ سمجھ لے گا کہ اُس کا سیاسی کیریئر ختم ہو چکا ہے۔ اب یہ اُس پر منحصر ہے کہ وہ سیاسی افق سے اپنی عمر بھر کی کمائی گنوا کر رخصت ہو یا بچا کر۔"

صدر نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لئے۔ "میں یہ بات صرف ایک بار کہوں گا لیوک اور دوبارہ کبھی اس کا حوالہ بھی نہیں دوں گا۔ اس لئے میرا کہا ہوا ہر لفظ یاد رکھنا۔"

انہوں نے گہری سانس لی۔ "پہلی بات...... میں بریڈلے کو صدارتی ریس سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنے کے سلسلے میں فریق ہرگز نہیں بنوں گا اور نہ ہی تم ایسا کرو گے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے اور مستقبل میں تم نے کوئی ایسی صورتِ حال پیدا کی تو میں آج کی بات لفظ بہ لفظ دُہرا دوں گا۔ ایمبروز بریڈلے کو ابتدائی انتخابی مہم چلانے کا' الیکشن لڑنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ تم اگر سمجھتے ہو کہ میں اپوزیشن کے سب سے بڑے لیڈر کو بلیک میل کر کے مقابلے سے ہٹانے والا پہلا امریکی صدر بننا پسند کروں گا تو تم پاگل ہو گئے ہو۔ میں تمہیں اُس کے مقابلے میں آنے کی اجازت نہیں دوں گا...... خاص طور پر سازش کے اس الزام کے ساتھ۔ وہ تم سے پوچھے گا کہ تم کس اختیار کے تحت اُس سے بات کر رہے ہو تو بات مجھ تک پہنچے گی۔ سمجھ رہے ہو میری بات؟"

"تو پھر آپ صفائی کرنے والی تنظیم توڑ دیں اور میرا استعفا قبول فرمائیں۔"

"دیکھو لیوک' یہ تو بلیک میلنگ ہے۔ ایک منٹ کے لئے سیاست داں بن کر سوچو۔ بریڈلے کا سامنا کرنے کے لئے تمہاری تنظیم کو بے نقاب کرنا پڑے گا' اور اس پر بریڈلے کا کیا ردعمل ہو گا۔ یہ ایک خفیہ' غیر سرکاری لیکن طاقتور ترین انٹیلی جینس نیٹ ورک ہے' جس کے وجود سے کانگریس بھی بے خبر ہے۔ وہ تو طوفان اٹھا دے گا۔"

"لیکن ایسی صورتیں بھی تو ہیں......"

"میں صاف گوئی سے کام لوں گا لیوک۔" صدر نے اُس کی بات کاٹ دی۔ "تم مجھے وِرثے میں ملے تھے لیکن میں تم سے پیچھا چھڑا سکتا تھا۔ تمہارا کام خاموشی سے...... خفیہ طریقے سے اپنے فرائض نبھانا ہے۔ اور تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔"

"لیکن جناب' ہم آئین کے خط کو اتنی آسانی سے نظرانداز نہیں کر سکتے۔"

"دیکھو...... وہ ٹیپ تمہیں مل جائے گا تو اُس سے کیا ثابت کرو گے تم۔ تین آدمی

بیٹھے بے پر کی اُڑا رہے ہیں۔ اب اس ملک میں ٹیپ اور کیسٹ پر کون یقین کرتا ہے۔"

"مگر اس میں آپ تو ملوث نہیں ہوں گے۔"

"یہ بات میری انتخابی مہم کے مینیجر سے کہو اور پھر اُس کا ردعمل دیکھو۔"

گارفیلڈ اُٹھ کھڑا ہوا۔ "تو آپ چاہتے ہیں کہ میں 'سرکاری طور' پر اِس تفتیش سے دستبردار ہو جاؤں؟"

"میں سرکاری طور پر تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں ٹیپ کی ہوئی بات چیت' سازشوں اور قتل کی وارداتوں کے بارے میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ یہ الیکشن فیئر اور صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ خواہ مجھے شکست کا سامنا کرنا پڑے۔"

گارفیلڈ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔ "اور اگر شکست قوم کو ہو رہی ہو تو؟"

"قومی مفادات کا تحفظ تمہاری ذمے داری ہے لیوک۔" صدر نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔ "سیکورٹی تمہاری کمیٹی کی ذمے داری ہے۔ میں وہ ذمے داری تم سے واپس نہیں لے رہا ہوں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تم لوگ پارٹی پالیٹکس میں گھسو گے تو میں اس سے بے تعلق رہوں گا۔ تمہیں کہیں سیکورٹی کو لاحق کوئی خطرہ نظر آئے تو تم پر اُس کی تفتیش لازم ہے۔ خطرہ حقیقی ہو تو اُسے دور کرو۔ میری بات واضح ہے نا؟"

"جی ہاں جناب۔"

"میں کوئی ابہام نہیں چھوڑنا چاہتا۔ ہمارے اپنے اپنے فرائض ہیں۔ میں اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہوں۔ تم اپنی بات کرو۔"

"میں بھی اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہوں جنابِ صدر۔"

"بس تو کوئی سمجھوتہ بھی نہ کرنا اور کسی کو روکنے کے لئے براہ راست کوئی قدم بھی نہ اٹھانا۔"

صدر نے گارفیلڈ سے ہاتھ ملایا اور اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے چھوڑنے دروازے تک آئے۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ کوئی براہ راست قدم نہیں اٹھایا جائے گا۔" گارفیلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ویسے میں سوچتا ہوں کہ امیدوار جتنے زیادہ ہوں گے' اتنا بہتر رہے

گا۔"

"کیا مطلب؟" صدر صاحب چونکے۔

"کچھ نہیں سر۔ بس یونہی ذہن میں ایک بات آئی تھی۔"

☆=========☆=========☆

منگل.......... رات پونے نو بجے.......... گارفیلڈ

وہ تینوں اُس جگہ یکجا ہوئے، جہاں وہ صرف اہم موقعوں پر ملا کرتے تھے، جب رازداری کی بڑی اہمیت ہوتی تھی۔ الفریڈ گولڈمین اور منرو فلیچر گارفیلڈ کے ہی منتخب کئے ہوئے آدمی تھے، جنہیں اُس نے ہنری کسنجری کی فرمائش پر ہزاروں منتخب افراد میں سے چُنا تھا۔ سرکاری طور پر نیشنل سیکورٹی ایڈوائزری کمیٹی نامی اس ادارے کا معصوم اور بے ضرر نام 'کلینرز' منرو فلیچر کا تجویز کردہ تھا۔ گارفیلڈ نے ایک سال کی چھان بین اور تفتیش کے بعد فلیچر کو 75ء میں بھرتی کیا تھا۔ وہ بیٹھ گئے۔ فلیچر نے کہا۔ "مجھے یہ جگہ اچھی نہیں لگتی۔ اتنی جلدی کیا تھی۔"

"یہ بہت ضروری تھا۔" گارفیلڈ بولا۔ "اور تم جانتے ہو کہ اس سے اچھی کوئی اور جگہ نہیں ملاقات کی۔"

"میری سمجھ میں نہیں......" فلیچر نے کہنا چاہا۔

"پریشانی کس بات کی ہے لیوک۔" گولڈمین نے کہا۔ "میں نے دوپہر کو تم سے کہا تھا کہ میں بریڈلے کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ مگر وقت لگے گا اس میں۔"

"جس وقت تم دونوں سے بات ہوئی، اُس وقت میری سماعت میں صدر کی آواز گونج رہی تھی۔ اس نے میری قوتِ فیصلہ کو متاثر کر دیا تھا۔" گارفیلڈ نے وضاحت کی۔ "بہرحال اب میں نے کچھ اور فیصلے کئے ہیں۔"

فلیچر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ "فیصلے؟ تمہارا مطلب ہے، تجاویز؟"

"نہیں فلیچر۔ تجاویز نہیں فیصلے۔ اگر تم اس پر بحث کرنا چاہتے ہو تو یہ مناسب وقت نہیں ہے اس کے لئے۔ میں نے یہ بات تم دونوں پر ابتدا ہی میں واضح کر دی تھی کہ وقت آنے پر کسی مخصوص صورتِ حال میں مَیں اپنا سپریم اتھارٹی والا حق استعمال کرنے کے لئے آزاد ہوں۔ اب میں تمہیں پیشگی مطلع کر رہا ہوں کہ میرے فیصلوں پر عمل ہوگا۔

تمہیں اختلاف ہو تو پیچھے ہٹنے کا...... غیر متعلق ہو جانے کا حق رکھتے ہو۔ اور جو بھی نتیجہ نکلے گا، میں اُس کا ذمے دار ہوں گا۔"

گولڈمین نے نرم لہجے میں کہا۔ "اگر تم نے یہ فیصلہ کیا ہے لیوک تو درست ہی ہوگا۔ تم آنسن کو جانتے تھے۔ تم نے صدر سے ملاقات کی ہے۔ مجھے تمہارے اس اختیار کے استعمال پر کوئی اعتراض نہیں۔"

"اور فلیچر تم؟"

"میرے خلاف تو دو ووٹ ہو گئے۔" فلیچر نے کہا۔ اُس کی انا بڑی جلدی مجروح ہو جاتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تو اب سنو۔ ایمبروز بریڈلے اب کسی بھی وقت کھل کر سامنے آجائے گا۔ اب وہ زیادہ دیر عدم دلچسپی کا لبادہ اوڑھے نہیں رہ سکتا۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "میں نے ایک ترکیب سوچی تھی اُس تک پہنچنے کی لیکن صدر صاحب بھی ٹھیک کہتے ہیں۔ الزام اُن پر آسکتا ہے۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہے۔ یہ وہ صدر ہے، جس کے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔"

"تم میری بات سنو فلیچر۔ اگر ٹیپ موجود ہے تو اُسے کس کس نے سنا ہوگا؟"

"آنسن نے۔ اُس کے ساتھی تفتیش کار نے۔ بس۔"

"اور رچرڈ نکسن کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" فلیچر نے تیز لہجے میں کہا۔ "اسے اس ٹیپ کے بارے میں معلوم ہوتا تو پوری دنیا کو معلوم ہو گیا ہوتا۔ وہ اس کی اتنی پبلسٹی کرتا کہ واٹرگیٹ اسکینڈل دب جاتا۔"

"ہاں۔ نکسن تو اس کے زور پر انتخابی مہم چلاتا اور دوسرے امیدواروں کو تباہ کر ڈالتا۔" گولڈمین نے کہا۔

"تم اس بات سے اتفاق کرتے ہو فلیچ؟" گارفیلڈ نے فلیچر سے پوچھا۔

"ایک سیاست داں کا ردِ عمل یہی ہو سکتا تھا، اور رچرڈ نکسن ایک مکمل سیاست داں ہے۔" فلیچر نے جواب دیا۔

"میں بھی متفق ہوں۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "اچھا اب ایک مفروضے کے تحت ایک

تجزیہ کرتے ہیں۔ فرض کرلو کہ وہ ٹیپ نکسن کو مل جاتا ہے۔ اور فرض کرلو کہ وہ اسے پبلک کے سامنے نہیں لاتا۔ فرض کرلو کہ وہ اس کے حوالے سے بریڈلے کے سامنے خم ٹھونک کر جاتا ہے۔ وہ بریڈلے سے کہتا ہے کہ اگر اس نے الیکشن سے دستبردار ہونے کا فیصلہ نہیں کیا تو وہ یہ ٹیپ پورے امریکہ کو سنوا دے گا۔ اب اگر بریڈلے معصوم ہے تو پہلے وہ ٹیپ کے متعلق تصدیق کرے گا اور پھر جان لے گا کہ اُسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ؟ وہ الیکشن لڑنے سے انکار کر دے گا۔ اور اگر وہ مجرم ہے تو جان لے گا کہ نکسن کے قبضے میں ایک بم ہے۔ نتیجہ؟ وہ الیکشن سے تائب ہو جائے گا۔"

"لیوک...... اس مفروضے کے تحت جو تجزیہ تم کر رہے ہو' اس پر مجھے تجویز کا گمان ہو رہا ہے۔ کُھل کر بتاؤ کہ یہ مفروضہ ہے یا نہیں۔" فلیچر نے کہا۔

گارفیلڈ نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔ "فلیچر...... ٹیپ کو پبلک کے سامنے ہم لا نہیں سکتے۔ اب بریڈلے کو صدارتی انتخاب میں شرکت سے باز رکھنے کا کوئی اور طریقہ ہے تمہاری نظر میں۔ نہیں ہے۔ اب یا تو ہم اس معاملے کو تیزی سے اور خاموشی سے نمٹائیں۔ ورنہ بریڈلے کو وائٹ ہاؤس میں برداشت کریں۔ بولو' کر سکتے ہو ایسا؟"

فلیچر اور گولڈمین آتش دان کو گھور رہے تھے۔ بالآخر فلیچر نے پہلو بدلا۔ "دیکھو...... بریڈلے زبردست قوتِ ارادی کا مالک ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کے مقابلے میں لوگوں کی نظر میں نکسن کی بات زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ وہ نکسن سے کہے گا...... جاؤ' لوگوں کو سنوا دو یہ ٹیپ۔ تمہارا ہی مذاق اڑے گا۔ تمہاری تو صدارت بھی انہی حرکتوں کی وجہ سے چھنی تھی۔"

گارفیلڈ کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اسے اس کھیل میں لطف آرہا تھا۔ "ٹھیک کہتے ہو۔" اُس نے آہستہ سے کہا۔ "بریڈلے پر یہ ثابت کرنا ہو گا کہ نکسن کے پاس اُس کے خلاف مواد ہے اور وہ اُسے سامنے لانے سے خائف بھی نہیں۔"

"اور وہ یہ کیسے ثابت کرے گا لیوک؟" گولڈمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نکسن بریڈلے سے کہے گا کہ اگر وہ صدارتی انتخاب سے دستبردار نہیں ہو گا تو نکسن خود ری پبلکن پارٹی کی طرف سے صدارتی نامزدگی حاصل کر لے گا۔"

فلیچر اور گولڈمین دونوں کے منہ کُھل گئے۔ اُن کی نگاہوں میں بے یقینی تھی۔

"اور وہ اپنی انتخابی مہم کی بنیاد اس وعدے پر رکھے گا کہ وہ کینیڈی کے قتل کی سازش اور اُس کے اصل قاتلوں کو بے نقاب کر کے رہے گا۔ اور ابتدا میں ہی وہ کچھ نام سامنے لے آئے گا...... اُس ٹیپ کے حوالے سے!"

"یہ تو گندگی اچھالنا ہوا۔"

"سب جانتے ہیں کہ گندگی تب اچھالی جاتی ہے' جب موجود ہو۔" گارفیلڈ نے جواب دیا۔ "خیر تو اس صورت میں اُس کے پاس دو اِکے ہوں گے' جنہیں کوئی بھی...... اور بالخصوص بریڈلے نظرانداز نہیں کر سکے گا۔ پہلا اس گفتگو کا ٹیپ اور دوسرا کینیڈی کے قتل کے سلسلے میں امریکی قوم کا اجتماعی احساسِ جرم۔ امریکا میں کوئی ایک ووٹر بھی ایسا نہیں ہوگا' جو نکسن کی بات غور سے نہ سنے۔ دوسری طرف نکسن کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ یہ بھی ثابت کر دے گا کہ اُس کے قبضے میں دھماکہ خیز مواد درحقیقت ہے۔"

"لیکن میں شرط لگا سکتا ہوں کہ نکسن ایسا نہیں کرے گا۔" گولڈمین نے کہا۔

"کیوں؟"

"اس لئے کہ اس میں اُسے حاصل کچھ بھی نہیں ہوگا اور سب کچھ گنوا بیٹھنے کا خدشہ بھی موجود ہے۔"

"تمہارا خیال غلط ہے۔ تم شرط ہار جاؤ گے۔" گارفیلڈ نے کہا۔

"کوئی وضاحت نہیں کرو گے؟"

گارفیلڈ نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔ "دیکھو' امریکا کی تاریخ میں کوئی صدر ایسا نہیں تھا' جو رخصت ہوا ہو تو اُس کے ہاتھ صاف ہوں۔ انتظامی اعتبار سے یہ ناممکن ہے۔ رچرڈ نکسن تو وائٹ ہاؤس سے بہت ہی زخم خوردہ رخصت ہوا تھا۔ اب میرے پاس ایسی معلومات ہیں' جو میں ریلیز کردوں تو اس قوم کی بنیادیں ہل جائیں۔ یہ اتفاق ہے کہ نکسن کو اُس وقت یہ معلومات حاصل نہیں تھیں۔ اسی لئے وہ اتنا ذلیل و خوار ہوا۔ حالانکہ کیا دھرا شیطان صفت لوگوں کا تھا' جو ہر دور میں سب کچھ صدر کے نام پر کرتے ہیں۔ کرتے وہ ہیں اور گندگی صدر کے کھاتے میں جاتی ہے۔ صدر انہیں کنٹرول کر ہی نہیں سکتا۔"

فلیچر نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی۔ "اور یہ جو تم شیطنت کر رہے ہو' اس

کی کیا توضیح کرو گے۔ میں تمہیں بتاؤں کہ تم نکسن کو ان معلومات میں شریک کرو گے تو کیا ہوگا۔ وہ بھوکے بھیڑئے کی طرح اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔"

گارفیلڈ چند لمحے خاموش رہا۔ پھر بولا۔ "تم دونوں کی ہر بات درست ہے۔ میرے ذہن میں جو کچھ ہے' وہ غیر جمہوری بھی ہے اور غیر اخلاقی بھی' لیکن کرنا وہی پڑے گا۔ دو برائیوں میں سے چھوٹی برائی قبول کرنا ہماری مجبوری ہے۔ میں تمہیں قائل کرنے کی کوشش میں وقت ضائع نہیں کروں گا۔ بس اتنا بتا دوں کہ بریڈلے کے پیچھے جو کوئی بھی ہے' ممکن ہے وہ ایسا شخص ہو' جسے میں برسوں سے اُس کی اصلیت...... حتیٰ کہ اُس کی موجودگی سے بھی بے خبر ہونے کے باوجود تلاش کر رہا ہوں۔"

"تم دو باتیں نظر انداز کر رہے ہو۔" فلیچر نے کہا۔ "پہلی یہ کہ صدر صاحب نے تمہیں بریڈلے پر براہِ راست ہاتھ نہ ڈالنے کا حکم دیا ہے اور......"

"یہ درست ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے اشارتاً یہ بھی کہہ دیا کہ بریڈلے میری ذمے داری ہے...... ہماری ذمے داری! وہ نہیں جاننا چاہتے کہ ہم اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔ تو ٹھیک ہے۔ ہم انہیں کچھ بتائیں گے بھی نہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ دوسری کون سی بات یاد دلا رہے تھے تم؟"

"وہ نکسن کے سلسلے میں ہے۔ میں بڑی سے بڑی شرط لگانے کو تیار ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ تعاون نہیں......" فلیچر نے کہا۔

"شرط لگانے کی غلطی مت کرو۔ ہار جاؤ گے۔" گارفیلڈ نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔ "وہ پہلے ہی رضامند ہو چکا ہے۔"

"رضامند ہو چکا ہے؟" فلیچر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"ہاں۔ آج سہ پہر میں نے فون پر اُس سے بات کی تھی۔ ہم دونوں نے کھل کر گفتگو کی۔ ایک گھنٹے بعد اُس نے مجھے جوابی فون کر کے بتایا کہ اُس کے اسٹاف کے خیال میں یہ دیوانگی ہوگی لیکن وہ اسے اپنا فرض سمجھ کر ادا کرے گا۔"

"کیوں نہیں۔" الفریڈ گولڈمین نے منہ بنا کر کہا۔

☆=========☆=========☆

بدھ...... صبح ساڑھے سات بجے...... آنسن

اُس کے باپ جان روپر آنسن کی تدفین جمعے کے دن آرلنگٹن کے قبرستان میں ہونا تھی۔ یہ اعزاز صرف امریکا کے عظیم سپوتوں کو نصیب ہوتا تھا۔

اسے روم کی ایمبیسی کے پتے پر وائٹ ہاؤس سے تار بھیجا گیا تھا۔ نیچے صدرِ امریکا کا نام تھا۔ اپنے اپارٹمنٹ سے ایرپورٹ جاتے ہوئے وہ گریزیا کے پاس ہوتا گیا' جس کی اُس روز ہفتہ وار بیوٹی کلاس تھی۔ اُس نے گریزیا کو بتایا کہ وہ اپنے باپ کو دفنانے واشنگٹن جا رہا ہے۔ گریزیا کا ردِ عمل خالص فلمی اور ڈرامائی تھا۔ ہیری آنسن کو صدمہ ہوا لیکن اُسے فوراً ہی یاد آگیا کہ اُس نے گریزیا کو اپنے باپ کے بارے میں کبھی کچھ بتایا بھی تو نہیں تھا۔ اُس نے اپنے گھرانے کی...... اپنے ماضی کی کسی یاد میں اُسے شریک نہیں کیا تھا۔ اُس نے ڈانٹ کر گریزیا کو خاموش کرایا۔ نیچے ایمبیسی کی کار کا ہارن تسلسل سے اُسے پکار رہا تھا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے اُسے گریزیا سے......اور خود سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ جان روپر آنسن' جو اُس کے لئے سب کچھ تھا' مر چکا تھا۔ اب قریب ترین ہستی جو رہ گئی تھی' وہ گریزیا تھی' جسے کسی بھی شخص کی' تعلق کی یا چیز کی قدر و قیمت کا احساس نہیں تھا۔ سفر کے دوران وہ سوچتا رہا تھا کہ اب گریزیا سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھے گا۔ اپارٹمنٹ' کار' ملبوسات...... وہ سب کچھ رکھ لے...... لیکن اُس کی جان چھوڑ دے بس۔

اب اُسے واشنگٹن پہنچے بارہ گھنٹے ہو چکے تھے اور گریزیا کے حوالے سے تلخی اُس کی زبان پر اب تک تازہ تھی۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ فیصلہ کرنے کے لئے وقت کی کوئی کمی تو نہیں۔

اس وقت وہ ابے لنکن کے مجسمے کے سامنے کھڑا تھا۔ یہاں وہ اپنے مثالیہ پسند باپ کی یادیں تازہ کر رہا تھا۔ کچھ دور ایک سیاہ فام اپنی برف میں پھنسی ہوئی ہتھ گاڑی کو کھینچ کر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سخت سردی میں بھی اُس کے جسم پر کوئی گرم کپڑا نہیں تھا۔ وہ گاڑی گھسیٹتا ہوا آنسن کے قریب سے گزرا تو جیسے پہلی بار اُسے گرد و پیش میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اُس نے نظر اٹھا کر آنسن کو دیکھا۔ آنسن نے باپ کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق سر کو ہلکا سا خم دے کر اُس کی مزاج پُرسی کی۔ لوگوں کے لئے یہ احساس کتنا خوش گوار ہوتا ہے کہ کسی کو اُن کی پروا ہے...... کوئی اُن کا نوٹس لے رہا

ہے۔ یہ بات سمجھو گے تو تمہیں حیرت ہو گی۔' جان آنسن ہمیشہ اُس سے کہتا رہا تھا۔ راستہ چلتے لوگوں کو لفظوں کی........ تقریروں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اُن کے لئے تو ایک نگاہ بھی بہت ہوتی ہے۔ ایک ایسی نگاہ' جس میں تفہیم کے دیئے روشن ہوں۔ روح تک روشن ہو جاتی ہے اُس نگاہ سے........ اور اُس کا عکس آنکھوں میں جھلک آتا ہے۔

سیاہ فام کی آنکھوں میں چمک اُبھری۔ اگلے ہی لمحے وہ آگے بڑھ گیا۔

آنسن پلٹا اور اپنی پورشے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ اسے باپ کے اپارٹمنٹ میں قیام کرنا تھا۔

روم میں سفیر اُسے ایک طرف لے گیا تھا اور پھر بڑے احترام سے اُس سے اظہار تعزیت کیا تھا۔ "جان آنسن ایک دیو قامت انسان تھا۔" سفیر نے کہا تھا۔ "ایسے انسان کم ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جمعے کو آرلنگٹن میں تدفین کے وقت دیکھنا۔ کم از کم دس بارہ سربراہان مملکت اور پانچ سو سفارت کار جنازے میں شریک ہوں گے۔"

ہیری آنسن کو اس پر افسوس ہو رہا تھا کہ اُس کے دل میں جان آنسن کے لئے کوئی دکھ نہیں تھا۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی نہیں تھی۔ اُس کا گلا بھی نہیں رندھا تھا۔ کسی یاد نے اُس کے دل میں چٹکی نہیں لی تھی۔ کوئی احساسِ جرم بھی نہیں تھا اُسے۔ اس آخری بات کے لئے وہ جان آنسن کا احسان مند تھا۔ اُس کا باپ کبھی ان باتوں کا قائل ہی نہیں رہا تھا لیکن خود اُسے یہ سب کچھ درست محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

اُس نے کرائے کی پورشے اسٹارٹ کی اور اپارٹمنٹ کی طرف چل دیا۔

☆==========☆==========☆

بدھ........ صبح آٹھ بجے........ فیبر

وہ سیاہ بریف کیس ہاتھ میں لئے پُرہجوم فٹ پاتھ پر جارحانہ انداز میں بڑھ رہا تھا۔ صبح آٹھ بجے کام پر جانے والوں کے اس ہجوم سے وہ بالکل الگ تھلگ لگ رہا تھا۔ نگرانی کرنے والے نے دل ہی دل میں اُس کی شخصیت کو داد دی۔

نگرانی کرنے والا کچھ پیچھے ہٹا۔ اُس نے اوور کوٹ کے کالر اوپر کئے ہوئے تھے۔ سردی بہت زیادہ تھی۔

بریف کیس والے نے سڑک پار کی۔ تیس سیکنڈ بعد وہ بینک کے دروازے پر ہوتا۔

ایک منٹ پندرہ سیکنڈ بعد وہ کاؤنٹر پر ہوتا۔ اتنی صبح کاؤنٹر پر رش ہونے کا سوال ہی نہیں تھا۔ سب کچھ وقت کے عین مطابق ہو رہا تھا۔ چار منٹ بعد وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں ہوگا۔

ہوٹل کے اُس طرف چوتھی منزل کی ایک کھڑکی سے پانچ جوڑی آنکھیں گزشتہ ایک گھنٹے سے گرد و پیش کی چھان بین کر رہی تھیں۔ ہر راہ گیر کی' ہر کار کے ڈرائیور اور مسافروں کی اور ہر گاڑی میں موجود افراد کی انہوں نے تصویر کھینچی تھی۔ کوئی مشکوک چہرہ سامنے آتا تو اُسے فوراً چھان بین کے لئے ایف بی آئی کے کمپیوٹر کے لئے بھیج دیا جاتا' جس میں تمام مجرموں کے ریکارڈ موجود تھے۔

بینک کے دروازے پر بریف کیس والا ایک لمحے کو رُکا اور اُس نے پلٹ کر آسمان سے برستے ہوئے برف کے ذرات کو بڑی بدمزگی سے دیکھا۔ یہ درحقیقت دیکھنے والوں کے لئے تصدیقی اشارہ تھا۔ پھر وہ پلٹا اور اندر چلا گیا۔

ایک منٹ بعد وہ بینک سے نکلا اور ہوٹل کی طرف چل دیا۔ وہاں اُس کے لئے کمرا پہلے سے ریزرو تھا۔ ریزرو کرانے والے نے جنرل منیجر سے اُس کے کمرے میں خصوصی گفتگو کی تھی۔ اسٹیٹلر ہوٹل کے لئے خفیہ ملاقات کوئی نئی بات نہیں تھی لیکن یہ خفیہ ملاقات کچھ اور ہی نوعیت کی تھی۔ منگل کے پورے دن چوتھی منزل پر ریزرو کمرے میں کام ہوتا رہا تھا۔ باہر سے ایک بڑھئی' ایک پلمبر اور ایک ٹیلی فون انجینئر کو بلوایا گیا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنا کام کر کے چلے گئے تھے۔ ہوٹل کے اسٹاف کو اُس کمرے سے دور رہنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

کاؤنٹر پر بیٹھے کلرک نے رجسٹریشن سلپ اُس کی طرف بڑھائی۔ اُس نے بڑی بے نیازی سے بائیں ہاتھ سے اُس پر دستخط کر دیئے۔ اُس کا داہنا ہاتھ' جس میں سیاہ بریف کیس تھا' پہلو سے چپکا ہوا تھا........ اور خاصا اکڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ پورٹر نے بریف کیس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اُس نے بائیں ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔ کلرک سے چابیاں لے کر وہ پورٹر کے پیچھے چل دیا۔ لفٹ کے دروازے پر پہنچ کر اُس نے پورٹر سے کہا۔ "تم یہیں رہو۔ میں اپنا کمرا خود تلاش کر لوں گا۔"

تیسری منزل پر لفٹ رُکی۔ دروازہ کھلا تو اُس نے راہداری کو چیک کیا۔ ہر طرف

خاموشی تھی۔ دروازہ بند ہوا۔ لفٹ اس بار پانچویں منزل پر رکی۔ دروازہ پھر کھلا۔ یہ راہداری بھی تیسری منزل کی سی تھی۔ وہاں بھی سناٹا تھا۔ اُس نے چوتھی منزل کا بٹن دبایا۔ لفٹ چلی۔ ایک لمحہ بعد وہ چوتھی منزل پر رکی۔ دروازہ کھلا۔ وہ باہر نکلا...... اور اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔

راہداری میں کچھ دور ایک شخص ہوٹل کا سفید ایپرن پہنے ہوٹل کے مرکزی کنویں میں کھلنے والی کھڑکی میں ایک کھلے برقی پینل پر جھکا ہوا تھا۔ زور لگانے کی وجہ سے اُس کے کندھے اور بازوؤں میں ارتعاش سا تھا۔ وہ بڑا پانا ہاتھ میں لئے کسی نٹ پر زور لگا رہا تھا۔ پھر شاید نٹ اپنی جگہ سے ہل گیا۔

فیبر آہستگی سے اُس کی طرف بڑھا۔ مگر وہ اُس سے بے خبر اپنے کام میں لگا رہا۔ اُس نے کھڑکی کھولی اور آگے کی طرف جھکتے ہوئے اندر موجود کسی شخص کو چیخ کر ہدایات دیں۔ فیبر نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اُس کی انگلیاں ریوالور کے دستے پر جم گئیں۔

کام کرنے والے نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک لمحے کو اُس کے چہرے کا تاثر بدلا۔ اُس کی نظر کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف لپکی۔ پھر اُس نے فیبر کو دیکھ کر سر سے اشارہ کیا اور دوبارہ پینل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سر کی وہ جنبش یقینی طور پر شناسائی کی مظہر تھی۔

ریوالور پر فیبر کی گرفت نرم ہو گئی لیکن اُس نے ہاتھ نہیں ہٹایا۔ وہ تیزی سے کمرا نمبر421 کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوا اور تیزی سے دروازہ بند کر کے اوپر کی چٹخنی چڑھائی۔ نیچے کی چٹخنی گرانے کے بعد اُس نے حفاظتی زنجیر حلقے میں داخل کر دی۔ پھر اُس نے جیب سے رومال نکال کر پیشانی کا پسینہ پونچھا۔ بریف کیس کو میز پر ٹکانے کے بعد گھٹنوں کو خم دیتے ہوئے جھکا۔ اُس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ بریف کیس پر اُس کی گرفت بھی کمزور نہ ہو اور اُس کے بازو میں بھی خم نہ آئے۔ اُس نے بڑی احتیاط سے اپنی مٹھی کو کھولا اور اُس سے زیادہ احتیاط سے اپنی انگلی بریف کیس سے جھانکتی ہوئی دھاتی پن سے اٹھائی۔ اُس پن کا تعلق بریف کیس میں موجود ایک نلکی سے تھا‘ جس میں دو دھماکا خیز کیمیائی محلول بھرے تھے۔ اگر کوئی اُس سے بریف کیس چھیننے کی کوشش کرتا تو اُس کی انگلی کا پن پر دباؤ پڑتے ہی دھماکہ ہوتا اور ٹیپ تباہ ہو جاتا۔ یہ آئیڈیا اُس کا اپنا تھا۔

اس نے دھاتی پن بریف کیس سے علیحدہ کی اور اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا۔ کھڑکیاں سیل کر دی گئی تھیں۔ فریم پر آرمرڈ گلاس کی ایک پتلی تہہ چڑھا دی گئی تھی۔ دروازے کے گرد پلاسٹک میٹریل کی پٹی لگا دی گئی تھی۔ اگر کوئی دروازہ اُڑانے کی کوشش کرتا تو فون میں موجود الارم سسٹم متحرک ہو جاتا۔ یہ سب کچھ خط کی ہدایات کے مطابق تھا۔

اس نے جیکٹ اتاری‘ ہولسٹر سے ریوالور نکالا اور سیفٹی کیچ ریلیز کرنے کے بعد اُسے میز پر رکھ دیا۔ اُس نے بریف کیس کے دونوں سروں پر لگے بٹن دبائے۔ کیس کا ٹاپ کھل گیا۔ اندر ایک کیس میں ٹیپ رکھا تھا۔ اُس سے کیمیکلز والی نلکی منسلک تھی۔ اُس نے نلکی کو علیحدہ کیا اور بستر پر ڈال دیا۔ پھر اُس نے بریف کیس بند کر دیا۔

ٹیلی فون میں سے ہلکی سی آواز بلند ہوئی‘ جیسے بلی خرخراتی ہے۔ فیبر نے گھڑی میں وقت دیکھا اور ریسیور اُٹھایا۔ دوسری طرف سے بات سننے کے بعد وہ بولا۔ ”نہیں ابھی نہیں۔ ابھی پانچ منٹ باقی ہیں۔“ دوسری طرف سے پھر کچھ کہا گیا۔ فیبر نے جھنجلا کر کہا۔ ”میں کچھ نہیں جانتا۔ وقت سے پہلے کچھ نہیں ہوگا۔“

ریسیور کریڈل پر ڈالنے کے بعد وہ بریف کیس کی طرف بڑھا۔ مگر اُس سے پہلے ہی فون کی خرخراہٹ پھر سنائی دی۔ وہ برہمی سے پلٹا۔ مگر فوراً ہی اُسے احساس ہو گیا کہ یہ فون کی آواز نہیں ہے۔ اُس نے دروازے کی سمت دیکھا۔ بزر کی آواز رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

فیبر نے میز سے ریوالور اٹھا لیا۔ پھر وہ قوسی شکل میں دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے قریب وہ دیوار سے چپک کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کے بیچ میں ایک اسپائی ہول بنایا گیا تھا۔ فیبر نے جھکتے ہوئے اُس سے آنکھ لگائی...... اس طرح کہ اُس کا جسم بدستور دیوار سے چپکا ہوا تھا۔ اُس نے اسپائی ہول کا کور ہٹایا۔ دوسری طرف بھی ایک آنکھ تھی‘ جو اُسے گھور رہی تھی۔

دروازے کے دوسری طرف سفید سوٹ پہنے اُس شخص نے تیزی سے خود کو ہٹایا۔ اُس کے داہنے ہاتھ میں اسٹیل کا ایک چھوٹا موگرا تھا اور بائیں ہاتھ میں اسٹیل کا ایک نکیلا بولٹ۔

فیسبر نے دیکھا کہ آنکھ غائب ہو گئی۔ پھر اُسے ایک چمکدار سیاہ و سفید دھبہ سا متحرک نظر آیا۔ دماغ کی طرف سے پیغام موصول ہوتے ہی اُس کی گردن کے عضلات تن گئے۔ پیچھے ہٹو۔ اُس کے دماغ نے حکم دیا۔ لیکن اتنی دیر میں اسٹیل کا نکیلا بولٹ شیشہ توڑ کر اُس کی آنکھ میں گھس چکا تھا۔

اب فیسبر کے جسم پر تشنج طاری تھا۔

باہر موجود شخص نے آتش گیر مادے کی مدد سے دروازہ اُڑایا تو فیسبر اُس وقت مر رہا تھا۔ دھماکہ ہوتے ہی وہ اُس کے زور پر اُڑا اور کھڑکی سے جا چپکا۔ وہ مر چکا تھا۔

اندر آنے والا شخص وہی تھا' جسے فیسبر نے راہداری میں برقی پینل پر کام کرتے دیکھا تھا۔

اندر داخل ہونے والے نے سیاہ بریف کیس اُٹھایا' فیسبر کی لاش پر ایک سرسری نظر ڈالی اور کمرے سے نکل آیا۔ راہداری میں وہ اس طرف دوڑنے لگا' جہاں ہنگامی حالات میں کام آنے والے زینے تھے۔

اُسی وقت لفٹ رُکی اور اُس میں سے ایک جوان عورت اُتری۔ اُس کے کندھے پر ایک بڑا بیگ لٹک رہا تھا۔ وہ چند قدم بڑھی۔ پھر اُس کی نظریں اٹھیں اور اُس کے چہرے پر شاک کا تاثر اُبھرا۔ کمرا نمبر421 کا دروازہ غائب تھا اور اندر سے دھواں اُٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔ اُس کا منہ کھلا........

سفید سوٹ والے نے تیزی سے اُس کی طرف جست لگائی۔ اُس کے چیخنے سے پہلے وہ اُسے دبوچ کر اُس کے منہ پر سختی سے اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا۔

"دیکھو خاتون........ عقل مندی سے کام لینے ہی میں تمہاری عافیت ہے۔ میری بات سمجھ رہی ہو نا؟" اُس نے سرد لہجے میں کہا۔

عورت نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں تمہارے منہ پر سے ہاتھ ہٹا رہا ہوں لیکن آواز نہ نکلے کوئی۔"

عورت نے پھر اثبات میں سرہلایا۔ اُس کا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔ ہونٹ کچھ کہنے کی کوشش میں کانپ رہے تھے لیکن اُس کے منہ سے سرگوشی بھی نہیں نکلی۔

"خاتون........ تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ تم یہاں موجود ہی نہیں تھیں۔ تمہیں

کچھ بھی معلوم نہیں۔ سمجھ رہی ہو نا؟" وہ غرایا۔

لڑکی کی آنکھوں سے دہشت جھانک رہی تھی۔ وہ دیوار سے چپک گئی۔ اُس نے اپنا بیگ اُس کی طرف بڑھایا۔ "جو چاہو لے لو لیکن مجھے چھوڑ دو۔" اُس نے التجائیہ لہجے میں کہا۔ پھر وہ بیگ کھول کر اُس میں ٹٹولنے لگی۔ "میرے پاس صرف پچاس ڈالر ہیں۔"

سفید سوٹ والے نے اُسے کندھوں سے تھام کر جھنجوڑ ڈالا۔ "مجھے تمہاری رقم کی ضرورت نہیں۔" وہ پھنکارا۔ "تم پاگل تو نہیں ہو۔ میری بات غور سے سنو۔" اُس کا ہاتھ اوپر اٹھا۔ لڑکی سہم کر دیوار میں اور گھُسنے کی کوشش کرنے لگی۔ اُس کا ایک ہاتھ تقریباً کہنی تک بیگ کے اندر تھا۔

اٹھا ہوا ہاتھ لڑکی کے ضرب نہ لگا سکا۔ بیگ میں رکھا ہوا ریوالور دو بار کھانسا اور سفید سوٹ پر بائیں جانب ایک سرخ دھبہ پھیلتا نظر آیا۔ وہ چکرایا اور فرش پر گرتا چلا گیا۔

لڑکی تیزی سے جھکی اور بریف کیس اٹھا کر اُس نے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اُس نے بھی ہنگامی زینوں کا رخ کیا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر فیسبر نے پابندی وقت کے زریں اصول پر اصرار نہ کیا ہوتا تو اِس وقت وہ زندہ ہوتا۔ اُس نے اس اصول کے تحت زندگی گزاری تھی اور اُسی اصول کے تحت موت سے ہمکنار ہوا تھا۔

☆==========☆==

بدھ [illegible] سوا بارہ بجے........ گارفیلڈ

کمرے میں بہت مدھم روشنی تھی۔ لڑکی نے ٹیپ کا ڈبہ اور بریف کیس بڑے احترام سے میز پر رکھا اور کمرے میں موجود لوگوں پر ایک نظر ڈالی۔ وہ محض ہیولے سے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر وہ بغیر کچھ کہے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ ایک ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔

وہ سب میز پر رکھی چیزوں کو دیکھنے سے گریزاں تھے۔ ان کی خاطر دو آدمی مر چکے تھے۔ اسٹیلر ہوٹل میں ہونے والے خون خرابے نے انہیں باور کرا دیا تھا کہ آگے بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ الفریڈ گولڈمین ٹیپ کے ڈبے کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ "او مائی گاڈ........ اِس کے لئے ہُوا ہے اتنا کچھ؟"

گارفیلڈ نے ڈبہ اپنی طرف کھینچا اور اُس میں سے اسپول نکالا۔ پھر اُس نے سامنے

رکھے ٹیپ ریکارڈر پر اسپول چڑھایا۔ "دوستو...... میرے محسوسات تم سے مختلف نہیں۔" اُس نے نظریں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "لیکن آج جو کچھ ہوا' اُس سے ثابت ہو گیا کہ اس مرحلے سے گزرنا کتنا ضروری تھا۔" یہ کہہ کر اُس نے ریکارڈر آن کر دیا۔ کمرا ٹیپ کی آواز سے بھر سا گیا۔

جان آنسن کے ابتدائی الفاظ گارفیلڈ کے لئے اذیت ناک تھے۔ وہ اپنا نچلا ہونٹ کاٹنے لگا۔ دوسری دونوں آوازیں بھی فوراً پہچان لی گئیں۔ چہروں کے تاثر سے اُسے اندازہ ہو گیا کہ فلیچر اور گولڈمین بھی پہچانے گئے ہیں۔

ابتدا سرگوشیوں سے ہوئی تھی۔ اُن تینوں کو تجسس تھا کہ انہیں ایک ساتھ وائٹ ہاؤس کیوں طلب کیا گیا ہے۔ کہیں اُن کی میٹرکس سے وابستگی کا راز طشت از بام تو نہیں ہو گیا؟ پھر جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھی' وہ خوف بتدریج معدوم ہوتا گیا۔ پھر تفتیش کار اپنے دونوں ساتھیوں پر چھا گیا۔ اب نمایاں ترین آواز اُسی کی تھی۔

اب وہ دم سادھے ٹیپ سن رہے تھے۔ اُس میں کئے جانے والے انکشافات بے حد ہولناک تھے۔

پھر نکسن کی آواز اُبھری۔ "سوری جنٹلمین' آپ لوگوں کو بہت انتظار کرنا پڑا۔" اُس کے ساتھ ہی ٹیپ ختم ہو گیا۔ گارفیلڈ نے ریکارڈر آف کر دیا۔ گارفیلڈ بڑے انہماک سے پائپ بھر رہا تھا۔ پھر اُس نے نظریں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "کیا خیال ہے؟"

"یہ سب کچھ سننے کے بعد کچھ کہا بھی جا سکتا ہے۔" گولڈمین نے کہا۔

"یہ ٹیپ نہیں ہے لیوک۔" فلیچر نے تبصرہ کیا۔ "یہ تو نیوٹرون بم ہے۔"

"تمہارے خیال میں اس ریکارڈڈ گفتگو میں وزن ہے؟" گارفیلڈ نے پوچھا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کو بہالے جائے گی۔" فلیچر نے جواب دیا۔ "خوب صورتی اس کی یہ ہے کہ یہ بے ساختہ ہے اور یہ سچ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ سننے والا خود اسے سچ سمجھ لیتا ہے۔ اتنے بڑے...... اتنے اہم لوگ یوں خوف زدہ ہو کر سرگوشیوں میں گفتگو کریں تو وہ جھوٹ کیسے ہو گی۔"

"اور تم اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل تجویز کرو گے؟"

"ہاں۔ ضرور کروں گا۔ اِسے تباہ کر دو۔ ورنہ اِس ملک کی آنے والی نسلیں تک

بھگتیں گی۔" فلیچر نے کہا۔

گارفیلڈ گولڈمین کی طرف مڑا۔ "اور تمہارا کیا خیال ہے؟"

گولڈمین نے ہمدردانہ نظروں سے فلیچر کو دیکھا۔ "میں اِس کے محسوسات سمجھ رہا ہوں۔" اُس نے کہا۔ "لیکن یہ غلطی پر ہے۔ میں مانتا ہوں کہ یہ ٹیپ بم سے کم نہیں۔ ہم اسے پبلک کے سامنے نہیں لا سکتے۔ تو سوال یہ ہے کہ ہم بریڈلے کو روکیں گے کیسے۔ یہ سب سے اہم نکتہ ہے۔ گزشتہ رات تم نے کہا تھا کہ نکسن تم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے کنٹرول میں رہے گا تو مجھے اس لائحہ عمل پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اِس ٹیپ کو محض ایک دھمکی کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس دھمکی پر عمل ہرگز نہ کیا جائے۔"

"فلیچر؟" گارفیلڈ نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم میرا نکتہ نظر جانتے ہو۔ میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا لیکن ہم کس حد تک جائیں گے' اس کی یقینی وضاحت ہونی چاہئے۔"

"اور کوئی سفارش؟" گارفیلڈ نے پوچھا۔ کوئی جواب نہیں ملا تو اُس نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ اب ہمیں فون کرنا چاہئے۔" اُس نے جیب سے ایک چابی نکال کر شیلف میں کتابوں کے درمیان رکھے ایک باکس میں لگائی۔ باکس کھول کر اُس نے اُس میں سے ایک سیاہ ٹیلی فون نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھا۔ اُس نے ریسیور اٹھایا۔ فوراً ہی ایک آواز ابھری۔

"میں رچرڈ نکسن سے ڈائریکٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔" اُس نے کہا۔ "اور پلیز...... لائن اوپن رکھنا تاکہ میں درمیان کی آوازیں بھی سن سکوں۔"

چند لمحے بعد رابطہ مل گیا۔ "مسٹر پریذیڈنٹ۔" گارفیلڈ نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ٹیپ مل گیا تمہیں؟" دوسری طرف سے نکسن نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"کوئی دشواری تو نہیں ہوئی؟"

"دشواری تو ہوئی جناب صدر۔ جس شخص کو ٹیپ لانا تھا' وہ ایک حادثے سے دوچار ہو گیا۔ وہ مر گیا اور جو شخص اُس کی موت کا ذمے دار تھا' اس سے ہم پوچھ گچھ نہیں کر

سکیں گے۔ وہ بھی مرگیا۔ بہرحال ٹیپ ہم تک پہنچ گیا۔" گارفیلڈ نے بتایا۔ "اور ٹیپ کے بارے میں جو کچھ سنا تھا' ٹیپ اُس سے بڑھ کر ہے۔"

"بہت خوب۔ مجھے کب سنواؤ گے؟" نکسن نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں ابھی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ میں حقائق سے آگاہی کے بغیر تو اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالوں گا۔ ٹیپ نہیں سنواؤ گے تو معاملہ بھی ختم سمجھو۔"

"ٹیپ تو میں آپ کو سنواؤں گا۔" گارفیلڈ نے تحمل سے کہا۔ "ہمیں اس معاملے میں ایک دوسرے پر اعتبار کرنا ہو گا۔ یہ بات طے ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں' وہ ملک و قوم کے بہترین مفاد میں ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے آپ پر دباؤ ڈالا......."

"اس بات کو چھوڑو۔ میں نے بارہا دوسروں کی طرف سے دباؤ قبول بھی کیا ہے اور دوسروں پر دباؤ ڈالا بھی ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ ایسا صرف قومی مفاد کی خاطر ہوا ہے۔ اس کے سوا میں نے کبھی......."

"میں جانتا ہوں' اور میں نے بھی ملک و قوم کے مفاد میں ہی آپ پر دباؤ ڈالا ہے۔"

"میں تمہیں ایک بات صاف طور پر بتانا چاہتا ہوں۔ تمہیں مجھ کو دھمکی دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ تم صرف اتنا کہہ دیتے کہ جناب صدر' ملک و قوم کو آپ کی ضرورت ہے۔ آپ کے سوا کوئی اور اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ میں کبھی اپنی ذمے داری سے روگردانی نہیں کرتا۔ اب بھی میں نے کسی دھمکی کے تحت دستِ تعاون نہیں بڑھایا ہے۔"

"میں یہ بات جانتا ہوں جناب۔"

"اور یہ طے ہے کہ تم مجھے تحفظ فراہم کرو گے؟"

"جی ہاں جناب صدر۔"

"تمہارا کہنا ہے کہ ٹیپ وصول کرنے والا مارا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ بریڈلے کے آدمی ٹیپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ دو سال سے اُس بینک کی نگرانی کر رہے تھے۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "انہیں احساس تھا کہ وہاں کوئی اہم چیز رکھوائی گئی ہے۔"

"تو وہ بریڈلے کو بچانے کے لئے مجھے ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔"

"یہ ممکن ہے جناب۔" گارفیلڈ نے محتاط لہجے میں کہا۔ "لیکن بہت موہوم سا امکان ہے اس کا۔ ہماری طرح وہ بھی ہنگامہ آرائی نہیں چاہتے۔ وہ بھی اسکینڈل کے متحمل نہیں ہو سکتے ان کے لئے بریڈلے کو بے داغ رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ ممکنہ امیدوار کی حیثیت میں ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف ہم بھی شور مچائے بغیر اُس کے امیدواری کے امکانات ختم کرنا چاہتے ہیں۔" اُس نے کچھ توقف کیا۔ "بہرحال میں اگلے مرحلے کے بارے میں آپ سے بعد میں بات کروں گا۔"

"کیلی فورنیا کے وقت کے مطابق چار بجے فون کرنا۔ آج میرا گولف کھیلنے کا پروگرام ہے۔ اب میرے قدموں میں پہلے جیسی تیزی نہیں رہی۔"

"سب کا یہی حال ہے جناب۔" گارفیلڈ نے نرم لہجے میں کہا۔ "سبھی نے ایک صلیب اٹھائی ہوئی ہے۔"

نکسن بڑی سفاکی سے ہنسا۔ "یہ تو ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ یہ میں تم پر ایک خاص احسان کر رہا ہوں۔ میں نے پوری زندگی کاندھے پر صلیبیں اٹھائی ہیں۔ یہ کام مجھے خوب آتا ہے۔ صدر کا کام ہی صلیبیں اٹھانا ہوتا ہے لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے سچ مچ مصلوب نہ کرا دینا۔"

رابطہ منقطع ہو گیا۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟" گولڈمین نے پوچھا۔

گارفیلڈ نے پائپ کو ایش ٹرے میں خالی کیا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ "وہ تعاون کے لیے تیار ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے' وہ پوری طرح محظوظ ہو رہا ہے۔"

☆=========☆=========☆

جمعرات......... صبح نو بج کر بیس منٹ......... آنسن

آئی این آر کے آفس میں جارج ہائی مین نے بڑی گرم جوشی سے ہیری آنسن کا خیر مقدم کیا۔ "ہیری' مائی بوائے۔ آؤ......... آجاؤ۔" اس نے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔ "بیٹھ جاؤ بیٹے۔"

آنسن کو ہائی مین کا رقعہ اپنے باپ کے اپارٹمنٹ پہنچتے ہی ملا تھا۔ رقعے سے اندازہ

ہوتا تھا کہ اسے تعزیتی خطوط لکھنے کا تجربہ اور سلیقہ حاصل ہے۔ اس کا خط پڑھ کر ہیری آنسن کا دل بھر آیا تھا۔ خط کے آخر میں اس سے اگلی صبح ساڑھے نو بجے آفس میں ملنے کی استدعا کی گئی تھی۔

ہائی مین نے اپنی سیکرٹری جوآن کو چائے لانے کی ہدایت کی۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑا۔ ”تم جانتے ہو‘ میں اور جان آنسن کتنا قریب رہے ہیں۔ میں اپنے دکھ کا تمہارے دکھ سے موازنہ تو نہیں کر سکتا لیکن جان کی موت میرے لیے ذاتی نقصان ہے۔“ اس نے کندھے جھٹکے۔ پھر بولا۔ ”تدفین ساڑھے دس بجے ہو گی۔“

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”جی ہاں۔ مجھے وائٹ ہاؤس سے ٹیلی گرام موصول ہوا تھا۔ آرلنگٹن میں تدفین ایک بڑا اعزاز ہے۔“

”اور جان آنسن سے بڑھ کر اس اعزاز کا مستحق کون ہو سکتا ہے۔“

سیکرٹری چائے لے آئی۔ ہائی مین نے چائے بنا کر پیالی ہیری کی طرف بڑھائی۔ ”میں تم سے ذاتی طور پر بھی ملنا چاہتا تھا اور........ اور دفتری طور پر بھی۔“ اس نے کہا۔ ”اس وقت کام کی باتوں پر تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔“

”اس میں کوئی حرج نہیں جارج۔ میرے والد خود غیر ضروری طور پر سوگ منانے کے قائل نہیں تھے“ ہیری نے کہا۔

”شکریہ۔ تم پچھلے کچھ عرصے سے اطالوی انتہا پسندوں پر کام کرتے رہے ہو۔ ہے نا؟“

”کام کیا‘ یوں کہو کہ اخباروں کے تراشے جمع کرتا رہا ہوں۔ کچھ اندر کے لوگوں سے ملا بھی تھا۔ پھر پچھلے مہینے مجھے ایک میمو ملا‘ جس میں مجھے کام روکنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ میرا خیال ہے‘ سی آئی اے نے اپنے آدمی اُن کی صفوں میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔“

جارج مسکرایا۔ ”تمہارے لہجے میں مجھے پیشہ ورانہ تلخی جھلکتی محسوس ہوئی ہے۔“

ہیری نے بے پروائی سے کندھے جھٹک دیئے۔ ”ہمارا کام کرنے کا انداز ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ میرا کام سیکورٹی کا ہے۔ میں عملی آدمی نہیں ہوں۔“

”لیکن پیشہ ورانہ نکتۂ نظر سے تم سی آئی اے کو پسند نہیں کرتے؟“

”پیٹرسن کے متعلق جو کچھ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے‘ اگر وہ بڑی حد تک درست ہے تو میری رائے میں وہ ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سی آئی اے کے بڑھے ہوئے پر کتر دیئے جائیں۔ اور پیٹرسن یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے کر رہا ہے۔ خدا اُس پر رحم کرے۔“

”میرا مطلب تھا کہ تم انٹیلی جینس اور ڈپلومیسی کو جدا رکھنا چاہتے ہو نا؟“

ہیری نے پیالی خالی کی۔ جارج نے فوراً ہی اُسے پھر بھر دیا۔ ”آج کل تو انہیں جدا کرنا ناممکن ہے‘ لیکن یہ بھی طے ہے کہ جب بھی یہ یکجا ہوتے ہیں تو ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں اور آخر میں ہم ملبہ سمیٹتے نظر آتے ہیں۔ سفارتی اعتبار آسانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارے لئے تو بہت دشوار ہے یہ۔ کیونکہ سی آئی اے دنیا میں ہر جگہ ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑاتی پھرتی ہے۔ بہرحال‘ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟“

”بات یہ ہے کہ ہم یہاں بھی انتہا پسند گروپس پر کام چاہتے ہیں........ محض کاغذی کام۔“ جارج ہائی مین مسکرایا۔ ”تم یہاں آئے ہوئے ہو۔ چند روز رُک کر اِس کام میں ہاتھ بٹا سکتے ہو۔“

”لیکن جارج‘ میں اس فیلڈ کا کوئی ایکسپرٹ ہرگز نہیں ہوں۔“

”اس کو چھوڑو۔ جنہیں تمہاری ضرورت ہے‘ یہ بات وہ جانیں۔“

”چند روز رُکنے سے کیا مراد ہے تمہاری؟“ ہیری نے پوچھا۔

”ہفتہ........ دو ہفتے۔ اگر سیاسی انٹیلی جینس والوں کو ضرورت پڑی تو وہ مجھ سے رابطہ کریں گے........“

”میں سمجھا نہیں۔ کیا یہ کسی قسم کے تبادلے کا مرحلہ ہے‘ جس سے میں گزر رہا ہوں؟“

”تم غلط سمجھ رہے ہو۔“ جارج نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”غلطی میری ہی ہے۔ میں قبل از وقت بات چھیڑ بیٹھا۔ اس موضوع پر بعد میں بات ہو گی تم سے۔“

”ٹھیک ہے جارج۔ دراصل ابھی میری ذہنی کیفیت کچھ ٹھیک ہے بھی نہیں۔“

”ویسے بھی تمہیں یہاں بہت سے معاملات نمٹانے ہوں گے۔ جائیداد ہے‘ اپارٹمنٹ ہے۔ اس میں کچھ وقت تو لگے گا ہی۔“

ہیری جارج کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ جارج خوش دلی سے باتیں کر رہا تھا لیکن اُس کی پیشانی پر پسینہ پھوٹ رہا تھا۔ ہیری کا دل بیٹھنے لگا۔ ضرور اُس سے کوئی غلطی ہوئی ہے، جس کی یہ سزا سنائی جا رہی ہے۔ اُس نے سوچا اور جارج ہائی مین پر یقیناً اوپر سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے لیکن دباؤ کون ڈال رہا ہے؟

”مجھے کرنا کیا ہو گا؟“ اُس نے پوچھا۔

”کوئی خاص بات نہیں بیٹے۔“ جارج نے تسلی دینے والے انداز میں کہا۔ ”بس یہاں موجود رہنا ہو گا۔“

”لیکن کیسے؟ میرا کوئی ٹھکانا......“

جارج نے اپنی سیکرٹری کو آواز دی۔ ”جو آن، مسٹر آنسن کو ان کا وہ آفس دکھا دو، جس کے بارے میں صبح تم سے بات ہوئی تھی۔“

”بہت بہتر جناب۔“ سیکرٹری نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔ ”اور جناب، مسٹر مرگولس باہر آپ کے منتظر ہیں۔“

ایک بھاری آواز مس جو آن کی آواز پر حاوی ہو گئی۔ ”جارج، یہ کیا چیز پال رکھی ہے تم نے۔ مس امریکا کا پچکا ہوا ایڈیشن ہے یہ؟“

جارج ہائی مین نے ہیری آنسن سے کہا۔ ”اب تو تمہیں اپنے اس دوست سے ملوانا ہی پڑے گا۔“

نووارد کا قد پانچ فٹ آٹھ انچ ہو گا لیکن وہ بے حد جسیم تھا۔ سر پر بالوں کا ایک سفید گچھا سیاہ بالوں کے درمیان بے حد نمایاں نظر آ رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ بہت لمبے تھے اور کندھے بہت چوڑے۔ جارج نے ہیری سے اُس کا تعارف کرایا۔ ”ہیری، یہ ہے والٹر مرگولس۔ میرا پرانا دوست، میرے گناہوں کی سزا۔“

مرگولس نے ہیری سے ہاتھ ملایا۔ انداز میں گرم جوشی تھی اور گرفت سے اُس کی قوت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ ”ہاں...... میں جارج کے گناہوں کی سزا ہوں۔“ اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”لیکن کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہر روز اس کی صورت دیکھنا میرے لئے کتنی بڑی سزا ہے۔“

ہیری آنسن کو دو بے تکلف دوستوں کے درمیان مخل ہونے کا احساس ستانے لگا۔

”ٹھیک ہے جارج۔ میں جو آن کے ساتھ جا کر آفس دیکھ لیتا......“

”نہیں بھئی۔“ جارج نے اُس کا بازو تھام لیا۔ ”والٹر ایک پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ یہ کسی ایسے شخص سے بات کرنا چاہتا......“

”اور کیا!“ والٹر مرگولس نے قہقہہ لگایا۔

”یہ کام سے اکتاتا ہے تو یہاں آ جاتا ہے۔ تم یہاں آفس میں بیٹھو گے تو اِسے بھگتنا پڑے گا۔“ جارج نے کہا اور پھر باری باری دونوں کے چہروں کو دیکھا۔ والٹر تیزی سے اُس کی مدد کو بڑھا۔ ”لڑکے...... کچھ عاداتِ بد میں بھی مبتلا ہو؟“

”کیا مطلب؟“ ہیری نے بوکھلا کر پوچھا۔

وہ دونوں قہقہے لگانے لگے۔ ”دو ایک دن میرے ساتھ گزارو۔ میں تمہیں اتنی عاداتِ بد سے متعارف کرا دوں گا کہ تم سینیٹ کا الیکشن بآسانی جیت لو گے۔ آؤ میرے ساتھ۔“

وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھے۔ جارج انہیں اُس وقت تک بے یقینی سے دیکھتا رہا، جب تک وہ راہداری میں مڑ نہ گئے۔ پھر اُسے فون کی گھنٹی نے چونکا دیا۔ اُس نے ریسیور اُٹھایا۔ ”کیا رہا؟“ دوسری طرف سے گارفیلڈ نے پوچھا۔

”میں نے اُسے مرگولس سے متعارف کرا دیا ہے لیکن آئندہ مجھ سے اس قسم کے کسی کام کی فرمائش بھولے سے بھی نہ کرنا۔“ جارج نے بے حد خراب لہجے میں کہا۔

”بہت خوب۔“

”تمہارے لئے بہت خوب ہو گا۔ میرے لئے نہیں۔ دیکھو لیوک، وہ ہمارے دوست کا بیٹا ہے...... جان آنسن کا۔ میرے لئے یہ بات کچھ اہمیت رکھتی ہے۔“

”جارج، کبھی کبھی نہ چاہتے ہوئے بھی کوئی کام کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ عین ممکن ہے کہ لڑکے کو کچھ بھی معلوم نہ ہو۔“

”وہ بہرحال جان آنسن کا بیٹا ہے۔“ جارج ہائی مین نے ضدی پن سے کہا۔

”یہ تمہارا دردِ سر ہے بھی نہیں۔ اب تمہارا کام ختم۔ جو ہُوا، اُسے بھول جاؤ۔ فی الوقت تم اس معاملے سے باہر ہو۔“

”فی الوقت؟“

"پلیز جارج' پُرسکون رہو۔ آج تم میرے کام آئے ہو۔ کل تمہیں ضرورت ہوگی تو میں تمہارے کام آؤں گا۔ اب یہ معاملہ مرگولس پر چھوڑ دو۔"

☆=========☆=========☆

لفٹ کے قریب پہنچ کر مرگولس نے ہیری سے کہا۔ "کیا تم سچ مچ وہ آفس دیکھنا چاہتے ہو؟"

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"اس سے بہتر ہے کہ میں تمہیں اس شہر کے متعلق کام کی کچھ باتیں بتاؤں۔ یہاں ٹانگوں کی ورزش بہت ضروری ہے۔"

وہ دونوں بلڈنگ سے نکل آئے۔ ہیری کو کچھ باتیں پریشان کر رہی تھیں۔ اُس کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت تو نہیں تھا لیکن اُسے یقین تھا کہ مرگولس کی مداخلت سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق تھی۔ اس مداخلت پر جارج ہائی مین کے ردعمل نے اسے شک میں ڈالا تھا۔ اُس کا انداز ایسا تھا' جیسے اُس کے سر سے کوئی بوجھ اُتر گیا ہو۔ جیسے وہ منتظر رہا ہو کہ مرگولس آئے گا اور ہیری کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔

ہیری کو پریشان کرنے والی دوسری بات پکی تھی۔ وہ باہر آئے تھے تو مرگولس نے اُسے اُس کا کوٹ اٹھا کر دیا تھا۔ کوٹ اُس کے ہاتھ میں تھا اور ہیری نے آنے کے بعد کوٹ اتار کر ہائی مین کے دفتر سے دس گز دور کپڑوں کی کوٹھری میں لٹکایا تھا۔ یعنی مرگولس اُس کا کوٹ ساتھ لے کر آیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے اس طرح سے دفتر نکال کر لے جانا بھی طے شدہ تھا۔

سردی بہت تھی۔ تیز سرد ہوا چل رہی تھی۔ وہ چلتے ہوئے لنکن میموریل تک آگئے تھے۔ مرگولس نے جیب سے پیکٹ نکالا اور ایک سگریٹ سلگائی۔ ہیری کا جسم ٹھنڈک سے لرز رہا تھا۔ "یہیں کیوں آئے ہو؟" اُس نے پوچھا۔

"جان آنسن نے تمہیں کبھی نہیں بتایا کہ جب آدمی کو کچھ سوچنا ہو تو یہ اس کے لئے بہترین مقام ہے۔" مرگولس نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔

ہیری نے سوچا........ ہمدردی سے لبریز ایک اور دل........ جان آنسن کا ایک اور سوگوار! "تم چاہتے کیا ہو مسٹر مرگولس۔" اُس نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔ "مجھے صاف

صاف بتا دو اور اس فریزر سے نکل لو۔"

مرگولس نے ایک گہرا کش لے کر دھواں باہر نکالا۔ "بہت تیز ہو۔" اُس نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "خیر' آگے بڑھو۔ مجھے اپنے دماغ کو گھٹیا کا عارضہ لاحق ہوتا محسوس ہو رہا ہے۔"

وہ خاموشی سے چلتے رہے۔ کچھ دور جا کر وہ بائیں جانب مڑے۔ دور دھند میں لپٹی وائٹ ہاؤس کی عمارت نظر آ رہی تھی۔ "یہ چکر کیا ہے؟" بالآخر ہیری نے پوچھا۔

"میں نے بڑی مشکل سے جارج ہائی مین کو رضامند کیا تھا کہ مجھے تم سے ملوا دے۔ وہ تمہارے پاپا کو بہت پسند کرتا ہے۔" مرگولس نے کہا۔

"لیکن اتنی زحمت کا کوئی سبب بھی ہوگا۔" ہیری چڑ گیا۔ "تم مجھے فون بھی کر سکتے تھے۔ سیدھے طریقے سے ملاقات بھی کر سکتے تھے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" مرگولس چلتے چلتے رُک گیا۔ "بات یہ ہے کہ تمہارے باپ کے جنازے میں بہت بڑے بڑے لوگ شریک ہوں گے۔ میں بھی شریک ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے تمہیں اس طرح گھیرا لیکن میرے لئے یہ بات بہت اہم ہے........"

ہیری مسکرا دیا۔ اُس کے ذہن پر سے بوجھ ہٹ گیا تھا۔ "یہ بات تو جارج مجھ سے براہِ راست بھی کہہ سکتا تھا۔" اُس نے کہا۔ "بہرحال مسٹر مرگولس' دعوت نامے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے جاری ہو رہے ہیں۔ میں انہیں کہہ دوں گا........"

"تم مجھے والٹر کہو لڑکے۔ تمہارے باپ کے لئے میں والٹر تھا۔" مرگولس نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اگر تم جارج سے خود کہہ دو گے تو وہ دعوت نامے کا بندوبست کر دے گا۔" اُس نے ہیری کو پٹا لیا۔ "اب میں تمہیں وجہ بھی بتا دوں۔"

"میرے والد کے بہت دوست تھے اور میں چند ایک سے ہی واقف ہوں۔"

"یہ سچ ہے۔" مرگولس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ہیری کا ہاتھ تھام کر پھر چلنے لگا۔ "میں سی آئی اے میں تھا۔ مشیر کی حیثیت سے میں تمہارے باپ کے ساتھ رہا تھا لیکن درحقیقت میں باڈی گارڈ کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ہم نے بہت اچھا وقت گزارا۔ پھر ہم جدا ہو گئے۔ اُس کے بعد بون میں پھر ہمارا ساتھ ہوا۔ میں زیادہ تر سفر میں رہتا تھا۔

ایک بار واپس آیا تو پتا چلا کہ میری بیوی بسترِ مرگ پر ہے۔ وہ کینسر میں مبتلا تھی۔ جان آنسن وہاں سفیر تھے۔ انہیں روینا کے متعلق معلوم تھا کہ وہ دو ہفتے سے زیادہ نہیں جی سکے گی۔ ایک روز انہوں نے مجھے بلوا لیا۔ میں نے اتنی تیزی سے دل میں گھر کرنے والا آدمی زندگی بھر نہیں دیکھا خیر........ اُس روز انہوں نے مجھ سے بہت ساری باتیں کیں یہاں تک کہ شام کے پانچ بج گئے۔ پھر ایک شخص کمرے میں آیا اور اُس نے سرگوشی میں انہیں کچھ بتایا۔ تب انہوں نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ ”والٹر........ وہ چلی گئی‘........“ مرگولس نے وحشت سے نرم برف کو ٹھوکر ماری۔ ”چند لمحے تو میں کچھ سمجھا ہی نہیں۔ پھر اچانک میری سمجھ میں بات آئی۔ میرا بس چلتا تو میں اُن پر ہاتھ اٹھا دیتا۔ میں بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا۔ میرے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا تو انہوں نے مجھے سمجھایا کہ اُسے مرتے ہوئے دیکھنا میرے لئے اچھا نہیں تھا۔ آدمی کو خوش گوار لمحے یاد رکھنے چاہئیں اور اذیت بھری یادوں سے بچنا چاہئے۔“

”میرا خیال ہے‘ میں یہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ آئی ایم سوری........“

مرگولس نے اُس کا کندھا تھپ تھپایا۔ ”مجھ سے کبھی معذرت نہ کرنا بیٹے۔ تمہارے باپ نے اتنی شکر گزاری کمائی ہے کہ اس پر تمہاری دو پشتیں گزارا کر سکتی ہیں۔“

وہ چلتے رہے۔ مرگولس اُسے اپنی بیوی روینا اور بیٹی ایلس کے متعلق بتاتا رہا۔ وہ اپنے کام کے متعلق کم سے کم بات کر رہا تھا پھر گفتگو کام کی طرف چل نکلی۔ ”میری عمر 62 سال ہے۔ اور پلٹ کر دیکھتا ہوں تو پتا چلتا ہے کہ میں نے زندگی میں کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ اب تو سی آئی اے میں ٹیکنالوجی انسانوں کی جگہ لے رہی ہے۔“

”تم ریٹائر ہو چکے ہو؟“

”آج کل میں اپنے کیریر کی یادداشتیں تحریر کر رہا ہوں۔“ مرگولس نے بتایا۔ ”یہ کتاب چھپے گی۔ اسے باہر کے لوگ نہیں پڑھ سکیں گے۔ میرے ہی جیسے لوگ پڑھیں گے۔ اس کے لئے محکمہ بھرپور تعاون کرتا ہے۔ میں اپنے کیریر سے متعلق ہر خفیہ فائل کا مطالعہ کر سکتا ہوں اور میں جو کام کر رہا ہوں‘ اس کے حوالے سے لوگ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔“

”کیا مطلب؟“

”64ء میں مَیں سی آئی اے اور وارن کمیشن کے درمیان رابطے کا کام کر رہا تھا۔ اب میں وہ شواہد جمع کر رہا ہوں‘ جو سی آئی اے نے وارن کمیشن سے چھپائے تھے اور جو کچھ سامنے آ رہا ہے‘ اُس سے اس شبہے کو تقویت ملتی ہے کہ کینیڈی کا قتل سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ تھا۔ میں جن لوگوں پر کیچڑ اچھالنے کا سامان کر رہا ہوں‘ تنخواہ بھی مجھے اُنہی سے ملتی ہے۔ اسے کہتے ہیں جمہوریت۔“

”میں نے سنا تھا‘ جمہوریت دونوں طرف سے کام کرتی ہے۔“ ہیری نے کہا۔ ”ویسے یہ بتاؤ کہ سی آئی اے کو معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟“

”وہ جانتے ہیں لیکن میں جو کچھ کر رہا ہوں‘ وہ میرا حق ہے۔ پھر میں نے اپنی حدود سے تجاوز کبھی نہیں کیا اور وہ مجھ سے آگے ہیں۔ میں جو فائل طلب کرتا ہوں‘ وہ اسے مجھ سے پہلے پڑھتے ہیں۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ‘ محکمہ انصاف‘ سپریم کورٹ........ ہر جگہ ان کے کارندے موجود ہیں۔ جو کچھ میں دیکھتا ہوں‘ وہ اُن کے علم میں ہوتا ہے۔ البتہ جو کچھ میرے ذہن میں ہے‘ جو کچھ میں سوچتا اور جانتا ہوں‘ وہ اُس سے بے خبر ہیں۔ ایک دن یہ سب کچھ کاغذ پر منتقل ہو جائے گا اور تب انہیں پریشان ہونے کی مہلت بھی نہیں ملے گی۔“

”میرا خیال ہے‘ کمیٹی نے ہر زاویے سے تحقیق کی تھی کینیڈی کے قتل کے سلسلے میں۔“

”نہیں۔ کچھ لوگ ڈلاس میں اپنے قدموں کے نشان چھوڑ آئے تھے۔ کینیڈی کا قتل اب تک بہت سے لوگوں کے ضمیر پر بوجھ بنا ہوا ہے لیکن تمہارے باپ جیسے اور مجھ جیسے لوگ کم رہ گئے ہیں‘ جو ملکی مفاد کو ہر چیز سے بالاتر سمجھتے تھے۔“

”میرے والد نے تم سے کینیڈی کے قتل کے سلسلے میں کبھی اِس طرح کی کوئی گفتگو کی تھی؟“ ہیری آنسن نے پوچھا۔

”ہاں۔ انہوں نے تم سے کبھی بات نہیں کی اس سلسلے میں؟“ مرگولس کے لہجے میں حیرت تھی۔

”گزشتہ تین چار برس میں تو ہم ملے ہی بہت کم۔“

"لیکن خط و کتابت تو ہوئی ہو گی کچھ خط تو میرے پاس بھی ہیں اُن کے۔"

"خط و کتابت تو ہوئی لیکن اُن میں سیاست کا کبھی تذکرہ نہیں رہا۔"

"وہ اس ملک کے بہت بڑے آدمی تھے۔" مرگولس نے کہا۔ "روز ویلٹ سے اب تک کے ہر صدر سے اُن کی قربت رہی۔ اُن کا اثر و رسوخ بھی بہت تھا۔ وہ کوئی رائے تو رکھتے ہوں گے۔"

ہیری چلتے چلتے رُک گیا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

"ایسے طاقتور لوگ ہر چیز پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ صدارتی الیکشن تک پر.........."

"ممکن ہے ایسا ہو لیکن میرے والد کا کسی گروپ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔"

مرگولس نے اچانک ایک گزرتی ہوئی ٹیکسی کو رُکنے کا اشارہ کیا۔ "میری کسی سے ملاقات طے تھی۔" اُس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "ہیری، تم ایسا کرو کہ جا کر دفتر دیکھو۔ وقت ملا تو میں وہیں تم سے ملوں گا۔" یہ کہہ کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ "اور کل آرلنگٹن ساتھ ہی چلیں گے۔"

ہیری آٹسن کو جواب دینے کا موقع بھی نہیں ملا۔ ٹیکسی روانہ ہو گئی۔

☆========☆========☆

گارفیلڈ نے کال لائبریری میں ریسیو کی۔ "کون ہے؟" اُس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"لیو، میں گھر سے بات کر رہا ہوں۔ ابھی مرگولس نے فون کیا تھا۔"

"اتنی جلدی!"

"اُس کا کہنا ہے کہ ہیری آٹسن کچھ نہیں جانتا۔"

"یہ وہ کیسے کہہ سکتا ہے۔ پونے دس بجے وہ ہائی مین کے دفتر سے نکلا تھا اور وقت دس بج کر بائیس منٹ ہوئے ہیں۔ اتنے کم وقت میں......."

"وہ ایسے کام کم سے کم وقت میں نمٹانے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہی کہہ رہا ہو گا۔" لیو میکملن نے کہا۔

"کیا اُس نے اُس کے باپ کے میٹرکس سے تعلق کے بارے میں براہِ راست سوال کیا تھا؟"

"مرگولس کوئی بے وقوف آدمی نہیں۔ اُس نے تو ہیری کو تقریباً رُلا ہی دیا تھا.......

اپنی قریب المرگ بیوی کا قصہ سنا کے۔ مرگولس اپنا کام نکالنا خوب جانتا ہے۔"

"اب وہ کب ملیں گے؟" گارفیلڈ نے پوچھا۔

"کل تدفین کے موقع پر۔ اور مرگولس اُسے جمعے کو ڈنر پر مدعو کرنے کا سوچ رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ملتے رہیں۔" گارفیلڈ نے آہ بھر کے کہا۔ "ممکن ہے، ہیری کوئی اہم بات جانتا ہو لیکن اس کی اہمیت سے بے خبر ہو۔"

"لیکن جناب، یہ بھی ایک دردِ سر ہو گا۔ مرگولس کے ساتھ اندرونی مسائل بھی ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"ابھی کچھ دیر پہلے ملٹن ابرام نے فون کیا تھا مجھے۔ پوچھ رہا تھا کہ مرگولس کیا کر رہا ہے۔ اُس نے ہدایت دی ہے کہ مرگولس پر مستقل طور پر نظر رکھی جائے۔"

"یہ تو ہونا تھا۔ ملٹن ابرام مرگولس کو شترِ بے مہار تو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ اُس کی ذمے داری ہے۔" گارفیلڈ نے چڑ کر کہا۔ "اب تم مرگولس کو لائن میں رکھنے کی کوشش کرو۔ اُس سے کہو، کینیڈی کے معاملے میں زیادہ تیزی نہ دکھائے۔ ورنہ کھیل بگڑ جائے گا۔"

"یہ تو ہے جناب، لیکن مرگولس کا ہیری سے ملنا اگر ابرام کے علم میں آگیا تو......."

"ایسا نہیں ہونا چاہیے۔" گارفیلڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

لیو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "سر، اگر مرگولس ٹھیک کہہ رہا ہے تو اب ہیری سے رابطے کی ضرورت ہی کیا ہے؟"

"احمقانہ باتیں مت کرو لیو۔ تم بس ہدایات پر عمل کرو۔" گارفیلڈ نے سخت لہجے میں کہا۔ "اور ہاں....... مرگولس نے اپنی بیوی کی موت والا واقعہ سچا سنایا تھا کیا؟"

"نہیں جناب۔ وہ تو زندہ ہے۔ 61ء میں دونوں کے درمیان طلاق ہو گئی تھی۔ بیٹی البتہ مرگولس کے پاس رہی۔ اب تو وہ 28 برس کی ہو گی۔"

☆========☆========☆

جمعرات....... دن گیارہ بجے....... آٹسن

ہیری آنسن نے اپنے دفتر کا جائزہ لیا۔ وہ سوچ رہا تھا' کاش یہ لوگ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیتے۔ میں جائیداد کے معاملات سکون سے نمٹا لیتا۔

گیارہ بج رہے تھے اور ابھی تک والٹر مرگولس نہیں آیا تھا۔ اُس نے میز پر سے اپنی اپائنٹ منٹ ڈائری اٹھا کر اُسے چیک کیا۔ اُس کے باپ کے قانونی مشیر ٹام پرنگل نے شام ساڑھے چھ بجے اُسے کاک ٹیل پر مدعو کیا تھا لیکن ابھی بہت وقت پڑا تھا۔ اُس نے اپنی جیکٹ اُٹھائی اور باہر نکل آیا۔

ذرا دیر بعد وہ ٹیڈیز ریسٹورنٹ میں ایک کارنر ٹیبل پر بیٹھا تھا۔ جس وقت وہ آیا تھا' ریسٹورنٹ تقریباً خالی تھا۔ مگر پھر لنچ کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ اچانک ریسٹورنٹ کے شور و غل میں مرگولس کی آواز اُبھری۔ "ہیلو ہیری...... تم بھی یہاں آنے لگے۔ اس سے ملو یہ ہے لیو میکملن۔" اس نے اپنے ساتھ آنے والے سے اُس کا تعارف کرایا۔ وہ شخص نظر کا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ وہ کسرتی جسم کا مالک تھا۔ "اور لیو' یہ ہے ہیری آنسن۔ اس کی پوسٹنگ روم میں ہے۔"

میکملن کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک اُبھری۔ "تم...... تم جان آنسن کے بیٹے ہو نا۔" اس نے ہیری کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "مجھے فخر ہے کہ میں تمہارے باپ کے واقف کاروں میں سے ہوں۔"

ہیری آنسن نے اس سے ہاتھ ملایا۔ "تم میرے والد کے قریب رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"زیادہ تو نہیں۔ چند ایک بار انہوں نے مجھ پر بڑی مہربانی کی۔ بڑی مدد کی میری۔ مجھے بے وقوف بننے سے بچایا۔"

"تمہارا تعلق اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے؟"

میکملن نے سوالیہ نظروں سے مرگولس کو دیکھا۔ مرگولس مسکرا دیا۔ "لیو گزشتہ دو سال سے میرا چیف ہے۔ یہ سی آئی اے میں ملٹن ابرام کا نائب ہے۔" اُس نے بتایا۔ پھر وہ لیو کی طرف مڑا۔ "ہیری کو اپنا ہی آدمی سمجھو لیو۔ اس کا شعبہ ڈپلومیسی ہے۔"

"یہ تو مجھے خود ہی سمجھ لینا چاہئے تھا۔" لیو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی غلطی نہیں۔ ابھی میں اپنے باپ کا بیٹا ہی کہاں بنا ہوں۔"

مرگولس نے اشارے سے ویٹریس کو بلایا۔ "تمہارے والد کی تدفین......" لیو نے کہا۔

"کل ساڑھے دس بجے ہو گی۔" ہیری نے بتایا۔

ویٹریس کافی لے آئی۔ وہ خاموشی سے کافی پیتے رہے۔ کافی پی کر مرگولس اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہیری' آج محکمہ انصاف میں مجھے ایک بہت ضروری کام ہے۔ پھر ملیں گے۔ اچھا لیو' ہیری گڈ بائی۔"

وہ دونوں اُسے جاتا دیکھتے رہے۔ "خوب آدمی ہے یہ والٹر۔" لیو نے زیرِ لب کہا۔

"واقعی۔" ہیری نے تائید کی۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر لیو میکملن نے کہا۔ "اگر کسی قسم کی بھی مدد کی ضرورت ہو تو......"

"بہت بہت شکریہ۔ میں جس سے بھی ملا ہوں' اُس نے مجھے یہی پیشکش کی ہے۔"

"یقیناً کی ہو گی۔"

پھر کچھ دیر خاموشی رہی۔ لیو نے پھر بات شروع کی۔ "میرا خیال ہے' تم روم واپس جانے کے لئے بے تاب ہو گے۔ کام ہر غم کا بہترین مداوا ہوتا ہے۔"

ہیری نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر نگاہیں جھکا لیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ دل کا بوجھ ہی کیوں نہ ہلکا کر لیا جائے۔ یہ شخص بھی اوروں کی طرح جان آنسن کا واقف کار ہے۔ اُن لوگوں میں سے ہے' جو مجھے خوش کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ "بات یہ ہے لیو کہ میں ضمیر پر بہت بوجھ لئے یہاں آیا تھا۔ شاید والدین کی موت پر سبھی کا یہ حال ہوا ہو گا۔ ایسے میں آدمی پلٹ کر دیکھتا ہے کہ وہ کیسا بیٹا رہا...... اُسے کیسا ہونا چاہئے تھا...... کیا کچھ کرنا چاہئے تھا' جو اُس نے نہیں کیا۔ میں سوچتا ہوں کہ میں نے تو عمر بھر اپنے باپ کے نام سے استفادہ کیا ہے۔ بہت اچھا وقت گزارا ہے میں نے۔ سال میں دو بار میں گھر خط لکھتا تھا۔ سال میں ایک ملاقات بھی ہو جاتی تھی۔ وہ بھی زیادہ تر اس لئے کہ وہ مجھ سے ملنے آ جاتے تھے۔ ابھی چند ہفتے پہلے ڈیڈی نے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ بیمار ہیں لیکن میرے نزدیک وہ پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی۔ میں مصروف تھا۔"

لیو میکملن نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ "آج تک کوئی ایسا بیٹا پیدا نہیں ہوا' جو اِس

احساس سے بچ سکے۔" اس نے دلجوئی کرنے والے انداز میں کہا۔ "بہرحال فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"یہ سب کچھ روم میں نہیں ہو گا۔" ہیری نے کہا۔ "میں وہاں واپس جانے سے پہلے خود کو بدلنا چاہوں گا۔ جو کچھ ہوتا رہا ہے' وہی کچھ دہرایا نہیں جانا چاہئے۔"

"کوئی تعلقات کا مسئلہ ہے؟"

"ہاں۔ تم اسے تعلق کہہ سکتے ہو۔" ہیری نے تلخ لہجے میں کہا۔ "ڈیڈی اسے تعلق ہرگز نہ قرار دیتے۔"

"کوئی لڑکی؟"

"ہاں۔ لڑکی' جو دن میں ایک بار فون کرتی تھی۔ ایسی لڑکی' جسے جہاز کے ٹیک آف کرتے ہی میں بھول گیا تھا۔" ہیری کو اچانک خیال آیا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول رہا ہے۔ اس شخص میں کوئی بات تھی' جو اُسے اعتماد کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔ "بہرحال سب کچھ میرا اپنا کیا دھرا ہے۔"

"تو کیا وہ لڑکی تمہارے لئے پریشان کن ہے؟" میکملن نے پوچھا۔

"یہ اطالوی لڑکیاں ہوتی ہی پریشان کن ہیں۔"

لیو میکملن نے گھڑی پر نگاہ ڈالی۔ "ہیری' والٹر نے مجھے بتایا تھا کہ تمہیں آئی این آر میں کوئی دفتر دیا گیا ہے۔"

"ہاں...... نجانے کیوں۔ بہرحال میں یہاں صرف تین دن ہوں۔"

"مجھ سے وجہ نہ پوچھنا۔ بس میرا مشورہ ہے کہ تم یہاں جم جاؤ۔"

"کیا مطلب؟"

"بس میری بات مان لو۔ جارج ہائی مین کو جانتے ہو؟"

"ہاں۔ اُسی نے مجھے یہ آفس دلوایا ہے۔ وہ ڈیڈی کا دوست تھا۔"

"میں بھی تمہارے ڈیڈی کا مقروض ہوں۔" میکملن نے بے حد خلوص سے کہا۔ "مجھے کبھی ادائیگی کا موقع نہیں ملا۔ ملتا بھی تو وہ مجھے کچھ نہ کرنے دیتے لیکن اب میں تمہارے کام آکر وہ قرضہ چکا سکتا ہوں۔"

"لیکن میں......"

"لیکن ویکن کچھ نہیں ہیری۔ مجھے موقع دو۔ میری یہاں بڑی بات ہے۔" میکملن نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "تم جم کر بیٹھو۔ میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔ جارج ہائی مین کے میں کئی بار کام آیا ہوں۔ میں اُس سے بات کروں گا۔" اُس نے ہیری سے ہاتھ ملایا۔

"میں نے سوچا تھا کہ اب کبھی ڈیڈی کا حوالہ استعمال نہیں کروں گا لیکن اب پھر......" ہیری کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"فکر نہ کرو۔ میرا وعدہ ہے کہ مجھے جب تمہاری مدد کی ضرورت پڑی' میں بلا جھجک تم سے کہہ دوں گا۔ ٹھیک ہے؟" اور وہ رخصت ہو گیا۔

☆=========☆=========☆

جمعہ...... صبح سات بج کر پانچ منٹ...... گارفیلڈ

لوکاس گارفیلڈ بستر پر دراز تھا۔ اُس کے بائیں ہاتھ میں اخبار اور داہنے ہاتھ میں کافی کی پیالی تھی۔ اُس کی بیوی پولی نے دروازہ کھول کر جھانکا۔ ناشتے کی ٹرے لا کر دینے کے بعد یہ اُس کا تیسرا چکر تھا۔ "اب یہ کافی پی ہی لو۔" اُس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "سات بج چکے ہیں اور تم نے کہا تھا کہ تم معمول سے آدھا گھنٹا پہلے گھر سے نکلو گے۔"

"مجھے یاد ہے۔" گارفیلڈ نے بے حد اطمینان سے کہا۔

پولی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک گارفیلڈ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اُس نے کافی کی پیالی اور اخبار ایک طرف رکھا اور بولا۔ "مجھے فون اٹھا کر دو۔"

پولی نے فون والی تپائی بیڈ کے قریب رکھ دی۔ گارفیلڈ پریشان نظر آرہا تھا۔ "کیا بات ہے لیوک؟" پولی نے تشویش سے پوچھا۔ یہ سوال وہ اپنی ازدواجی زندگی میں ہزاروں بار کر چکی تھی۔ مگر کوئی جواب نہیں تھا۔

"مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے۔ تم میرے نہانے کا سامان کرو۔"

پولی کے جانے کے بعد اس نے ڈائل کے اوپر لگا سیاہ بٹن دبایا۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے اسے احساس دلانے کی کوشش کی۔ "کیلی فورنیا میں اس وقت چار بجے ہیں جناب!"

"وائز بوائے پلیز۔" گارفیلڈ نے کوڈ ورڈ دہرایا۔ "وقت مجھے بھی معلوم ہے۔ تم بات کراؤ۔" چند سیکنڈ بعد ریسیور پر ایک مردانہ آواز ابھری۔ "یس......"

"آپ کی نیند خراب کرنے پر معذرت جناب لیکن معاملہ اہم ہے۔"

"تم ہو کون...... اوہ...... یہ تم ہو۔"

"جی ہاں جناب۔ اب ہمیں تیزی سے حرکت میں آنا ہو گا۔ لگتا ہے' بریڈلے صدارت کے لئے کھل کر سامنے آنے والا ہے۔ آج کا واشنگٹن پوسٹ پڑھ لیجئے گا۔"

"خبر مصدقہ ہے؟"

"نہیں' لیکن لگتا ہے کہ فیچر رائٹر کو اندر سے معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ فیچر میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بریڈلے دو تین دن میں باقاعدہ اعلان کر دے گا۔"

دوسری طرف نکسن کی آنکھیں پہلی بار پوری طرح کھلیں۔ اب وہ جاگ رہا تھا۔

"یہ تو بہت تھوڑی مہلت ہے۔ اب ہم کیا کریں گے؟"

"اب سب کچھ آپ پر منحصر ہے جناب۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "بریڈلے اس وقت واشنگٹن میں ہے لیکن آج وہ کسی تقریب میں شرکت کے لئے کیلی فورنیا پہنچے گا۔ وقت کم ہونے کی وجہ سے یہ ناگزیر ہو گیا ہے کہ آپ کا اس سے براہ راست ٹکراؤ ہو۔"

"اور کوئی صورت نہیں؟" نکسن نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ یہ پہلے ہی طے پا چکا ہے کہ ہم ٹیپ کو عام لوگوں کے سامنے نہیں لائیں گے۔ ہاں...... آپ کو بریڈلے اور اس کے حواریوں کو باور کرانا ہو گا کہ ٹیپ آپ کے قبضے میں ہے۔ اب آپ کو بہت کچھ کرنا ہے جناب۔"

"تم چاہتے ہو کہ میں اپنا سر گلوٹین پر رکھ دوں؟"

"میں جانتا ہوں کہ ملک و قوم کی خاطر آپ ہر قربانی دے سکتے ہیں۔"

"اس کے نتائج کا بھی اندازہ ہے تمہیں؟"

"جی ہاں جناب۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بریڈلے بے کار ہو جائے گا اور اس کی پشت پر موجود قوتوں کے مکروہ عزائم ناکام ہو جائیں گے۔"

"اس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور میری پارٹی کو تو نقصان پہنچے گا۔"

"آپ کے فائدے کا نہیں یہ ملک وقوم کی بھلائی کا سوال ہے۔"

"تم مجھے حب الوطنی کا سبق دے رہے ہو۔"

"ہرگز نہیں جناب۔ آپ سے زیادہ محب وطن کون ہو سکتا ہے۔"

"اس کے باوجود تم نے مجھے اس کام پر آمادہ کرنے کے لئے دھمکیاں دیں...... مجھے بلیک میل کیا......"

"میں سیدھی بات کرتا تو آپ یقین ہی نہ کرتے۔ وہ میری مجبوری تھی۔"

نکسن چند لمحے خاموش رہا۔ "ٹھیک ہے۔" بالآخر اس نے کہا۔ "لیکن کوئی گڑبڑ ہوئی تو......؟"

"اس کا ذمے دار میں ہوں گا۔ آپ کو کوئی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوا تو میں وہ ٹیپ سامنے لا سکتا ہوں۔"

"میں اس پر یقین نہیں کر سکتا۔ بہرحال مجھے ایکشن میں کب آنا ہے؟"

"آج رات۔ بریڈلے کی تقریر کے بعد۔ مجھے کچھ ٹیکنیکل انتظامات کرنے ہوں گے۔ وقت کا تعین بھی میں اگلی کال پر کروں گا۔"

"اور مجھے ٹیپ کب سنواؤ گے؟"

"میں نے آپ کے لئے تدوین شدہ ٹیپ تیار کر لیا ہے۔ اس میں تمام اہم نکات موجود ہیں۔ آپ بریڈلے کو تمام ضروری حوالے دے سکیں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے' میں وہ ٹیپ نہیں سن سکوں گا؟"

"فی الوقت نہیں۔ اور یقین کریں' وہ ٹیپ نہیں' طاقتور ترین بم ہے۔ اس ٹیپ سے قربت ہر شخص کو مہیب ترین خطرے سے دوچار کر سکتی ہے۔"

نکسن اس بات پر بحث کرنے کے موڈ میں تھا۔ مگر پھر اس نے ارادہ تبدیل کر دیا۔

"ٹھیک ہے' لیکن میں اس سلسلے میں صدر صاحب سے ڈائریکٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ ناممکن ہے جناب۔ یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ ری پبلکن ہیں اور صدر صاحب ڈیموکریٹ۔"

"ٹھیک ہے۔ پھر میں تمہاری اگلی کال کا انتظار کروں گا۔"

☆========☆========☆

جمعہ...... بارہ بجے دوپہر...... آنسن

جان روپر آنسن کی تدفین ہو چکی تھی۔ بوڑھے لوگ' جنہیں اس نے پہلے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا' اس کے پاس آتے اور بڑی محبت اور اداسی سے اس کا ہاتھ چھو کر چلے

جاتے۔ صدر امریکا نے اس سے ہاتھ ملایا تھا اور اسے تسلی دی تھی۔ وہ سب کچھ اسے کسی خواب کی طرح یاد تھا۔ مرگولس کو وہ خود اپنے ساتھ لایا تھا۔ بعد میں اسے چہروں کے اژدہام میں لیو میکملن کا چہرہ بھی نظر آیا تھا۔ ہیری آئسن کو باپ کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد پہلی بار صحیح معنوں میں دکھ ہو رہا تھا۔

اسے یاد آیا کہ والٹر مرگولس نے آج اسے ڈنر پر مدعو کیا ہے۔ "یہ میرے لئے بہت اہم ہے۔" اس نے کہا تھا' اور ہیری آئسن نے ہای بھرلی تھی۔

اپنے باپ کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر وہ رکا۔ آج شاید میں رو سکوں۔ اس نے سوچا۔ "رونا بھی ضروری ہوتا ہے لیکن رونے کے لئے ضروری ہے کہ روح میں احساس زیاں کا ڈنک چبھے لیکن مجھے یہ احساس کیوں نہیں ہوتا کہ میں ایک نقصانِ عظیم سے دوچار ہو چکا ہوں؟"

اس نے چابی لگائی' دروازہ کھولا اور اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ باتھ روم کے دروازے سے گریزیا برآمد ہوتی نظر آئی۔ اس کے ہاتھ میں ہیئر ڈرائر تھا' جو ہیری پر نظر پڑتے ہی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ "اوہ میرے ہیری...... میں تمہارے غم میں شریک ہوں۔" اس نے کہا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ہیری کو ہنسی بھی آرہی تھی اور غصہ بھی۔ وہ خود رونا چاہتا تھا اور رویا نہیں جارہا تھا...... اپنے باپ کے لئے اور گریزیا دکھاوے کے لئے بھی اتنی کامیابی سے رو رہی تھی۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

گریزیا آکر اس سے لپٹ گئی۔ "میں دکھ کے ان لمحوں میں تم کو تنہا کیسے چھوڑتی؟" اس نے اداسی سے کہا۔

ہیری نے دھکیل کر اسے کرسی پر بٹھایا اور سگریٹ سلگائی۔ وہ غصے سے کھول رہا تھا۔ اب گریزیا کا انداز ایسا تھا' جیسے وہ کبھی روئی ہی نہ ہو۔ "تم مجھے یہ ڈراما مت دکھاؤ۔" اس نے ڈپٹ کر کہا۔ "میں پوچھتا ہوں' تم آئی کیوں ہو یہاں؟"

اچانک گریزیا کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں۔ "تم مردود انسان' میں تمہیں دلاسا دینے پانچ ہزار میل کا سفر کر کے آئی ہوں......" اس نے ہیری کو صحت مند گالیوں سے نوازتے ہوئے کہا۔ "کاش مجھے معلوم ہوتا......"

ہیری منہ پھیر کر بیڈ روم کی طرف چل دیا۔ بیڈ پر گریزیا کے ملبوسات کا ڈھیر لگا تھا۔ ایک طرف زیورات اور کاسمیٹکس کا انبار تھا۔ ہیری پلٹ کر نشست گاہ میں چلا آیا۔ "تم میرا دکھ بٹانے آئی ہو...... اس کروفر کے ساتھ۔" اس نے بیڈ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "چابی کیسے ملی تمہیں؟"

"یہاں کے نگراں سے۔ وہ مسز ہیری آئسن سے بڑے تپاک سے ملا تھا۔" گریزیا نے جواب دیا۔

"مسز آئسن؟"

"دیکھو' خفا نہ ہونا۔ میں خود کو تمہاری بیوی نہ بتاتی تو کیا باہر سڑک پر سامان سمیت بیٹھی رہتی۔"

اس منطق کا ہیری کے پاس کوئی توڑ نہیں تھا اور وہ جانتا تھا کہ اب گریزیا اس کے بستر میں در آئے گی اور وہ مدافعت نہیں کرے گا۔

☆ ==========☆==========☆

جمعہ...... دوپہر سوا بارہ بجے...... مرگولس

والٹر مرگولس وہ کچھ سوچ رہا تھا' جو نہیں سوچا جا سکتا۔

سی آئی اے ایسا ادارہ ہے' جو اپنی عمارت سے باہر کسی پر اعتماد نہیں کرتا لیکن اپنے اسٹاف پر بھرپور اعتماد رکھتا ہے۔ اندر سے کسی حملے کا وہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

مرگولس دبے پاؤں والٹن ابرام کے دفتر کی طرف بڑھ رہا تھا!

لیو میکملن کی اور اس کی رفاقت بے حد کامیاب تھی۔ لیو کے پیچھے جو کوئی بھی تھا' وہ سی آئی اے کے پیچھے غلط نہیں پڑا تھا۔ سی آئی اے میں بڑے پیمانے پر بدعنوانیاں ہو رہی تھیں۔ مرگولس اکثر خود سے پوچھتا کہ کیا وہ اس ادارے سے بے وفائی کا مرتکب ہو رہا ہے' جس نے اسے روزگار فراہم کیا...... عزت دی۔ اس کا جواب ہاں میں تھا۔ مگر پھر وہ خود سے ایک اور سوال کرتا۔ کیا ادارے اصولوں سے بالاتر ہوتے ہیں؟ اور اس کا جواب نفی میں ہوتا۔ ایسے میں ضمیر پر بوجھ ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اس نے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔ پھر دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ "میری گڑیا موجود ہے۔" اس نے خوش دلی سے کہا۔

"اوہ والٹر۔ آؤ' اندر آجاؤ۔" ابرام کی سیکرٹری شرلے نے کہا۔ وہ گڑیا کہیں سے بھی نہیں تھی لیکن والٹر کے اس اندازِ تخاطب سے خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتی تھی۔ مرگولس نے کمرے پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ "تمہارا باس کہاں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"باہر گیا ہوا ہے۔" شرلے نے جواب دیا۔ وہ بڑھاپے کی حدود میں داخل ہو چکی تھی لیکن جوانی سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہیں تھی۔ مرگولس جانتا تھا کہ وہ ابرام کو ناپسند کرتی ہے۔

"ابرام کہاں گیا ہے؟"

"ڈونالڈ پیٹرسن کے پاس۔ کیا بات ہے۔ کوئی گڑبڑ؟" شرلے نے پوچھا۔

"ایک کام ہے۔ تم سے تو کہہ سکتا ہوں کسی اور سے کہنے کی میں ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا۔"

"کہو' کیا کام ہے؟" شرلے کچھ گھبرا گئی۔ "تم سے کوئی غلطی تو سرزد نہیں ہو گئی؟"

"ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل میری پرسنل فائل ابرام کے پاس ہے۔" مرگولس نے ابرام کے دفتر کی طرف اشارہ کیا۔ "اس میں موجود کچھ تفصیلات کی مجھے فوری طور پر ضرورت ہے۔ میں نے ریکارڈ سیکشن سے بات کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ابرام خود ہی فائل بھجوائے تو بھجوائے۔ وہ خود فائل طلب نہیں کر سکتے۔ مجھے فائل کے صرف چند صفحے دیکھنے ہیں۔ جب کہ تمہارا باس' ممکن ہے' مہینوں فائل رکھے بیٹھا رہے۔"

"تو تم خود باس سے فائل طلب کر لو۔"

"میں نے فائل مانگی تھی۔ مگر ابرام نے کہا کہ اس کے پاس میری فائل ہے ہی نہیں۔"

"تو پھر ریکارڈ سیکشن کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ تمہاری فائل یہاں نہیں ہو گی۔" شرلے نے کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔ ہو سکتا ہے' ابرام کے فائلوں کے ڈھیر میں دبی ہو۔ تم مجھے صرف چند منٹ کے لئے اندر جانے کی اجازت دے دو۔"

شرلے سرد نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ "جانتے ہو' کتنا بڑا مطالبہ کر رہے ہو تم؟"

"جانتا ہوں۔"

شرلے کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر بولی۔ "مجھے ایک کام سے جانا ہے پانچ منٹ کے لئے۔ پلیز' تم اتنی دیر دفتر کی نگرانی کرتے رہو۔" اس نے ابرام کے دفتر کی چابی میز پر رکھ دی اور خود چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی مرگولس نے چابی لے کر دفتر کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے وہ پلٹا۔ کمرا صاف ستھرا تھا۔ وہ سیدھا میز کی طرف گیا اور درازیں کھولنے کی کوشش کی لیکن درازیں مقفل تھیں۔ اس نے جیب سے مڑا ہوا ایک تار نکالا۔ چند لمحے بعد درازیں کھل گئیں۔ اس نے پہلی دراز ٹٹولی۔ اس میں کوئی کام کی چیز نہیں تھی۔ دوسری دراز بالکل خالی تھی۔ مرگولس نے اندازہ لگایا کہ شرلے کی دی ہوئی پانچ منٹ کی مہلت میں سے تین منٹ گزر چکے ہیں۔ تیسری دراز ذرا مشکل سے کھلی۔ اس میں فائلیں اور ضخیم رپورٹیں رکھی تھیں۔ وہ فائلوں کے ٹائٹل چیک کرتا رہا۔ وہ مایوس ہو کر دراز بند کرنے ہی والا تھا کہ اس کی نظر ایک پتلی فائل پر پڑی' جس پر کوئی عنوان نہیں تھا۔ اس نے فائل اٹھائی اور میز پر رکھ کر اسے کھول ہی لیا۔

وہ تیرہ ٹائپ شدہ صفحات تھے۔ ابتدائی چند سطریں پڑھ کر ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کام کی چیز ہے۔ اس نے درازوں کی تمام چیزیں پہلے کی طرح رکھیں اور پھر انہیں بند کر دیا۔ اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی پینٹ کے پائینچے چڑھائے اور تیرہ صفحات کو اپنے موزوں میں پھنسا لیا۔ باہر نکل کر اس نے دروازہ مقفل کیا اور چابی شرلے کی میز پر رکھ کر دفتر سے نکل آیا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ اگلے روز شرلے کو پھولوں کا تحفہ ضرور دے گا۔

☆=========☆=========☆

جمعہ............ ساڑھے بارہ بجے............ پیٹرسن

سی آئی اے کا ڈائریکٹر جنرل ہونے کی وجہ سے ڈونالڈ پیٹرسن کو ناقابل تصور مراعات حاصل تھیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ صدارتی طیارے میں سفر کر سکتا تھا۔ اس کی خاطر فضائی ٹریفک معطل کر دیا جاتا۔ اس کے استقبال کی خاطر شہروں کے بیوروکریٹس کی سرگرمیاں معطل ہو جاتیں۔ وہ ایرپورٹ سے شہر جاتا تو اسے جلدی پہنچانے کے لئے شہر کی بیشتر سڑکوں پر ٹریفک بلاک کر دیا جاتا۔

آج اس نے ایمرجنسی میں سفر کیا تھا۔ جہاز سے اترنے کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر سیدھا سی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر لینگلے پہنچا۔ وہاں اس نے تمام استقبال کرنے والوں کو رخصت کیا اور ملٹن ابرام کے ساتھ لفٹ کے ذریعے اپنے آفس پہنچا۔ ابرام سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ابرام نے سینیٹر بریڈلے کا واشنگٹن کا نمبر ڈائل کیا۔ بریڈلے کی آواز سنتے ہی ابرام نے ریسیور پیٹرسن کو دے دیا۔ ”میں بول رہا ہوں۔“ پیٹرسن نے تیز لہجے میں کہا۔ ”تمہارا تار مل گیا۔ آخر کون سی مصیبت آ پڑی۔“ وہ کہتے کہتے رکا۔ اسے خیال آگیا کہ بریڈلے کوئی غیر اہم کلرک نہیں کہ اس سے اتنے خراب لہجے میں بات کی جائے۔ ”سوری۔“ اس نے لہجے میں معذرت سموتے ہوئے کہا۔ ”دراصل یہاں تک پہنچنے کے لئے مجھے بڑے جتن کرنے پڑے ہیں۔“

”کوئی بات نہیں ڈون۔“ بریڈلے کا لہجہ بے حد نرم تھا۔ وہ بہت اچھا وکیل تھا۔ اس سے اچھا مقرر تھا۔ گفتگو کرنے کے انداز میں تقریر کرتا تو ہجوم کو مسحور کر دیتا۔ وہ ایک مکمل سیاست دان تھا۔ ”ایری زونا سے رات فون آیا تھا۔ معمول کے مطابق بہت رات گئے۔ اسے تم سے بات کرنی تھی لیکن وہ براہ راست بات نہیں کر سکتا۔ کوئی اسٹیلر ہوٹل والے واقع سے متعلق بات ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ تم اتنے حوالے سے سمجھ جاؤ گے۔ اب بتاؤ‘ یہ کیا چکر ہے؟“

”ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔“

”وہ کچھ پریشان معلوم ہو رہا تھا۔ کیوں؟“

”تم جانتے ہو سینیٹر کہ وہ بہت جلدی اور بلا وجہ پریشان ہو جاتا ہے۔ تم بہرحال فکر نہ کرو۔“ پیٹرسن نے کھنکارتے ہوئے کہا۔ ”آج تم لاس اینجلز جا رہے ہو؟“

”ہاں۔ ایک گھنٹے بعد روانگی ہے۔“

”کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟“

”مجھے وہاں بیورلے ہلٹن میں ایک خطاب کرنا ہے لیکن میں اس پریشانی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔“ ایمبروز بریڈلے کے لہجے میں اصرار تھا۔

ڈونالڈ پیٹرسن نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا۔ ”کچھ مال تھا‘ جو اسٹیلر ہوٹل میں ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔“ اس نے کہا۔

”یہ تمہاری مال کی اصطلاح بہت وسیع مفہوم رکھتی ہے۔ بہرحال‘ یہ بتاؤ‘ کیا وہ مال اہم تھا؟“ سینیٹر بریڈلے نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے‘ فون پر بات نہیں کی جا سکتی۔“

”کیا وہ مال اہم تھا؟“ بریڈلے نے دہرایا۔

”یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا‘ اور اس کی سیدھی سی وجہ یہ ہے سینیٹر کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں۔ البتہ میرا خیال ہے کہ مال اہم تھا۔“

”تم مجھے بے وقوف تو نہیں بنا رہے ہو؟“

”دیکھو سینیٹر‘ ہم ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔ میں اور ایری زونا‘ دونوں تمہارے مفادات کے محافظ ہیں اور ہم تمہارے لئے ہی کام کر رہے ہیں۔“

”میرا خیال ہے‘ ہمارے مفادات مشترک ہیں۔ میں تصور نہیں کر سکتا کہ ایری زونا مجھے اعتماد میں لئے بغیر کسی سلسلے میں آزادانہ ایکشن لے رہا ہے۔“

”تم جانتے ہو سینیٹر کہ وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا۔“ پیٹرسن نے اسے بہلایا۔

”مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ڈون۔ میرا خیال ہے‘ یہ مطلق العنانی کے مظاہرے کے لئے مناسب وقت نہیں۔“

”کیا مطلب؟“

”آج صبح پوسٹ میں ایک فیچر شائع ہوا ہے۔ اس فیچر کے مطابق میں دو تین دن میں انتخاب لڑنے کا باضابطہ اعلان کرنے والا ہوں۔ یہ سُن گُن انہیں میرے کیمپ سے ہر گز نہیں ملی۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اندر کی خبریں اس طرح باہر پہنچیں۔ اور ہاں‘ تم اور ایری زونا کوئی فیصلہ کرو تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔“

”ضرور سینیٹر۔ تمہارا ہر نمبر میرے پاس ہے۔“

”اور ڈون‘ ایک بات اور۔ میں بے داغ آدمی ہوں اور صاف ستھری مہم چلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔“ سینیٹر بریڈلے نے کہا۔ ”میں کسی طرح کی مداخلت قبول نہیں کروں گا“ پیٹرسن نے آنکھیں بند کیں اور سختی سے دانتوں پر دانت جما لئے۔ ”ٹھیک ہے سینیٹر۔ تمہاری بات حرفِ آخر ہے۔ تم مختار ہو۔“

☆========☆========☆

جمعہ.......... دوپہر بارہ بج کر پینتالیس منٹ.......... مرگولس

میکملن نے بڑی بے زاری سے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے مرگولس کی آواز سنائی دی۔ "مجھے تم سے فوراً ملنا ہے۔ ایک بہت اہم بات سامنے آئی ہے۔" مرگولس نے کہا۔

"ابھی ملنا چاہتے ہو؟" میکملن نے پوچھا۔

"جتنی جلدی مل لو' تو بہتر ہے۔" مرگولس کے لہجے میں سنسنی تھی۔ "بات بن رہی ہے۔ کچھ نام سامنے آئے ہیں۔ کچھ اور باتیں بھی ہیں۔ ایک نام میرے لئے نیا ہے۔"

"بہت خوب۔ تو جم کر بیٹھے رہنا۔"

"یہ بڑا معاملہ ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"خود دیکھ لینا۔ کچھ جزئیات فٹ نہیں ہوتیں۔ ممکن ہے' تم انہیں سمجھ لو۔ ایک دماغ سے دو بھلے ہوتے ہیں۔"

لیو میکملن نے گھڑی دیکھی۔ اس نے گارفیلڈ سے وعدہ کیا تھا کہ بارہ گھنٹے ٹیلی فون کے قریب موجود رہے گا۔ وہ جانتا تھا کہ والٹر مرگولس سے ملاقات کے نام پر گارفیلڈ اسے ہرگز رعایت نہیں دے گا۔ "سنو والٹر' اس وقت تو میں پھنسا ہوا ہوں۔ تم نہیں آسکتے میرے پاس؟"

"یہ ممکن نہیں۔ میں بھی مصروف ہوں۔ رات کو میں نے ہیری آئسن کو کھانے پر مدعو کیا ہے۔ چلو' ایسا کرو' تم کل صبح آجاؤ۔ جلدی کیا ہے' لیکن اتنا بتا دوں کہ یہ معلومات تمہارا دماغ بھک سے اڑا دیں گی۔"

"ٹھیک ہے۔ کل صبح مناسب رہے گی لیکن والٹر' اگر تمہارا دعویٰ سچا ہے تو ذرا محتاط رہنا۔"

☆==========☆==========☆

والٹر مرگولس کے عین نیچے والے اپارٹمنٹ میں موجود ٹیکنیشن نے کانوں سے ایر فون ہٹائے اور نوٹ پیڈ پر کال کی تاریخ اور وقت نوٹ کیا۔ پھر اس نے لکھا۔ ٹیپ سلسلہ نمبر 326 تا 391 کال کرنے والا: مرگولس۔ کال جسے کی گئی: نامعلوم۔ موضوع: کچھ ناموں کی

دریافت۔ ریمارکس: ہفتے کی صبح مرگولس کے فلیٹ میں ملاقات طے پائی ہے۔ یہ لکھ کر اس نے سگریٹ جلائی اور ٹیپ پر ریکارڈڈ گفتگو سنی۔ مرگولس کے لہجے میں ہیجان بے حد نمایاں تھا۔ جیسے اس نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ ٹیکنیشن اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ریکارڈنگ خاص نوعیت کی ہے۔

اس نے ریسیور اٹھا کر نمبر ملایا۔ رابطہ ملتے ہی اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "میرا خیال ہے' یہ گفتگو سن لیں۔ بس دو منٹ لگیں گے۔" پھر اس نے ٹیپ چلا دیا۔ ٹیپ ختم ہونے کے بعد اس نے پلگ نکالا اور ریسیور دوبارہ کان سے لگا لیا۔ "کیا خیال ہے۔ یہ ریکارڈنگ کام کی ہے نا؟" اس نے پوچھا۔

جواب نے اس کے تمام شکوک و شبہات مٹا دیے۔

"ٹھیک ہے لیکن بات کس سے کی گئی۔ یہ آواز دو ماہ میں پہلی بار سنی ہے میں نے۔"

مرگولس کا فون ٹیپ کرنے کا سلسلہ دو ماہ سے چل رہا تھا۔

دوسری طرف سے جو جواب ملا' اسے سن کر ٹیکنیشن کا چہرہ تمتما اٹھا۔ "سنیں........ پلیز' بھول جائیں کہ میں نے یہ بات پوچھی تھی........ جج........ جی ہاں........ میں سمجھ گیا جناب۔ میں نے تو کچھ سنا ہی نہیں۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا۔ لوگ کتنے ناشکر گزار ہوتے ہیں۔ اس نے سوچا..........

☆==========☆==========☆

جمعہ.......... دوپہر ایک بج کر پندرہ منٹ.......... لا۔ کروکس

سبز پردوں کے پیچھے ایری زونا کا سورج زمین پر آگ برسا رہا تھا۔ مکان میں خاموشی تھی۔ آرون لا۔ کروکس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے' اپنے استرا پھرے سر کو جھکایا اور آنکھیں موند لیں۔ "اے خدا! اپنے اس غلام کو اپنے نام پر لڑنے اور اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے جدوجہد کرنے کی قوت عطا فرما۔ سب کچھ تیری مرضی پر منحصر ہے۔ تُو چاہے تو مجھے جہنم کے شعلوں میں دھکیل دے۔ یہ اس بات کی علامت ہو گی کہ تُو اپنے غلام سے ناخوش ہے لیکن تُو سب کچھ جانتا ہے۔ اس لئے تُو اپنے غلام کو قوت دے گا۔ میں تیرے مقدس نام کے لئے لڑ رہا ہوں۔" یہ دعا مانگنے کے بعد اس نے اپنے سینے پر

تین بار کراس کا نشان بنایا۔ پھر وہ دس منٹ تک خاموشی سے دعا مانگتا رہا۔ تب کہیں اس نے سر اٹھایا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے اپنے سبز ریشمی لبادے میں ہاتھ ڈال کر ایک جیبی گھڑی نکالی' وقت دیکھا اور گھڑی کو دوبارہ لبادے میں رکھ لیا۔ پھر اس نے سامنے موجود کنٹرول پینل پر ایک بٹن دبایا۔ اس کی وھیل چیئر بے آواز آگے بڑھی۔ اس نے وھیل چیئر کو دائیں جانب موڑا اور میز کے پاس اسے روک دیا۔ پھر اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

"میں پیٹرسن بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ڈونالڈ پیٹرسن بول رہا تھا۔

"تم نے میری توقع سے تاخیر کے ساتھ فون کیا ہے۔"

"میں نے بریڈلے کا تار جہاز میں پڑھا تھا اور فوراً ہی واشنگٹن کی طرف پلٹ گیا تھا۔ دیر تو لگنی تھی۔"

"خیر' کوئی بات نہیں۔ تم اکیلے ہو؟"

"ہاں۔ اور یہ فون محفوظ بھی ہے۔ ہم آزادانہ بات کر سکتے ہیں۔"

"گڈ۔ بات یہ ہے کہ کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"وہی ٹیپ والا معاملہ ہے؟"

"ہاں۔ میں نے احتیاطاً جوالو کو کیلی فورنیا بھیجا تھا...... اسٹیٹلر ہوٹل......"

"تمہیں مجھ کو بتانا چاہیے تھا۔" پیٹرسن نے بھڑک کر کہا۔

"ڈیر ڈونالڈ' میرے اور تمہارے درمیان رابطہ آسان نہیں۔ خاص طور پر ایسے میں کہ تم سفر میں ہو' اور پھر جوالو وہاں صرف نگرانی کر رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ چاہے ٹیپ ہمیں نہ ملے لیکن یہ پتا چل جائے کہ ٹیپ پہنچا کس کے پاس ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"دیکھو۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ ٹیپ یا تو کسی سرکاری محکمے کے پاس ہے یا بریڈلے کے سیاسی مخالفین کے پاس۔ ٹیپ جس کے پاس بھی ہے' وہ ٹیپ کی اہمیت کے بارے میں تصدیق ضرور کرنا چاہے گا۔ اس میں موجود حقائق کو تولا بھی جائے گا۔ یہ بھی معلوم کیا

جائے گا کہ وہ گفتگو کب' کہاں اور کن حالات میں ریکارڈ کی گئی۔ ٹھیک ہے نا؟"

"یہ تصدیق کون کر سکے گا؟"

"کھلے بندوں کوئی بھی نہیں۔ اور بالواسطہ رچرڈ نکسن۔"

پیٹرسن بوکھلا گیا۔ "خدا کے لئے........"

"مجھ سے تم اس طرح بات نہیں کرو گے۔" لا۔ کروکس نے تنبیہہ کی۔

"آئی ایم سوری۔" پیٹرسن نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "تو تم نے نکسن سے رابطہ کیا ہے؟"

"احمقانہ باتیں مت کرو۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ٹیپ کی اہمیت کی تصدیق کے لئے نکسن کو ضرور درمیان میں لایا جائے گا۔ نکسن نہیں تو اس کا کوئی قریبی آدمی ہو گا۔ میں نے جوالو کو ہدایت کی تھی کہ وہ نکسن کے اسٹاف میں موجود تمہارے آدمی جیک ہنری سے رابطہ کرے۔"

"تو ہوا کیا؟"

"میری توقع سے آگے کی بات ہوئی۔ جوالو نے مجھے اطلاع دی ہے کہ نکسن سے پہلے ہی کوئی رابطہ کر چکا ہے۔"

"ٹیپ بھی سنوایا گیا نکسن کو؟"

"ہنری کو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اسے امید ہے کہ جلد معلوم ہو جائے گا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ٹیپ کس کے قبضے میں ہے۔"

"اگر اس کا تعلق ہم سے...... میٹرکس سے ہے......"

"اہم بات یہ ہے اگر بریڈلے کو اس کے حوالے سے دھمکایا جاتا ہے تو ٹیپ ہمارے قبضے میں ہونا ضروری ہے۔ ہمیں جلد از جلد وہ ٹیپ حاصل کرنا ہو گا۔"

"ابھی بریڈلے سے بات ہوئی تھی۔ وہ اپنی مہم آزادانہ چلانا چاہتا ہے۔ اگر ٹیپ کی بھنک بھی اسے مل گئی تو......"

"اسے تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اسے سمجھا سکتا ہوں۔" لا۔ کروکس نے کہا۔

"لیکن بریڈلے بے لگام ہوتا جا رہا ہے۔ اس نے اپنی حیثیت کا تعین بڑھا چڑھا کر کیا ہے۔"

"اسے چھوڑو۔ جو کچھ اسے کرنا چاہیے' وہ کر رہا ہے۔"

"میں پھر کہوں گا کہ وہ ہمارے تسلط سے آزاد ہو کر الیکشن لڑنے کا فیصلہ بھی کر سکتا ہے۔"

"اس صورت میں تم اسے سنبھالو گے۔"

"یعنی وہ تمہارے بس کا نہیں رہا۔"

لا۔کروکس کا جسم تن گیا۔ مگر فوراً ہی اس نے غصے پر قابو پا لیا۔ پیٹرسن ان معدودے چند افراد میں سے تھا' جو جانتے تھے کہ لا۔کروکس اس وقت تک زندہ ہے' جب تک براہ راست سورج کی کرنوں کی زد میں نہیں آتا۔ اور ایسے میں اس کی موت فوری نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ شدید ترین اذیت کے کئی منٹوں پر محیط ہو گی۔ لا۔کروکس کے خیال میں یہ خدا کی طرف سے تھا۔ ایک امتحان تھا۔ بیماری کا آغاز 59ء میں ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف سے ہوا تھا۔ اس وقت اسے تحریک کا آغاز کیے چھ برس ہو چکے تھے۔ اور وہ تحریک کو میٹرکس کی شکل میں ڈھال رہا تھا۔ بیماری کے ابتدائی چند ہفتوں میں ہی وہ مفلوج ہو کر رہ گیا۔ جسم کے عضلات اور پٹھے بے جان اور خشک ہو گئے۔ اس کے سر کے' بھوؤں اور پلکوں کے بال جھڑنے لگے۔ دماغ توانائی کھو بیٹھا اور خلا کی طرح ہو گیا۔ دوا پر دوا آزمائی جاتی رہی لیکن ڈاکٹر کچھ بھی نہ کر سکے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ مرے گا نہیں۔ وہ زندہ رہا...... لیکن اب صرف دماغ تھا۔ جسم معذور تھا' اور یہ بھی خدا کا کرم تھا!

اسے سوئٹزر رلینڈ بھیجا گیا تھا۔ 62ء میں وہ امریکا واپس آیا۔ وہ اپاہج تھا۔ مسلسل تیز دواؤں کے استعمال نے اس کی جلد کو بہت نازک اور حساس کر دیا تھا۔ وہ صرف رات کو باہر نکل سکتا تھا۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ وہ چار ماہ...... اور زیادہ سے زیادہ بس ایک سال جی سکے گا۔

یہ وہ وقت تھا' جب لا۔کروکس نے مرنے' کا فیصلہ کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈاکٹروں کو بے وقوف بنانا مشکل نہیں۔

چھ ماہ میں اس نے اپنے میٹرکس کے معتمدین کی مدد سے اپنی موت کا منصوبہ تیار کیا۔ منصوبے پر عمل کیا گیا۔ اس کی تدفین ہوئی۔ اسی روز آرون لا۔کروکس کا نام اور ریکارڈ ختم ہو گیا۔ وہ خاموشی سے ایری زونا چلا آیا۔ اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ ایک بے

شناخت شخص تھا۔ اس نے اپنا مکان آبادی سے بہت دور' صحرا میں بنایا تھا کہ کوئی اس تک نہ پہنچ سکے۔ وہ بھی اس صورت میں کہ اس کی موت فراڈ ثابت ہو جائے۔ جس کا کوئی امکان نہیں تھا۔

اس کے رابطے بہت تھوڑے سے تھے اور صرف ان لوگوں سے تھے' جنہیں وہ ابتدا سے جانتا تھا۔ ڈونالڈ پیٹرسن' امبروز بریڈلے' ٹونی جوالو اور تین فلپائنی ملازموں کے علاوہ کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔ پھر میٹرکس کے کچھ قابل اعتماد لوگوں کو بھی اصل قوت کے بارے میں بتا دیا گیا۔ ان میں سے کچھ اسے صرف نام سے جانتے تھے۔ کچھ کو نام بھی معلوم نہیں تھا لیکن قوت کی موجودگی کا احساس سب کو رہتا تھا۔

میٹرکس درحقیقت چٹان کے سینے میں موجود قیمتی پتھر کی طرح تھی۔ لا۔کروکس درمیان میں بیٹھا احکامات صادر کرتا تھا۔

"ڈونالڈ۔" لا۔کروکس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "ہم کس بندھن میں بندھے ہوئے ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"تم پوچھ رہے تھے کہ بریڈلے آزاد ہو گیا تو کیا ہو گا۔ تم بتاؤ' تم نے آج تک مجھے پیٹھ کیوں نہیں دکھائی؟" لا۔کروکس نے کہا۔ "جب میں بستر مرگ پر تھا' تو میری حیثیت تمہیں مل گئی تھی۔ تم نے گروپ کو یکجا رکھا...... اس میں قوت اور مقصدیت جھونکی۔ میری واپسی پر تم مجھے مسترد بھی تو کر سکتے تھے۔"

"ہم مل کر کام کرتے ہیں۔ ایک ٹیم ہیں ہم۔"

"ہمارے کچھ عزائم ہیں۔ مختلف سہی' خودغرضانہ سہی لیکن ہمارے مفادات اور عزائم ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ٹیم کی حیثیت سے ہمارے مسائل کا آغاز اس وقت ہو گا' جب بریڈلے وائٹ ہاؤس میں داخل ہو گا۔ تمہیں صلہ ملے گا۔ مجھے صرف اپنے کائناتی مقاصد کی فکر ہے۔ وقت آنے پر میرے اور تمہارے عزائم میں ہم آہنگی ضروری ہو گی۔ کچھ چیزیں تمہارے لئے اہم ہیں۔ وہ تمہیں تب حاصل ہوں گی' جب تم میرے مقاصد کی تکمیل میں ہاتھ بٹاؤ گے۔ جو کچھ میرے لئے نقصان دہ ہے' وہ تمہیں بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔"

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"میں چاہتا ہوں کہ سان کلیمنٹ کی صورت حال تم سنبھالو۔ جوالو نیو پورٹ میں ڈگلس پورٹ موٹل میں مقیم ہے۔ تم اس سے رابطہ کرو۔ آگے تم جانو۔ ضروری سمجھو تو اور آدمی بھیج دو۔ نکسن کو سنبھالنا ضروری ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔"

"شکریہ ڈونالڈ۔"

پیٹرسن نے ریسیور رکھا اور سامنے پیڈ پر لکھا پیغام پڑھا۔ ٹیپ سیکونس نمبر326 تا391۔ کال کرنے والے کا نام: مرگولس۔ جسے کال کی گئی: نامعلوم۔ موضوع: کچھ ناموں کی دریافت۔ ریمارکس: ہفتے کی صبح مرگولس کے اپارٹمنٹ میں ملاقات۔

اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ ڈیڑھ بجا تھا۔ اس نے پیڈ کا صفحہ پھاڑا اور اسے توڑ مروڑ کر جیب میں رکھ لیا۔ مرگولس اس کا نہیں' ابرام کا درد سر تھا۔ وہ اٹھا۔ کمرے کے وسط میں رکا۔ "نہیں۔" اس نے سوچا "یہ معاملہ مجھے ہی نمٹانا ہوگا۔ فوری طور پر۔ ابرام کو بعد میں پتا چلے گا۔"

☆==========☆==========☆

جمعہ.......... رات دس بج کر چالیس منٹ.......... بریڈلے

تقریر تو اچھی نہیں تھی لیکن حاضرین نے کھڑے ہو کر پورے پانچ منٹ تک تالیاں بجائی تھیں۔ وجہ یہ تھی کہ وہ سبھی اس کے پرستار تھے۔ انہوں نے اس کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے فی کس ایک ہزار ڈالر ادا کیے تھے۔

تقریب ختم ہوئی تو وہ تھک چکا تھا۔ اس نے اپنے ساتھ مزید وقت گزارنے کے خواہش مندوں سے معذرت کی اور تنہا ڈیسک کی طرف بڑھا۔ وہاں اس نے اپنے کمرے کی چابی طلب کی۔ وہ لفٹ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ گرے سوٹ پہنے ایک شخص نے اس کا راستہ روکا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "شام بخیر جناب۔ میرا تعلق ہوٹل کی سیکورٹی سے ہے۔ آیئے' میں آپ کو آپ کے کمرے تک لے چلوں۔"

بریڈلے نے نفی میں سر ہلایا۔ "شکریہ بیٹے' لیکن میں اب تنہائی کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں۔"

"ارے نہیں جناب۔ ذرا دیر کا تو یہ اعزاز ہے۔ یہ آپ مجھ سے نہیں چھین سکتے۔"

تنومند شخص کا ٹلنے کا ارادہ نہیں تھا۔ وہ دونوں لفٹ میں بیٹھے۔ چھٹی منزل پر لفٹ رکی تو زبردستی کے ساتھی نے بڑے احترام سے اسے پہلے اترنے کا راستہ دیا۔ کمرے تک تنومند شخص اس کے ساتھ چلتا رہا۔ بریڈلے نے چابی اسے دے دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہ شخص میرے کپڑے بھی بدلوائے گا۔ "شکریہ بیٹے۔ اب........"

تنومند شخص نے دروازہ کھولا' اندر داخل ہوا اور بریڈلے کے لئے راستہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ بریڈلے ہچکچاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

اندر پانچ لیمپ روشن تھے۔ کھڑکی کے پاس رکھی آرام کرسی میں ایک نسبتاً معمر آدمی پاؤں پھیلائے نیم دراز تھا۔ ایک اور شخص میز پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے پلٹ کر بریڈلے کو دیکھا اور اس کی طرف بڑھا۔

اب بریڈلے کی برداشت جواب دینے لگی۔ "دیکھو بھئی' مجھے تحفظ کی اتنی ضرورت نہیں' جتنی تم لوگ سمجھ رہے ہو۔ بس اب جاؤ۔ میں سونا چاہتا ہوں۔"

اسے لانے والے تنومند شخص نے دروازہ بند کیا اور اس سے پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ میز کے پاس کھڑے شخص نے کمرے کے وسط میں پڑی آرام کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ تشریف رکھیے سینیٹر۔"

"دیکھو' میں بہت تھکا ہوا ہوں اور......."

"بس چند منٹ کی بات ہے سینیٹر۔" میز کے پاس کھڑے شخص نے کہا۔ پھر وہ آرام کرسی پر نیم دراز شخص سے مخاطب ہوا۔ "کیمرا تیار کرو۔"

بریڈلے نے پلٹ کر دیکھا۔ دیوار کے قریب ایک چھوٹا مووی کیمرا رکھا تھا' جس کا رخ خالی آرام کرسی کی طرف تھا۔ قریب ہی اسٹیل کے تین چھوٹے کیبنٹ رکھے تھے۔ آرام کرسی پر بیٹھے شخص نے اٹھ کر ایک سوئچ آن کیا۔ پھر کیبنٹ چیک کرنے کے بعد اس نے کہا۔ "ساؤنڈ او کے۔"

کھڑے ہوئے شخص نے جو رین کوٹ پہنے ہوئے تھا' بریڈلے سے کہا۔ "آپ اس کرسی پر بیٹھ جائیں....... کیمرے کے سامنے۔"

بریڈلے کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔ اس نے بغیر ایک لفظ کہے ہدایت پر عمل کیا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہ تینوں کمرے سے نکل گئے۔ بریڈلے نے ٹی وی اسکرین کی طرف دیکھا۔ وہ روشن تھا لیکن اس پر کوئی تصویر نہیں تھی۔

پھر اچانک اسکرین پر ایک کلوز اپ ابھرا۔ چہرہ رچرڈ نکسن کا تھا۔ بریڈلے نے پہلو بدلا۔

"نہیں سینیٹر' وہیں بیٹھے رہو۔" نکسن نے نرم لہجے میں کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تمہارا چہرہ میرے سامنے رہے۔"

بریڈلے نے بہت تیزی سے خود کو سنبھالا۔ "یہ جو کچھ ہو رہا ہے' اس کا یقیناً کوئی معقول سبب ہو گا آپ کے پاس۔"

"سینیٹر' ہم دونوں ہی معقول آدمی ہیں۔ اگر میں براہ راست تم سے ملنے آتا تو یہ تمہیں اچھا نہ لگتا اور ہم دونوں کے لئے پیچیدگیاں بھی پیدا ہو جاتیں۔"

"میری سمجھ میں تو ملاقات کی وجہ بھی نہیں آئی۔" بریڈلے نے خشک لہجے میں کہا۔

"آ بھی کیسے سکتی ہے۔"

"بہرحال آپ نے یہ اہتمام بے وجہ تو نہیں کیا ہو گا۔ کیوں نہ کام کی بات کریں۔"

نکسن نے اثبات میں سرہلایا۔ "میں تمہیں ایک تجویز پیش کر رہا ہوں سینیٹر۔"

"تم اپنا وقت ضائع کرو گے۔"

"دیکھو' یہ غلط بات ہے۔ ابھی تم نے میری بات سنی بھی نہیں۔"

"میں سننا ہی نہیں چاہتا جناب۔ اور جب میں پریس والوں کو بتاؤں گا........"

نکسن کا منہ بن گیا۔ اس نے سرجھکا کر اپنے گھٹنوں پر رکھی کسی چیز کو دیکھا۔ پھر اس نے سر اٹھایا تو اس کا انداز جارحانہ تھا۔ "سینیٹر' میرے اور تمہارے درمیان ایک قدر مشترک ہے۔"

"میں اس دعوے کو چیلنج کرتا ہوں۔"

نکسن نے اس کی سنی ان سنی کر دی۔ "ہم دونوں ہی میڈیا کی اہمیت اور قوت سے واقف ہیں۔ ہم نے اسے اپنے حق میں کام کرتے دیکھا ہے لیکن ہم اس کی مخالفت کے نتائج سے بھی آگاہ ہیں۔"

"میں آپ کے تجربات سے اتفاق کرتا ہوں۔"

"شکریہ سینیٹر۔ اب ایک بات بتاؤ۔ واشنگٹن پوسٹ میں تمہاری صدارتی نامزدگی کے بارے میں چھپنے والی خبر درست ہے؟"

"میں پوسٹ یا کسی بھی اخبار کو اعتماد میں لینے کا قائل نہیں۔"

"لیکن یہ خبر ہے تو درست نا؟"

"یہ میں آپ کو نہیں بتاؤں گا۔"

"تو میں اسے اثباتی جواب تصور کروں گا۔"

"جو جی چاہے' کریں۔"

نکسن کے چہرے پر برہمی کا تاثر ابھرا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ "تو ٹھیک ہے۔ میرے سامنے ایک کاغذ ہے' جس پر کچھ نام تحریر ہیں۔ ان کے آگے تاریخیں درج ہیں۔ میں وہ پڑھتا ہوں۔ تم جب چاہو' مجھے رکنے کے لئے کہہ سکتے ہو۔ جان روپر آئنسن۔"

نکسن نے سر اٹھایا اور اپنے بائیں جانب رکھے مونیٹر اسکرین پر بریڈلے کے چہرے کو بغور دیکھا۔ وہ اس کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر اس نے کہا۔ "میٹرکس۔"

اس بار بریڈلے اپنا رد عمل نہیں چھپا سکا۔ "بہت خوب سینیٹر۔" نکسن نے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔ "جان کینیڈی۔ رابرٹ کینیڈی۔ مارٹن لوتھرکنگ۔" اس نے پھر مونیٹر پر رد عمل چیک کیا۔ "اور سینیٹر اسٹیلر' ہوٹل میں بدھ کی صبح جو قتل ہوئے' ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

بریڈلے کے رخسار پر ایک نس پھڑکنے لگی۔ اس نے اس پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن رخسار بدستور دھڑکتا رہا۔

"تمہارا رد عمل میرے لئے بہت کافی ہے۔" نکسن نے کہا۔

"بہت کافی........ لیکن کس لئے؟" بریڈلے نے پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ مال کی وصولیابی میں گڑبڑ! لا۔ کروکس نے یہی کہا تھا۔ بعد میں پیٹرسن نے تصدیق کر دی تھی۔ مگر قتل! اس نے ہاتھ لے جا کر پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ دونوں کینیڈی اور لوتھرکنگ........ سیاسی قتل! یہ کیا بکواس ہے!

نکسن کہہ رہا تھا۔ "تم مزید پردہ پوشی نہیں کر سکتے۔"

"کیسی پردہ پوشی؟ میرے پاس چھپانے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں۔"

"میری بات سنو۔" نکسن نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔ "اس صدی کی چھٹی دہائی میں ایک تنظیم قائم ہوتی ہے' جو بااثر افراد کو بھرتی کرتی ہے۔ میٹرکس! تنظیم کے کچھ آئیڈیلز تھے لیکن تنظیم کے پس پردہ رہنماؤں کے عزائم مختلف تھے۔ ابتدا میں انہوں نے قوت آزمائی۔ کیونکہ ان کے پاس ضروری سیاسی پس منظر نہیں تھا۔ انہوں نے کئی مسائل گولی کی مدد سے حل کیے۔ ان مسائل میں جان کینیڈی' رابرٹ کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ جیسے لوگ تھے۔ ممکن ہے' کچھ اور لوگ بھی ان کے ہاتھوں مارے گئے ہوں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے وسائل بڑھتے گئے۔ اب وہ بڑے مقصد کے حصول کے لئے تمام ضروری ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ اور وہ بڑا مقصد ہے وائٹ ہاؤس پر قبضہ......... امریکی صدارت! اس کے لئے انہوں نے ایک آدمی کو بہت آہستگی سے تیار کیا۔ اس شخص کا پس منظر بہت شاندار ہے۔ وہ سابق جج' سابق گورنر اور موجودہ سینیٹر ہے۔"

"کیا یہ........."

"سینیٹر' ذرا دیر بعد تمہیں بھی بولنے کا موقع ملے گا۔" نکس نے اس کی بات کاٹ دی۔ "وہ بہت محتاط لوگ ہیں۔ انتخابی مہم چلا رہے ہیں لیکن اپنے امیدوار کو کھل کر سامنے نہیں آنے دیتے۔ اب جنوری کا مہینہ آگیا ہے اور وہ امیدوار اب بھی........."

"کوئی حد بھی ہے........."

"ہاں سینیٹر' حد ہے۔ اور وہ یہ کہ تم صدارتی نامزدگی حاصل نہیں کرو گے۔ صرف اسی بار نہیں' بلکہ کبھی نہیں۔"

"کیا یہ چیلنج ہے۔؟" بریڈلے کے ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ لرزی۔ "تم پاگل ہوگئے ہو۔"

"میں تمہارا ردعمل دیکھتا رہا ہوں اور میں نے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں۔" نکسن نے بے پروائی سے کہا۔ "ممکن ہے' اسٹیٹلر ہوٹل کے خونی واقعے کے بارے میں تم بے خبر ہو۔ بہرحال وہاں جو کچھ ہوا' وہ ایک دلچسپ ٹیپ کے لئے ہوا۔ ٹیپ پر جو گفتگو ریکارڈ ہے' اس کا تعلق جان روپر آئسن سے ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تمہارا آئسن سے تعلق رہا ہے۔ اس گفتگو میں دو اور افراد بھی آئسن کے شریک تھے۔ اس گفتگو میں تمہارا اور

میٹرکس کا کینیڈیز اور کنگ کے قتل سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ٹیپ میرے پاس ہے۔ اگر تم نے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو میں وہ ٹیپ پوری قوم کو سنوا دوں گا۔ اور یقین کرو تم سے محبت کرنے والے......... تمہیں ہیرو بنانے والے لوگ وہ ٹیپ بہت غور سے سنیں گے اور اس کے بعد وہ تمہیں روند ڈالیں گے۔ تمہاری جھولی میں نفرت کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔"

"تم سمجھتے ہو کہ اس احمقانہ دھمکی پر میں کان دھروں گا......... اور سب کچھ تج بیٹھوں گا؟"

"تم خرابی صحت کا بہانہ کر سکتے ہو۔"

"اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟"

"اس کا کیا نتیجہ ہوگا' یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔"

"چلو ہم مفروضے پر بات کرتے ہیں۔ اگر میں تمہارا مطالبہ نہ مانوں تو تمہارے پاس ٹیپ کو منظر عام پر لانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ایسے کسی ٹیپ کا وجود ہو۔" بریڈلے نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ اس ٹیپ کو کوئی اہمیت دی جائے گی۔ تم ٹیپ کے معاملے میں بہت بدنام ہو۔ تم کسی بچے کو بھی یقین نہیں دلا سکو گے۔"

"دماغ پر زور دو سینیٹر۔ لوگوں کو یقین دلانے کا ایک اور طریقہ بھی ہے۔"

"وہ بھی بتا دو۔"

"اگر تم صدارتی انتخاب لڑو گے تو میں بھی نامزدگی حاصل کرلوں گا۔"

بریڈلے کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "کیا......... تم اور الیکشن!"

"ہاں۔ اور میرا منشور ہوگا' کینیڈی کے قاتلوں کی رونمائی۔ مجھے بس ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں کو وہ ٹیپ سنوانا ہوگا۔"

"اور پورا ملک تمہارا مذاق اڑائے گا۔"

"یہ تو تمہارا خیال ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو۔ یہ کینیڈیز کا قتل پوری امریکی سوسائٹی کے ضمیر پر بوجھ ہے۔ یہ بڑا نازک معاملہ ہے۔"

بریڈلے اب کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ بالآخر اس نے کہا۔ "اور اگر میں تم

سے اپنی عزت کی قسم کھا کر کہوں کہ میرا ان میں سے کسی معاملے سے کوئی تعلق نہیں تو؟"

"میں تمہارا چہرہ دیکھتا رہا ہوں بریڈلے۔ تم جانتے تھے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

"میں وضاحت کر........"

"نہیں۔ مجھے تمہاری طرف سے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔" نکسن نے کہا۔

"یعنی تم میری کھال اتارنا چاہتے ہو؟"

"میں تمہارے چہرے پر وہ تاثر دیکھنا چاہتا ہوں' جو منہ سے بول رہا ہو کہ تم ختم ہو چکے ہو۔"

"تم جانتے ہو۔ یہ خوشی میں تمہیں نہیں دے سکتا۔"

"یہ خوشی مجھے مل چکی ہے سینیٹر۔ گڈ نائٹ۔"

اسکرین پر صرف روشنی رہ گئی۔ اسی وقت تینوں آدمی اندر آئے اور انہوں نے تیزی سے تمام چیزیں سمیٹیں۔ باہر نکلنے سے پہلے تنومند شخص نے کہا۔ "اول تو کوئی پوچھے گا نہیں آپ سے لیکن پوچھے تو کہہ دیجئے گا کہ ایک ٹی وی انٹرویو ریکارڈ کرا رہے تھے آپ۔"

بریڈلے نے کوئی جواب نہیں دیا۔

☆==========☆==========☆

بریڈلے لا۔ کروکس کے ردعمل کی پیمائش کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن فون پر اس کوشش کو ناکام ہی ہونا تھا۔ "میری بات سنی ہے تم نے۔" اس نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ہاں سینیٹر۔ سن لی ہے۔"

"بس یہی کچھ کہنا ہے تمہیں اس سلسلے میں؟"

"تو اور کیا کہنا چاہیے مجھے؟"

"کینیڈی کا قتل........ کنگ کا قتل! خدا کے لئے آرون........"

"خدا کے لئے نہیں سینیٹر' تمہارے لئے' اپنے لئے........ ملک کے لئے۔" لا۔ کروکس نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے......."

"میرا کچھ مطلب نہیں سینیٹر۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خدا کی پناہ۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

"میرے کیا کہنے سے تم خود کو پاک و صاف محسوس کرو گے امبروز۔ بولو کیا کہوں؟ کہوں کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ یا کہوں کہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ بولو۔"

"مجھے صرف اتنا بتا دو........ یہ کہہ دو کہ ہمارا........ میٹرکس کا ان مکروہ معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔"

"تو میں کہے دیتا ہوں کہ میٹرکس کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ اب کچھ بہتر محسوس کر رہے ہو؟"

بریڈلے نے اپنا سر دوسرے ہاتھ پر ٹکا دیا۔

"امبروز........ امبروز۔" لا۔ کروکس نے پکارا۔

"ہاں۔"

"میں چاہتا ہوں کہ کل تم منصوبے کے مطابق واشنگٹن واپس آجاؤ۔ پھر بات ہوگی۔"

"نہیں آرون۔ بات ابھی ہوگی۔" بریڈلے نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ "تم اور پیٹرسن...... تم......"

"کیا یہ اوپن لائن ہے؟"

"نہیں۔ پرائیویٹ لائن ہے...... ڈائریکٹ۔"

"بہرحال ایمبروز۔ یہ مناسب وقت نہیں۔ پھر بات کریں گے۔ تم سو جاؤ اور......"

"تمہارا خیال ہے' اب میں کبھی سکون سے سو سکوں گا۔"

"اپنی بے خبری سے لپٹ کر سو جاؤ سینیٹر۔" لا۔کروکس نے اسے چمکارا۔ "اور کل واشنگٹن پہنچو تو کوئی گڑبڑ نہ کرنا۔ دیکھو' تمہارے لئے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ بہتر ہو گا کہ کل شام تم واشنگٹن سے روانہ ہو جاؤ۔ فونیکس چلے آؤ۔ اسپرنگز میں ہفتہ بھر قیام کرو۔ میں اس دوران معاملات سلجھا لوں گا۔ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔"

☆=========☆=========☆

ہفتہ...... دوپہر بارہ بجے...... آنسن

مرگولس کا اپارٹمنٹ ایک گندے' عسرت زدہ علاقے میں تھا۔ اس نے ہیری کو بتایا تھا کہ ورجینیا میں اس کا فارم ہاؤس ہے لیکن بیوی کی موت کے بعد اس نے یہ فلیٹ کرائے پر لے لیا تھا۔ کیونکہ یہ جگہ دفتر سے قریب تھی۔ وہ گزشتہ پندرہ سال سے یہاں رہ رہا تھا۔

اب ہیری آنسن سوچ رہا تھا کہ اس فلیٹ میں مرگولس کی اقامت کی کچھ اور وجوہ بھی ہوں گی۔ شاید وہ اپنی آں جہانی بیوی کی یادوں سے بچنا چاہتا ہو گا۔ ہیری دو دو سیڑھیاں پھلانگتا چوتھی منزل پر پہنچا۔ اس نے گزشتہ روز گریزیا کی آمد کی وجہ سے مرگولس کی ڈنر کی دعوت کینسل کرنے کے لئے کم از کم چھ بار فون کرنے کی کوشش کی تھی۔ دو بار وہ گریزیا کو چھوڑ کر نکلنے کے لئے تیار بھی ہوا تھا لیکن گریزیا بلا کی طرح اس سے لپٹ گئی تھی۔ خوب لڑائی ہوئی تھی۔ تھک ہار کر وہ آرام کرسی میں بیٹھے بیٹھے سو گیا

تھا اور صبح وہ گریزیا کے جاگنے سے پہلے فلیٹ سے نکل بھاگا تھا۔

اس نے مرگولس کے اپارٹمنٹ کی اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ دوسری بار گھنٹی بجانے پر بھی اندر کوئی آہٹ نہیں سنائی دی۔ ہیری نے سوچا' ممکن ہے مرگولس ویک اینڈ پر اپنی بی ایلس سے ملنے گیا ہو۔ وہ سیٹل میں رہتی تھی اور شاید گلوکارہ تھی۔ وہ اسٹار بننا چاہتی تھی لیکن اسے اس خواب کی تعبیر نہیں ملی تھی۔

"ہے لُوئی۔"

نیچے اترتے ہوئے دوسری منزل کی لینڈنگ سے ہیری نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"ہاں...... میں تمہیں ہی پکار رہا ہوں۔" وہ انسانی پہاڑ تھا گوشت کا۔ "والٹر سے ملنے آئے ہو؟"

"ہاں۔" ہیری نے جواب دیا۔

"وہ یہاں نہیں ہے۔"

"میں سمجھ گیا تھا۔ تصدیق کرنے کا شکریہ۔"

"ہے لُوئی۔" موٹے آدمی نے پھر پکارا۔ ہیری کھڑا ہو گیا۔ موٹا اب سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہا تھا۔ ہیری نے پہلی بار اسے تفصیل سے دیکھا۔ وہ باکسروں والا گاؤن اور فیتوں والے جوتے پہنے ہوئے تھا۔ گوشت میں دھنسی ہونے کے باوجود اس کی آنکھیں تیز اور چمکیلی تھیں۔ اس نے ہیری کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ انداز دوستانہ تھا۔ "میں بفیلو مورگن ہوں۔ پہلے میں کنساس سٹی میں رہتا تھا۔ ممکن ہے' تم نے میرا نام سنا ہو۔"

ہیری ذہن پر زور دیتا رہا لیکن اس نام کا حوالہ کوئی یاد نہیں تھا۔

"نہیں سنا؟" موٹے کے لہجے میں مایوسی تھی۔ "خیر' پرانی بات ہے۔ اب تو باکسر بھی فائٹر بن گئے ہیں۔ یہ لوگ مارسیانو کے سامنے تین راؤنڈ بھی نہیں ٹھہر سکتے تھے۔"

"میرا نام ہیری آنسن ہے۔ میں والٹر مرگولس کا دوست ہوں۔"

"تو پھر میرے بھی دوست ہوئے۔" بفیلو نے بے تکلفی سے کہا۔ "میں ورزش کر رہا تھا کہ میں نے تمہیں گھنٹی بجاتے سنا۔ ورزش بہت ضروری ہے لُوئی۔"

ہیری کو وہ سیدھا سادا آدمی بہت پسند آیا۔ "تمہیں معلوم ہے' والٹر کہاں ہے؟"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ والٹر ویک اینڈز پر باہر کم ہی جاتا ہے۔ وہ آرام کرتا ہے......

مطالعہ کرتا ہے۔ میں ہمیشہ اسے سمجھاتا ہوں........ ورزش کیا کرو والٹ لیکن وہ میری نہیں سنتا۔ یہ کتابیں صحت کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ عضلات اور پٹھے اکڑ جاتے ہیں۔ گوشت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔" بفیلو نے ایک لمحہ توقف کیا۔ "تم والٹ کے ساتھ کام کرتے ہو؟"

"ایک اعتبار سے........"

"تو تم جاسوس ہو؟" بفیلو نے بے ساختہ کہا۔ پھر ہیری کی حیرت بھانپ کر بولا۔ "مجھے معلوم ہے کہ والٹ سی آئی اے میں تھا۔"

"ریٹائر ہونے سے پہلے والٹر ایڈمنسٹریشن میں تھا۔ میری بھی یہی پوزیشن ہے۔" ہیری نے کہا۔ "فائلوں میں سر کھپاتا رہتا ہوں۔"

"دو آدمی کل والٹ سے ملنے آئے تھے۔ میں پہچان لیتا ہوں جاسوسوں کو۔" بفیلو نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "انہوں نے بھی گھنٹی بجائی تھی۔ سیڑھیوں پر وہ مجھے ملے تھے۔ انہوں نے مجھ سے والٹر کا اپارٹمنٹ نمبر پوچھا تھا۔ یونہی بات کرنے کی خاطر شاید۔ میرا خیال ہے' اس کے ساتھ کام کرنے والے ہوں گے۔"

ہیری نے اس کے پُرگوشت کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "پھر کیا ہوا؟"

"کچھ بھی نہیں۔ وہ اوپر گئے اور انہوں نے گھنٹی بجائی........ تمہاری طرح۔"

ہیری کو کچھ بے اطمینانی سی ہونے لگی۔ وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ بفیلو بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہیری نے اوپر پہنچ کر مرگولس کے دروازے کا ہینڈل گھما کر دیکھا۔ دروازہ مقفل تھا۔

"کیا بات ہے لوئی۔ پریشان کیوں ہو؟ کیا والٹر کسی مشکل میں پڑ گیا ہے؟"

"مجھے معلوم نہیں' بفیلو' لیکن مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"والٹر کا دوست میرا دوست۔ والٹر کے دوست کے لئے........"

ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں چاہتا ہوں بفیلو کہ تم یہ دروازہ توڑ دو۔"

بفیلو کے کندھے کے پہلے ہی جھٹکے سے پرانا تالا ٹوٹ گیا۔ کمرے میں ہر چیز اپنی جگہ رکھی تھی۔ والٹر کے سے مزاج کے تنہا رہنے والے آدمی کا کمرا اتنا صاف ستھرا ہونے کا

تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کچن بھی صاف ستھرا تھا۔ ہیری کچن کا جائزہ لے کر نشست گاہ میں واپس آیا۔ اسی وقت بفیلو نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا۔

"لوئی!" اس نے پکارا۔

ہیری نے آگے بڑھ کر بیڈ روم میں جھانکا۔ والٹر مرگولس دو تکیوں کے درمیان پھنسا بستر پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک کھلی کتاب تھی۔ لگتا تھا' وہ کتاب پڑھتے پڑھتے سو گیا ہے۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں تھیں۔ آنکھیں نیم وا تھیں۔ وہ مر چکا تھا........ اور وہ موت پُرسکون معلوم ہوتی تھی۔

"خدایا!" بفیلو کے منہ سے نکلا۔ ہیری نے بیڈ کے پاس جا کر' جھک کر مرگولس کا چہرہ دیکھا۔ پھر بیڈ کا جائزہ لیا۔ وہاں جدوجہد کے آثار نہیں تھے۔

"کیا یہ........؟" بفیلو نے پوچھنا چاہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جانتا تھا کہ سی آئی اے کے کسی آدمی کی موت کی اطلاع پولیس کو نہیں' سب سے پہلے سی آئی اے کو دی جاتی ہے۔ اس نے نیچے جا کر ایک فون بوتھ سے سی آئی اے کا نمبر ملایا۔ پھر وہ واپس آیا۔

بفیلو نے آگے بڑھ کر مرگولس کی نیم وا آنکھیں بند کر دیں۔ "میں نے اسے سمجھایا تھا۔" وہ بڑبڑایا۔ "لیکن اس نے ورزش کے مشورے پر کبھی کان نہیں دھرا۔"

☆==========☆==========☆

پندرہ منٹ بعد سی آئی اے والے آ گئے۔ ان میں ایک بفیلو کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ میں گیا اور اس سے پوچھ گچھ کرتا رہا۔ دوسرا کسی چیز کو چھوئے بغیر کمرے کو چیک کر رہا تھا۔ اس میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ پھر وہ جیب سے نوٹ بک نکالتے ہوئے ہیری کی طرف مڑا۔

"میرا نام ہیری آنسن ہے۔" ہیری نے اس کے پوچھنے سے پہلے کہا۔ "میرا تعلق اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور مرگولس میرا دوست تھا۔"

ایجنٹ نے نوٹ بک میں لکھنے کے بعد نوٹ بک جیب میں رکھ لی۔

"کیا خیال ہے؟" ہیری نے پوچھا۔

"کوئی چیز ڈسٹرب نہیں ہے۔" ایجنٹ نے کہا۔ "میرا خیال ہے' موئے کا اندازہ

درست ہے۔ ہارٹ فیل ہوا ہو گا۔ بہرحال حقیقت تو ڈاکٹر ہی بتا سکے گا۔"

"تمہارا نام ...."

"کلیرنس ڈل۔" ایجنٹ نے کہا۔ "یہ سیدھا سادا معاملہ ہے۔ ورثا کو اطلاع دی جائے گی۔ پھر لاش پولیس کے حوالے کر دی جائے گی۔ اس میں اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ والوں کے لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔"

ہیری کو وہ شخص اچھا نہیں لگا۔ "ایک بات بتاؤ۔ میں نے فون کیا تو صرف والٹر کا نام بتایا۔ پتا بتانا بھول گیا تھا میں۔ بعد میں خیال آیا تو میں نے دوبارہ فون کرنے کا سوچا۔ مگر اتنی دیر میں تم لوگ یہاں پہنچ چکے تھے۔"

ڈل کے چہرے پر بے زاری کا تاثر بے حد واضح تھا۔ "ہمیں معلوم ہوتا ہے مسٹر آنسن کہ ہمارا کون آدمی کہاں رہتا ہے۔ یہ ضروری ہے۔"

میڈیکل سیکشن کے دو آدمی لاش اٹھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ "میں تمہاری مستعدی کو داد دیتا ہوں۔" ہیری نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہی سننا تو ہم پسند کرتے ہیں مسٹر آنسن" ڈل نے ڈھٹائی سے کہا۔

☆=========☆=========☆

نیچے لابی کی طرف جاتے ہوئے بفیلو نے کہا۔ "لوئی' جانتے ہو۔ والٹ کی ایک بیٹی ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اسے اطلاع دینی ہو گی۔"

"یہ کام ہو جائے گا۔"

بفیلو چلتے چلتے رکا۔ اس نے ہیری کا ہاتھ تھام لیا۔ "ہو تو جائے گا لوئی لیکن یہ کام والٹر کے کسی دوست کو کرنا چاہیے۔ نرمی سے........ محبت سے۔" بفیلو نے کہا۔ "تم اس سے خود مل کر اسے بتاؤ۔"

"میں نے سنا ہے کہ وہ سفر میں رہتی ہے۔ ایسے لوگوں کا کوئی ایڈریس نہیں ہوتا۔"

"کچھ بھی ہو۔ تمہیں اسے تلاش کر کے اس سے ملنا ہو گا۔"

"ٹھیک ہے بفیلو۔ والٹر کی بیٹی کا ہم پر اتنا حق تو ہے۔" ہیری نے ہتھیار ڈال

دیے۔"

وہ آگے بڑھے۔ بفیلو نے جھک کر چھوٹی سی' مرگھلی سی بلی کو اٹھایا' جس کے گلے میں سیاہ پٹا پڑا تھا۔ بفیلو نے اسے اپنے رخسار سے رگڑا۔ بلی خرخرانے لگی۔ "اسے البتہ میں بتاؤں گا۔" بفیلو نے کہا۔ "یہ آدھی میری ہے۔ ایک روز جانے کہاں سے آ گئی تھی۔ کبھی بھوک لگے تو والٹر کے دروازہ پر جا بیٹھتی تھی اور کبھی میرے دروازے پر۔ ہم دونوں ہی کچھ نہ کچھ رکھا کرتے تھے اس کے لئے۔"

ہیری نے بلی کو شک آمیز نظروں سے دیکھا۔ اسے بلی کے پنجوں سے ہمیشہ خوف آتا تھا۔

"بلی کے بارے میں کہتے ہیں کہ خود غرض ہوتی ہے۔ اس میں عزتِ نفس نہیں ہوتی۔ محبت کرنا نہیں جانتی لیکن یہ ایسی نہیں ہے۔ جانتے ہو' یہ کبھی والٹر کے فلیٹ میں نہیں گھسی' میرے فلیٹ میں بھی اس نے کبھی قدم نہیں رکھا۔ بھوکی ہوتی تو بس دروازے کے سامنے جم کر بیٹھ جاتی۔ ابھی چند روز پہلے ہی والٹر نے اس کے گلے میں یہ پٹا ڈالا تھا۔ کہتا تھا' کوئی آوارہ بلی سمجھ کر مار نہ دے لیکن اس کا کوئی نام نہیں رکھا والٹر نے۔ اور اب اس بے چاری کا آدھا گھر اجڑ گیا ہے۔" بفیلو کے لہجے میں اداسی در آئی۔

وہ باہر نکل آئے۔ آسمان پر گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ اپنی کار میں بیٹھ کر ہیری نے سگریٹ کے پیکٹ پر اپنے فون نمبر لکھے اور پیکٹ بفیلو کی طرف بڑھایا۔ "اگر........ اگر کوئی بات ہو تو مجھے فون کر لینا۔" اس نے کہا۔

بفیلو نے پیکٹ جیب میں رکھ لیا۔ "والٹر کی بیٹی کو نہ بھولنا لوئی۔ اور ہاں' تمہیں کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو میرے پاس چلے آنا۔ سمجھے۔"

دوسری طرف والٹر کی لاش ایمبولینس میں رکھی جا رہی تھی۔ ہیری عقب نما آئینے میں اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک سگریٹ سلگائی۔ اب اسے احساس جرم........ پچھتاوا ہو رہا تھا۔ کاش وہ رات وعدے کے مطابق آ گیا ہوتا تو شاید والٹر کے کسی کام آ جاتا۔ اسے ان دو جاسوسوں' کا خیال آیا' جو بقول بفیلو کے گزشتہ رات والٹر سے ملنے آئے تھے۔ وہ کون ہو سکتے ہیں؟ وہ بھی والٹر کی مدد کر سکتے تھے۔ دروازہ توڑ سکتے تھے۔

کمپنی کی ایمبولینس چلی گئی۔ نہ جانے کیوں ہیری کو دل کے مصنوعی دورے کا خیال

آیا۔ کسی رپورٹ میں اس نے ایسی دوا کے متعلق پڑھا تھا‘ جو جسم میں داخل کی جائے تو اپنا نشان نہیں چھوڑتی اور تمام علامات دل کے دورے کی ہوتی ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ ہارٹ اٹیک کے سوا کچھ ظاہر کر ہی نہیں سکتی۔ سی آئی اے والوں سے زیادہ یہ بات کون جانتا ہوگا۔

اس نے سر جھٹکا۔ وہ خواہ مخواہ اس انداز میں سوچ رہا ہے۔ مرگولس کو اپنے ساتھیوں سے خطرہ کیسے لاحق ہو سکتا تھا۔ محض ڈِل کی ناپسندیدگی کی وجہ سے وہ بات کا بتنگڑ بنا رہا ہے۔ سی آئی اے والے اپنے ہی لوگوں کو تو قتل نہیں کرتے۔

”لیکن ان کا کوئی آدمی کوئی بے حد خوفناک حقیقت بے نقاب کرنے والا ہو تو؟“ اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھا۔ اسے مرگولس کی بات یاد آئی۔ ”بیٹے‘ وہ جانتے ہیں کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ البتہ جو کچھ میرے ذہن میں ہے...... جو کچھ میں سوچتا ہوں اور جانتا ہوں‘ وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ایک دن وہ سب کاغذ پر منتقل ہو جائے گا۔ تب انہیں پریشان ہونے کی مہلت بھی نہیں ملے گی۔“

”نہیں۔ یہ احمقانہ باتیں ہیں۔ نری جذباتیت۔“ اس نے پھر سر جھٹکا۔

گاڑی اسٹارٹ کر کے اس نے سڑک چیک کرنے کے لئے عقب نما آئینے میں دیکھا۔ گہرے نیلے رنگ کی ایک فورڈ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے سامنے رکی تھی۔ پھر ایک شخص کار سے اترا اور بلڈنگ میں داخل ہوا۔ ہیری نے جھٹکے سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

”یہ لیو میکملن یہاں کیا کر رہا ہے؟ کس نے بلایا ہے اسے؟“ اس نے خود سے پوچھا۔ اتفاقات...... ایک اور اتفاق!

☆==========☆==========☆

ہفتہ...... رات نو بج کر بیس منٹ...... لا۔کروکس

صحرا کی تپتی دھوپ میں جھلتی وہ صلیب اس جگہ کو تقدس عطا کرتی تھی۔ لا۔کروکس وھیل چیئر کو کھڑکی کی طرف لے گیا۔ اور وہ روشن صلیب تھی۔ اس کی آؤٹ لائن روشنیوں سے بنی ہوئی تھی۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ وہ چھوٹا سا رن وے بنایا ہی صلیب کی شکل میں گیا تھا۔ وہ یہاں آنے والے تمام لوگوں کے لئے ایک علامت تھی۔ ان لوگوں کا خیر مقدم کرتی تھی‘ جو اس کی قوت سے واقف تھے اور انہیں خبردار کرتی تھی‘

جو اس کی قوت سے بے خبر تھے۔ ابھی کچھ دیر بعد جو شخص آنے والا تھا‘ وہ دونوں قبیل کے لوگوں کے درمیان کی چیز تھا۔

لاکروکس نے وھیل چیئر موڑی اور اسے میز کے پاس لے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر پھیلائے اور اپنا استرا پھرا سر جھکا لیا۔

”رچرڈ نکسن۔“ وہ بڑبڑایا۔ ”یعنی خرگوش کی مدد سے لومڑی کا شکار کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ‘ لیکن نہیں...... میں کوئی شکار ہونے والا جانور تو نہیں۔ میں تو عقاب ہوں۔ لیکن وہ کہاں سمجھیں گے یہ فرق۔ وہ عام لوگ ہیں۔ ان کے پاس بس باتوں کے سکے ہیں۔ نکسن نے سیاسی قتل...... سازش کی بات کی تھی۔ ناموں کے حوالے دیئے تھے۔ لیکن نکسن کے پیچھے کون ہے؟ اس خرگوش کو چھوڑا کس نے ہے؟ جو کوئی بھی ہے‘ مجھ پر دباؤ ڈال رہا ہے لیکن مجھ سے خوف زدہ بھی ہے۔ کہیں کوئی ایسا شخص ہے‘ جو مجھے ناکام دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بریڈلے محض آلہ کار ہے۔ یعنی میٹرکس کے راز اس شخص تک پہنچائے گئے ہیں‘ اور وہ بھی در پردہ رہ کر میرے خلاف تحریک چلا رہا ہے۔ رچرڈ نکسن کو میدان میں دھکیل کر اس نے ناقابل یقین قدم اٹھایا ہے۔ اب جوابی اقدام کے ذریعے مجھے اس پر اپنی قوت ثابت کرنا ہوگی۔“

جہاز کی آواز سن کر وہ وھیل چیئر کو پھر کھڑکی کی طرف لے گیا۔ جہاز لینڈ کر رہا تھا۔ جہاز استقبالیہ ہٹ کے سامنے رکا۔ سیڑھی نمودار ہوئی۔ جہاز سے ایک شخص اترا اور مکان کی طرف بڑھنے لگا۔

لا۔کروکس وھیل چیئر کو میز کی طرف لایا اور وہاں سے ایک کتاب اٹھا کر‘ کھول کر اپنی گود میں رکھ لی۔ فلپائنی ملازم نے کمرے میں آکر اشارے سے بتایا کہ مہمان آچکا ہے۔

ٹونی جوالو نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کن انکھیوں سے دونوں طرف دیکھا۔ کسی بھی جگہ داخل ہونے کا اس کا یہی انداز تھا۔ وہ بچپن ہی سے اس جانور کی سی زندگی گزارتا آیا تھا‘ جس کے پیچھے شکاری لگے ہوں۔ احساسِ تحفظ سے وہ کبھی آشنا نہیں ہو سکا تھا۔ قانون کے لمبے ہاتھ ہمیشہ اس سے محض چند انچ دور رہے تھے۔ جسم کی مناسبت سے اس کے ہاتھ بہت بڑے اور لمبے تھے۔ اس نے لا۔کروکس پر نظر جمائی اور دیر تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر وہ قریب پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے امید ہے کہ سفر خوش گوار رہا ہوگا۔" لا۔ کروکس نے رسماً کہا۔

جوالو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی جیکٹ پر سے خیالی گرد جھاڑنے لگا۔

لا۔ کروکس نے اپنی وھیل چیئر کا رخ اس کی طرف کر لیا۔ اسے ناز تھا کہ کوئی بھی اس سے زیادہ دیر تک نگاہیں نہیں ملا سکتا۔ نہ ہی گفتگو میں کوئی اسے شکست دے سکتا ہے لیکن جوالو اس سے مستثنیٰ تھا۔ وہ بات کرنے کا قائل نہیں تھا۔ ذہانت اس میں نام کو نہیں تھی۔ وہ چیلنج قبول کرنے کا قائل بھی نہیں تھا لیکن اس کی نظریں کوئی نہیں جھکا سکتا تھا۔ اس کی سرکشیدگی اور مزاج کی جارحیت ناقابل شکست تھی۔ لا۔ کروکس کو اس بات کا احساس تھا۔

لا۔ کروکس نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔ "میں تم سے بہت حساس نوعیت کا ایک کام لینا چاہتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ سان کلیمنٹو والا کام حساس نوعیت کا نہیں تھا۔" جوالو کی آواز سرگوشیانہ تھی۔

"اس مرحلے پر سان کلیمنٹو کی اتنی اہمیت نہیں۔ وہاں پیٹرسن کے آدمی سنبھال لیں گے۔ اب معاملے نے اور ہی رخ اختیار کر لیا ہے۔"

"مجھ سے صاف ستھری انگریزی میں بات کرو۔" جوالو نے اکھڑپن سے کہا۔

"نکسن نے گزشتہ رات لاس اینجلز میں بریڈلے سے براہ راست بات کی ہے۔"

"ناممکن۔ میں وہیں تھا۔ نکسن تو کمپاؤنڈ تک میں نہیں نکلا۔"

لا۔ کروکس کے ہونٹوں پر سرد مسکراہٹ ابھری۔ "اس نے بریڈلے سے سائنٹفک انداز میں بات کی تھی......... کلوز سرکٹ ٹی وی پر۔"

"جیک ہنری نے تو ایسی کوئی بات نہیں بتائی مجھے۔" جوالو کا انداز ایسا تھا' جیسے لاکروکس کو جھوٹا سمجھ رہا ہو۔

"اس صورت حال میں جیک ہنری زیادہ کام نہیں آسکتا۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ایسا ہوا ہے۔ نکسن نے بریڈلے کو دھمکی دی ہے کہ وہ اسے اور میٹرکس کو بے نقاب کر دے گا۔ ورنہ وہ صدارتی انتخاب لڑنے سے باز رہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ٹیپ اس کے قبضے میں ہے۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہے' لیکن یہ طے ہے کہ وہ بہت کچھ جانتا

ہے۔"

جوالو کے توانا ہاتھ پھڑکنے لگے۔ "کیا مطلب؟"

"اس نے بریڈلے کو ناموں کی ایک فہرست پڑھ کر سنائی۔ اس نے کینیڈیز اور کنگ کا حوالہ بھی دیا۔ اسے اسٹیلر والے واقعے کا علم بھی ہے۔"

جوالو کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "تمہارا مطلب ہے' اس نے میری طرف انگلی اٹھائی؟" اس بار آواز سرگوشی سے کچھ بلند تھی۔

لاکروکس چند لمحے خاموش رہا۔ وہ جوالو کی کیفیت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ پھر اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "نہیں۔ میں کہہ رہا تھا کہ وہ شاید ٹیپ کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہو۔ اسے بہت تھوڑی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ تم محفوظ ہو۔"

جوالو نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "اب ہم کیا کریں گے؟"

لا۔ کروکس نے پینل پر لگا بٹن دبایا۔ وھیل چیئر کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ باہر جہاز کے پائلٹ فلپائنی ملازم کی مدد سے جہاز میں ایندھن بھر رہے تھے۔ "تم واشنگٹن چلے جاؤ اور پارٹی کے لوگوں سے رابطہ تازہ کرو۔ کر سکتے ہو؟"

"لیکن کیوں کروں؟"

لا۔ کروکس نے کرسی گھما کر اس کا سامنا کیا۔ "میری رائے یہ ہے کہ نکسن بلف کر رہا ہے۔ اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر بریڈلے نے صدارتی نامزدگی لی تو وہ بھی اپنی پارٹی سے نامزدگی لے گا۔"

"پاگل ہوگیا ہے۔"

"نہیں۔ اس صورت میں وہ کینیڈی کے قتل کا معاملہ اچھالے گا اور انتخابی فضا اس کے حق میں ہوجائے گی۔"

"کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟"

"کر تو سکتا ہے' لیکن میرے خیال میں وہ اتنا جرأت مند نہیں۔ اور پھر کوئی اسے استعمال کر رہا ہے۔ نکسن کسی کی خاطر خود کو تماشہ کیوں بنانے لگا۔"

"کہو تو نکسن کو ختم کردوں۔"

"میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں جھوٹے کو گھر تک پہنچانا ہوگا۔ ہم اسے مجبور کریں

گے کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کر کے دکھائے۔ تم واشنگٹن جاؤ اور دونوں پارٹیوں میں موجود اپنے منتخب ورکرز سے بات کرو۔ صرف قابل اعتماد لوگوں سے بات کرو۔ وہ لوگ اور بہتر رہیں گے، جن کا صحافیوں سے تعلق ہو۔"

"یعنی تم اس معاملے کو خود سامنے لانا چاہتے ہو؟"

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ خبر خوب پھیلے۔"

"پاگل ہو گئے ہو۔ ہمارا تو بیڑہ غرق ہو جائے گا۔"

لا۔ کروکس کھڑکی کی طرف پلٹا اور جہاز پر مصروف لوگوں کو دیکھتا رہا۔ "ہمارا مخالف کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اسے تو اپنی کھال بچانے کی فکر پڑ جائے گی۔"

"تم نے پیٹرسن کو بتا دیا ہے؟" جوالو نے دریافت کیا۔

لاکروکس کو اس تفتیش پر غصہ آنے لگا۔ اس نے بڑی مشکل سے غصے پر قابو پایا۔ "مناسب وقت پر پیٹرسن کو بھی معلوم ہو جائے گا۔"

جوالو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ پہلوؤں سے چپکے ہوئے تھے...... نروس گن فائٹروں کے انداز میں۔ "بہتر ہو گا کہ اسے اس میں شامل کر لو۔ گردن تو میری پھنس رہی ہے۔" اس نے اپنے ہاتھوں کو غور سے دیکھا۔ "پیٹرسن نے تمہیں بتایا کہ کل رات اس نے واشنگٹن میں ایک آدمی کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔"

لا۔ کروکس نے اپنی بے خبری چھپانے کی کوشش کی لیکن چہرے کا پہلا تاثر چغلی کھا رہا تھا۔

جوالو کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ "میں جانتا تھا کہ اس نے تمہیں نہیں بتایا ہو گا۔ اب تم اسے فون کرو فادر۔ ورنہ میں اب کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ ہم جو کچھ کریں گے، مل کر کریں گے۔ یا پھر کچھ نہیں کریں گے۔"

☆========☆========☆

ہفتہ......... رات ساڑھے نو بجے......... آئسن

آئسن محض وقت گزاری کے لئے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ کچن کی طرف سے گریزیا کی آواز آئی۔ "بس ایک منٹ ہیری!" کچن کی طرف سے برتنوں کی اٹھا پٹخ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری آئسن جانتا تھا کہ یہ سب اسے متاثر کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

مزید ایک گھنٹا گزر گیا۔ ہیری کو یقین ہو گیا کہ اب کھانے کے لئے کسی ریسٹورنٹ کا رخ کرنا ہو گا۔ وہ کسی حد تک نشے میں تھا۔ اس نے ٹی وی اسکرین سے نظر ہٹائی اور چھت کو گھورنے لگا۔ چھت پر اسے ٹیڈی ریسٹورنٹ کا منظر نظر آیا۔ مرگولس اور میکملن اس کے ساتھ بیٹھے تھے۔

کچن کی طرف سے چڑا جلنے کی سی بو آئی۔ ہیری نے کراہتے ہوئے سر جھکایا۔ اسے اپنے ذہن کی تجزیہ کرنے کی قوت پر ناز تھا۔ وہ جزئیات کے ڈھیر میں سے کام کی چیزیں بہت تیزی سے علیحدہ کرنے اور فضولیات کو چھانٹنے کی اہلیت رکھتا تھا لیکن اس وقت اس کا دماغ 'باؤلی ہانڈی' کی سی کیفیت میں تھا۔

اس کے تصور میں والٹر مرگولس کے اپارٹمنٹ کا منظر لہرایا۔ جب اس نے دیکھا تھا تو فلیٹ صاف ستھرا تھا...... کچھ زیادہ ہی صاف ستھرا! لیکن...... لیکن کوئی اور غیر معمولی بات بھی تھی۔ لیو میکملن کی آمد؟ نہیں...... کوئی اور چیز...... کوئی اور بات......

"جان۔" گریزیا نے اسے چونکا دیا۔ وہ چہرے پر مظلومیت سجائے کھڑی تھی۔ "یہ اسٹو بہت خراب ہے۔ سب اسی کا کیا دھرا ہے۔"

ہیری نے نقصانات کا جائزہ لیا۔ ہر چیز جل چکی تھی...... اس حد تک کہ دیکھا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ ہیری قالین پر ڈھیر ہو گیا۔ "میں نے ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں میز ریزرو کرالی تھی۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"کیا......؟ کیا!" گریزیا نے کی آنکھیں شعلے اگلنے لگیں۔ "تم ذلیل...... ناشکرے......" پلیٹ سامنے والی دیوار سے ٹکرائی اور گریزیا خود بیڈ روم میں چلی گئی۔

ہیری بدستور وہ غیر معمولی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، جو اس کے ذہن میں ہلچل مچا رہی تھی۔ سوچو...... یاد کرو۔ اس نے خود سے کہا۔ فلیٹ کچھ زیادہ ہی صاف ستھرا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ الجھن شعور کی سطح تک آتے آتے پھر نیچے چلی جاتی تھی۔ ہاں...... وہاں فائلیں نہیں تھیں۔ مرگولس کی یادداشتیں نہیں تھیں۔ کاغذات...... وہ فائلیں، یادداشتوں کے نوٹس...... یہ تمام چیزیں کہاں ہیں؟ کیا لیو میکملن ان کے لئے آیا تھا؟

"ہیری جان۔" گریزیا پھر اسے چونکا دیا۔ اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ وہ سجی سنوری کھڑی تھی۔ "بھوک لگ رہی ہے۔"

☆========☆========☆

اتوار............ ساڑھے گیارہ بجے صبح........... گارفیلڈ

ان تینوں کی ملاقات اسی کمرے میں طے تھی۔ فلیچر اور گولڈمین مقررہ وقت پر پہنچ گئے لیکن گارفیلڈ دس منٹ کی تاخیر سے آیا۔ کمرا بے حد سرد تھا۔ فلیچر اور گولڈمین دس منٹ تک پیچ و تاب کھاتے رہے۔ گارفیلڈ کے ہاتھ میں بائبل دیکھ کر فلیچر نے غصے سے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ خداوند آسانی سے چند گھنٹے تمہارا انتظار کر سکتے تھے۔“

”اس میں کوئی شک نہیں لیکن میری بیوی نہیں کر سکتی تھی۔“ گارفیلڈ نے نرمی سے جواب دیا۔ پھر تشویش سے پوچھا۔ ”تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟“

”بس سردی کا اثر ہے۔“

”میرا خیال ہے' یہ مرگولس کا معاملہ ہو گا۔“ گولڈمین نے کہا۔ ”اب ہمیں کیا کرنا ہو گا؟“

”لیوک' انہوں نے مرگولس کو کیوں قتل کیا؟“ فلیچر نے پوچھا۔

”کیسا قتل؟“ گارفیلڈ نے بڑے اطمینان سے کہا۔

”لیوک' خدا کے لئے۔ ہمیں ایک دوسرے سے سچ بولنا چاہیے۔ کورونر کی رپورٹ بہت طویل ہے۔ قدرتی موت کی صورت میں اتنی طویل رپورٹ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پھر سٹی پولیس نے اب تک لاش دیکھی بھی نہیں ہے۔ سب کچھ سی آئی اے میں ہو رہا ہے۔ قدرتی موت ہوتی تو اتنی رازداری کیوں برتی جاتی۔“

”فلیچر ٹھیک کہہ رہا ہے۔“ گولڈمین نے تائید کی۔

”ہرگز نہیں۔ سی آئی اے کا کوئی افسر مرجائے تو یہی کچھ ہوتا ہے۔“ گارفیلڈ نے کہا۔

فلیچر اسے گھورتا رہا۔ ”مرگولس کو تم نے اسی جھنجھٹ میں پھنسایا تھا اور ہم نے اعتراض نہ کر کے تمہارے اس فیصلے میں شمولیت کی تھی لیوک۔ تم نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ مرگولس کو کوئی خطرہ نہیں۔ وہ سی آئی اے کے لئے مشکوک آدمی نہیں۔ تم نے ہم سے حقائق چھپائے۔ اب لیوک' میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ تم پوری حقیقت ہمارے سامنے رکھ دو۔ اگر میں حقیقت جانے بغیر اس کمرے سے نکلا تو کبھی واپس نہیں آؤں

گا۔“

”فلیچر' اس کمیٹی کا کوئی رکن ریٹائر نہیں ہو سکتا۔“ گارفیلڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

”تم مجھے روک سکو تو روک لینا۔“

”نہیں بھئی۔ ہمیں بات چیت کے ذریعے معاملات کو سلجھانا چاہیے۔“ گولڈمین نے مداخلت کی۔

”دیکھو' تمہیں اس کمیٹی میں لانے والا میں ہوں۔“ گارفیلڈ نے کہا۔ ”میں ہی تمہارے کیس میں جج بھی تھا' وکیل استغاثہ بھی اور وکیل صفائی بھی۔ اور مجھے اپنے فیصلے پر کوئی شرمندگی نہیں۔ مجھے مکمل اختیار دیا گیا تھا اور میں نے اس اختیار کو کام میں لاتے ہوئے تم دونوں کو منتخب کیا۔ اب تم دونوں میرے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس اختیار سے محروم ہو گیا ہوں۔ ہمارا کام تمام سیکورٹی ایجنسیوں کو چیک کرنا ہے........ اس طرح کہ انہیں احساس بھی نہ ہو۔ میں نے کبھی تم سے یہ بات نہیں چھپائی کہ میں تم سے ایک قدم پیچھے بھی ہوں اور ایک قدم آگے بھی۔ یہ ضروری ہے۔ ہمارا کام تمام حساس اداروں کے بااختیار افراد کے متعلق یہ جاننا ہے کہ وہ قابل اعتبار ہیں یا نہیں۔ میری دوسری ذمے داری تم دونوں کی کمزوری کی پیمائش کرنا ہے۔ میں توازن برقرار رکھنے کی خاطر جو طریقہ ضروری سمجھوں' اختیار کر سکتا ہوں۔ میں نے مرگولس کو استعمال کیا۔ میں اس کی موت کی تمام تر ذمے داری قبول کرتا ہوں۔“

گولڈمین نے متجسس نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ”تم یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ اس نے لکیر سے باہر قدم رکھ دیا تھا۔ اس لئے تم نے اسے ضائع کر دیا۔“

”احمقانہ بات ہے فریڈ۔ تم خود بھی جانتے ہو کہ یہ بات نہیں۔“ گارفیلڈ نے کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ مرگولس کو کس نے قتل کیا۔ انہوں نے بہت عیاری سے کام کیا لیکن مجھ پر روشن ہے کہ وہ قتلِ عمد تھا۔ فیبر کی طرح۔ یہ دونوں قتل مضبوط اعصاب کے متقاضی تھے۔ اور جب کوئی بہت پریشان ہوتا ہے' تبھی اس قسم کا قدم اٹھاتا ہے۔ اور یہ پریشانی ظاہر کرتی ہے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ سامنے جو رکاوٹ آئے' اسے روندتے ہوئے نکل جائیں۔“

”یہ تو ہم بھی سمجھ سکتے ہیں۔“ فلیچر نے کہا۔ ”لیکن مسئلہ ہے بریڈلے۔ ہم سیاسی

قتل کی سازش سے اس کا تعلق ڈھونڈنے کے سلسلے میں ذرا سی بھی پیش قدمی نہیں کر سکے ہیں۔ ہم اس ٹیپ کی مدد نہیں لے سکتے صدر صاحب نے منع کر دیا ہے۔ اور تم نے اس شخص کو کھو دیا ہے' جو ہمیں میٹرکس کی نقاب میں چھپے آدمی تک پہنچانے کا واحد ذریعہ تھا۔ میرے خیال میں لیوک' تم نے اس معاملے کو ابتدا ہی سے خراب کر دیا تھا۔ میں نے تمہیں کئی بار سمجھایا کہ ہمیں ساتھ ملا کر قدم اٹھاؤ۔ یہ تو کوئی ضابطہ نہیں کہ ہم تمہارے لئے محض ایک خاموش سماعت بن کر رہیں۔"

"اب سب کچھ بتا دو لیوک۔" گولڈمین نے التجا کی۔

"ٹھیک ہے فریڈ۔" گارفیلڈ نے فلیچر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس سے پہلے ہمیشہ مل کر کام کرتا رہا ہوں لیکن اس معاملے میں ہمارے پاس وقت بہت کم ہے' اور میں صورتِ حال کے مطابق آزادانہ قدم اٹھانے کا حق رکھتا تھا۔ سو میں اس حق کو استعمال کر رہا ہوں۔"

"خدایا......... بات گھوم پھر کر وہیں آ گئی۔" فلیچر نے کراہتے ہوئے کہا۔

گارفیلڈ نے بڑی مشکل سے غصہ ضبط کیا۔ "نکسن جمعے کی رات خم ٹھونک کر بریڈلے کے سامنے آ گیا۔" اس نے بتایا۔

"ہمیں پہلے سے اس کا علم ہونا چاہیے تھا۔" گولڈمین نے اعتراض کیا۔

"میں نے یہ میٹنگ اس لئے بلائی ہے کہ میرے اندازے کے مطابق اب کسی بھی لمحے ردِ عمل سامنے آنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔"

"اور اگر وہ لوگ نکسن کو ختم کر دیں گے تو تم کیا عذر پیش کرو گے؟" فلیچر نے کہا۔

"تمہاری قوتِ استدلال کمزور پڑ رہی ہے فلیچر۔ وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ بریڈلے کے پیچھے جو کوئی بھی ہے' بہت شاطر آدمی ہے۔ وہ اندازہ لگا لے گا کہ نکسن کے پیچھے بھی کوئی ہے۔ نکسن خود کبھی اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ وہ نکسن کو قتل کریں گے تو بریڈلے کا اعلانِ امیدواری مؤخر کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔"

"وہ کیسے؟"

"نکسن کے الٹی میٹم کی وجہ سے۔"

"بس؟"

"ایک راستہ اور بھی ہے۔"

"وہ کیا؟"

"میں اپنا اختیار فلیچر کو سونپ دیتا ہوں۔"

گولڈمین نے تیزی سے مداخلت کی۔ "او کے لیوک۔ یہ تمہارا دردِ سر ہے۔ شطرنج کی یہ بازی تم اپنی مرضی سے کھیلو' لیکن ہمارے سامنے کچھ عملی نوعیت کے مسائل بھی ہیں۔ پہلا مسئلہ نچلی سطح پر اس معاملے کو کون ہینڈل کر رہا ہے؟"

"لیو میکملن۔"

"لیکن لیوک' میکملن روڈ لیول پر تو کام نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے تمہیں ایک اور مرگولس درکار ہے۔ دوسری بات۔ مرگولس کے اپارٹمنٹ میں اس کی فائلیں موجود نہیں تھیں۔ تم مجھے اس کے ورجینیا والے مکان کی تلاشی کی اجازت کیوں نہیں دیتے۔ تیسری بات۔ نکسن کی نگرانی کون کر رہا ہے' چوتھی بات........"

گارفیلڈ نے ہاتھ ہلا کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ "اتنا کافی ہے فریڈ۔ مرگولس کے مکان سے تمہیں دور رکھنے کی ایک معقول وجہ ہے۔ میں بعد میں بتاؤں گا۔ فی الوقت مرگولس کی فائلوں کو بھول جاؤ۔ وہ اس کے ورجینیا والے مکان میں محفوظ ہیں' اور وہ اتنی اہم بھی نہیں ہیں۔ جہاں تک نکسن کے تحفظ کا تعلق ہے' میں نے اس کے لئے منصوبہ بنا لیا ہے۔"

"نکسن کو معلوم ہے یہ بات؟" فلیچر نے پوچھا۔

"اس نے خود یہ مطالبہ کیا تھا مجھ سے۔"

"لیکن روڈ لیول پر کون کام کرے گا لیوک؟" گولڈمین نے کہا۔ "میکملن سے کون کام لے گا اور میکملن کس سے کام لے گا۔"

"میکملن کا ضمیر' اور میکملن جس سے کام لے گا' اس کا خود اسے بھی علم نہیں ہو گا۔ مرگولس کی چھوڑی ہوئی گیند کوئی نہ کوئی اٹھا لے گا۔ میکملن کی لاعلمی اس کے لئے بھی بہتر ہو گی اور ہمارے لئے بھی۔"

"دیکھو لیوک' تمہاری خود مختاری کی وجہ سے ایک آدمی مر چکا ہے۔ اگر دوسرا مر گیا تو........"

"تو تم کیا کرو گے فریڈ؟" گارفیلڈ کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "تمہارا خیال ہے کہ میں صرف اپنی انا کی تسکین کے لئے کوئی کھیل کھیل رہا ہوں۔ تم دونوں غور سے سُن لو۔ میں کسی صورتِ حال کی سنگینی کا تخمینہ اس کے تحت گرنے والی لاشوں سے نہیں لگاتا۔ میں اسے اپنے السر کے حوالے سے محسوس کرتا ہوں۔" اس نے انگلی سے اپنے پیٹ کو تھپ تھپایا "اور میرا السر مجھے بتا رہا ہے کہ موجودہ صورتِ حال کا کوئی فوری حل میرے پاس نہیں ہے۔ سرکاری سطح پر میرے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ میں صرف محفوظ قدم اٹھا سکتا ہوں۔ میں نے میٹرکس کی اصل طاقت کو اس کے بھٹ سے نکالنے کے لئے نکسن کے ذریعے اس پر دباؤ ڈالا ہے۔ ہمارے پاس صرف ایک نام ہے......... جان روپر آنسن........ اور اس کا بیٹا ہیری آنسن اس کی تدفین کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہے۔ میں نے اسے یہاں رکوا لیا ہے۔ ابھی مجھے نہیں معلوم کہ اس سے کیا کام لینا ہے۔ اس کا انحصار اس کے ردِ عمل پر ہے۔ میں اس پر کچھ تجربے کر رہا ہوں۔"

"تم اسے چارہ بناؤ گے؟"

"میں اس کے لئے اس معاملے کو اہم بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ خود سے سوال کرے اور پھر ان سوالوں کے جواب تلاش کرے۔"

"تمہارے خیال میں وہ ایسی کوئی چیز ڈھونڈ نکالے گا' جو ہم سے چھپی رہ گئی ہے؟"

"نہیں۔ کوئی چیز تلاش کرنا اس مسئلے کا حل نہیں۔ دیکھو......... ہم میٹرکس کے ہر ممبر کا نام معلوم کر سکتے ہیں لیکن اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ سوچو تو' وہ آنسن جیسے لوگ ہوں گے کچھ دولت مند افراد ہوں گے۔ ہر اہم شعبے سے تعلق رکھنے والے بڑے اہم لوگ ہوں گے۔ ہم انہیں پکڑ بھی لیں تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اپنا ہی کچھ بگاڑیں گے بدنامی کی صورت میں۔ نہیں فریڈ......... ہمیں ان کو تحریک دینی ہے اور اکسانا ہے۔ یہ کام ہیری آنسن کر سکتا ہے۔ نکسن کر سکتا ہے۔ ان کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

"ایک بات بتاؤ۔" فلیچر نے کہا۔ "اگر بریڈلے پر نکسن کی دھمکی بے اثر رہی تو کیا نکسن واقعی صدارتی نامزدگی حاصل کرے گا۔"

"یقیناً۔" گارفیلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

☆=========☆=========☆

اتوار......... ساڑھے گیارہ بجے دوپہر......... ابرام

مرگولس کی موت ہیری کے لئے الجھن اور برہمی کا باعث بنی تھی اور اس الجھن اور برہمی نے ہیری کو رات ٹھیک سے سونے نہیں دیا تھا۔ صبح ہوتے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ ساڑے گیارہ بجے اس نے لینگلے میں ملٹن ابرام کو فون کیا۔

"آج اتوار ہے مسٹر آنسن۔" آپریٹر نے کہا۔ "مسٹر ابرام کچھ کام نمٹانے کے لئے آئے ہوئے تو ہیں لیکن بہتر ہو گا کہ آپ ان سے ملاقات کا وقت لے لیں۔"

"انہیں بتا دو کہ میں آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔ مجھے ان سے والٹر مرگولس کے بارے میں بات کرنی ہے۔" ہیری نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ملٹن ابرام سی آئی اے کے محکمہ درجہ بندی کا سربراہ تھا۔ اس کا کام حساس نوعیت کے دستاویزی مواد کی آگہی رکھنا' اس کی اہمیت کا تعین کرنا اور وہ جن لوگوں کو دیا جا رہا ہے' ان کی حیثیتوں کا تعین کرنا تھا۔ اس محکمے کے کاغذی کام کا پھیلاؤ بے اندازہ تھا۔ ہر روز ٹنوں کاغذ اِدھر اُدھر کیا جاتا تھا......... آتا اور جاتا تھا۔ ریٹائرمنٹ سے پہلے والٹر مرگولس اسی محکمے کے ایگزیکٹو اسٹاف میں شامل رہا تھا۔ وہ لیو میکملن کی ماتحتی میں تھا' جو خود ملٹن ابرام کا ڈپٹی تھا۔

ہیری اس کے دفتر میں داخل ہوا تو اس نے بڑی خوش خلقی سے کہا۔ "فرمایئے مسٹر آنسن۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

ہیری نے غائرانہ نظر سے اسے دیکھا۔ اس کا قد چھ فٹ سے بھی نکلتا ہوا تھا۔ جسم ڈھیلے ڈھالے لباس کے باوجود مضبوط ہونے کا تاثر دے رہا تھا۔ آنکھوں سے توانائیوں کا اظہار ہوتا تھا۔ ہیری اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ "مسٹر ابرام' میں........"

"ہیری' سیکرٹری مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا چکی ہے۔ وہ سب کچھ جانتی ہے۔" ابرام نے اس کی بات کاٹ دی۔ "تم روم کے سفیر کے ساتھ ہو۔ یہاں تمہیں کچھ عرصے کے لئے روکا گیا ہے اور تم آئی این آر میں جارج ہائی مین کے ساتھ بیٹھ رہے ہو۔"

"جی ہاں۔ یہاں آئے ہوئے مجھے چار دن ہوئے ہیں اور اتنی ہی دیر میں میں اپنے والد کے حوالے سے بہت سارے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہوں........"

"ہاں۔ تمہارے والد بہت مقبول آدمی تھے۔"

"ان میں سے ایک والٹر مرگولس تھا۔ وہ آپ کے ہاں کام کرتا رہا ہے۔" ہیری نے کہا۔

"مرگولس.........؟ اوہ ہاں......... والٹ۔"

"اب وہ مر چکا ہے۔" ہیری نے کہا۔ اسے احساس تھا کہ یہ جملہ غیر ضروری ہے۔

ابرام نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہیری جان بوجھ کر خاموش رہا لیکن ابرام نے اس خلا کو بھرنے کی کوشش نہیں کی۔

"میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا والٹ تمہارے یا سی آئی اے کے لئے کسی خصوصی دلچسپی کا حامل تھا؟" بالآخر ہیری نے سوال اٹھایا۔

"ہاں بھی اور نہیں بھی۔" ابرام نے جواب دیا۔ "ایک اعتبار سے وہ دردِ سر تھا۔ لیکن ہمیں دردِ سر کے ساتھ گزارہ کرنا آتا ہے۔"

"وہ کس حد تک اذیت دہ تھا تمہارے لئے؟"

"اذیت دہ بہت سخت لفظ ہے۔" ابرام نے احتجاج کیا۔ "یہاں ہر شخص کسی نہ کسی خبط میں مبتلا ہوتا ہے۔ والٹ کا بھی ایک خبط تھا۔"

"وہ کیا؟"

"وہ جان کینیڈی کے قتل کی تفتیش کرنے والے وارن کمیشن سے متعلق رہا تھا لیکن وارن کمیشن کی رپورٹ اس کے لئے تسلی بخش نہیں تھی۔ اس ملک میں لاکھوں افراد ایسے ہیں، جو اس قتل کو باقاعدہ سازش کا نتیجہ قرار دینا چاہتے ہیں۔ والٹ انہی میں سے ایک تھا، اور یہ اس کا خبط تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کمیشن سے بہت سے حقائق چھپائے گئے تھے۔ سو اس نے اپنے طور پر اس سلسلے میں کام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ اس سے متعلق ہر فائل پڑھتا تھا......... اور ایسی فائلوں کی تعداد لاکھوں میں نہیں تو ہزاروں میں ضرور ہے۔ بس یہاں وہ ہمارا دردِ سر بن گیا۔ سی آئی اے مُردے کو بہت پہلے دفنا چکی تھی۔"

"بہرحال اس کا باس ہونے کی حیثیت سے تم اس کی موت کے سلسلے میں تفتیش کرانے کا حق رکھتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ حق استعمال کرو۔" ہیری نے کہا۔ "میں

چاہتا ہوں کہ اس کی لاش کا آزادانہ پوسٹ مارٹم کرایا جائے، اور پوسٹ مارٹم کرنے والا دل کا سب سے اچھا اسپیشلسٹ ہو۔"

"کیا؟ آزادانہ؟ جانتے بھی ہو، تم کیا کہہ رہے ہو؟" ابرام ششدر رہ گیا۔

"میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میری معلومات کے مطابق مرگولس کو کبھی عارضہ قلب لاحق نہیں رہا تھا۔ وہ ہر اعتبار سے ایک صحت مند آدمی تھا۔"

"تو کیا تمہارے خیال میں......... او مائی گاڈ!"

"اب بتاؤ۔ پوسٹ مارٹم کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟" ہیری نے پوچھا۔

ابرام کے جبڑے بھنچ گئے۔ "میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آئی ایم سوری۔ تمہارے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں لیکن تمہارے شبہات بے معنی ہیں۔ سوری آنسن۔" اس نے ایک لمحہ توقف کیا۔ پھر بولا۔ "اب حقیقت سن لو۔ والٹ اپنے خبط کے علاوہ بھی ہمارے لئے دردِ سر تھا۔ وہ ہمارے لئے سیکورٹی رسک تھا۔ اس لئے اس کی نگرانی کی جاتی تھی لیکن آنسن، یہ میں تمہیں اندر کی بات بتا رہا ہوں۔ کسی کو معلوم ہو گیا تو میں بڑی دشواری میں پڑ جاؤں گا......"

"میرا سینہ بہت گہرا ہے مسٹر ابرام۔"

"مرگولس کو اپنی یادداشتوں کے سلسلے میں ہر طرح کی خفیہ فائلیں پڑھنے کا حق حاصل تھا۔ وہ فائلیں لے جاتا تھا اور فائلیں واپس آتی تھیں تو پتا چلتا تھا کہ ان کی نقول بنائی گئی ہیں۔ یہ بات ہمیں فائلوں کا تجزیہ کرنے پر معلوم ہوئی تھی۔ پھر ایک دن ہمیں وجہ معلوم ہو گئی۔ والٹ مرگولس ایک علت میں گرفتار تھا......... بے راہ روی کی علت میں!" ابرام نے گہری سانس لی۔ "نگرانی کے دوران پتا چلا کہ اس کا غلط قسم کے لوگوں سے ملنا جلنا ہے۔ وہ سب کج رو لوگ تھے......... غیر فطری مذاق رکھنے والے۔ ہم نے اس کے اپارٹمنٹ میں بگ لگائے۔ چند ہی روز میں یہ بات پوری طرح ثابت ہو گئی۔ اسے اس کی بے راہ روی کے حوالے سے بلیک میل کیا جا رہا تھا۔ اس بلیک میلنگ کے تحت وہ ملک کے اہم ترین لوگوں کے متعلق......... ان کی نجی زندگی......... ان کی کمزوریوں کے متعلق معلومات فراہم کر رہا تھا۔"

ہیری کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا۔

"مرگولس نے خود کو ایک خوف ناک جال میں الجھا لیا تھا۔" ابرام کہتا رہا۔ "میں بہت افسوس سے کہہ رہا ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کی موت نے اسے بڑی زحمتوں سے بچا لیا۔ تم کہتے ہو' وہ دل کا مریض نہیں تھا لیکن ضمیر پر جو بوجھ وہ اٹھائے پھر رہا تھا' اسی کا تصور کرو۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں آنسن' اسے کسی نے قتل نہیں کیا۔ اس نے خود کو قتل کیا۔ جو کچھ وہ کر رہا تھا' وہ اس کے لئے آلہ قتل' ثابت ہوا۔"

ہیری کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔

"اب تم بتاؤ' بس اس کی موت کی تفتیش کا حکم دے کر اس کی رسوائی کا سامان کیسے کر سکتا ہوں؟" ابرام نے دونوں ہاتھ میز پر پھیلاتے ہوئے کہا۔ "سوری آنسن۔ اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔ ہم اس کی اذیت اور رسوائی کا سامان کیسے کریں۔ ہمیں یاد ہے کہ مرگولس نے سی آئی اے کی بہت طویل عرصے تک خدمت کی ہے۔"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں مسٹر ابرام۔" ہیری نے کہا۔ اس کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگ گئی تھیں۔

"شکریے کی کوئی بات نہیں آنسن' لیکن وعدہ کرو کہ اس راز کو راز ہی رکھو گے۔ میری خاطر بھی اور والٹ کی خاطر بھی۔"

"بے فکر رہو مسٹر ابرام۔"

ابرام اسے رخصت کرنے دروازے تک گیا۔ دروازہ بند ہونے کے بعد اس نے پوری قوت سے مٹھیاں بھینچیں اور غرایا۔ "او مائی گاڈ...... مائی گاڈ!" اس کے چہرے کے تاثرات اس شخص کے سے تھے' جو کسی جان لیوا حادثے سے لمحہ بھر پہلے بال بال بچا ہو۔

☆=========☆=========☆

پیر...... صبح پونے سات بجے...... آنسن

ہیری آنسن نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی گھڑی اٹھائی۔ اس کے برابر ہی گریزیا بے خبر سو رہی تھی۔ ہیری کو ملٹن ابرام سے ملاقات کا خیال آیا۔ والٹر مرگولس بے راہ رو تھا۔ بلیک میل کرنے والوں کو اہم اور خفیہ دستاویزات کی فوٹو اسٹیٹ فراہم کر رہا تھا؟ اس نے سوچا' ملٹن ابرام جھوٹ کیوں بولے گا لیکن اس کی بات درست تھی تو پھر اس کے باپ اور مرگولس کی قربت؟ یہ سب کیا ہے؟ اس نے تلخی سے سوچا۔

اس نے نہا دھو کر شیو بنایا' کپڑے بدلے' اپنے لئے کافی بنائی اور بہت دھیمی آواز میں ریڈیو کھولا۔ کوئی مبصر بتا رہا تھا کہ خبر گرم ہے کہ رچرڈ نکسن وائٹ ہاؤس میں داخلے کی ریس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ "تاہم سابق صدر نے ابھی اس کی نہ تصدیق کی ہے نہ تردید۔" مبصر کہہ رہا تھا۔

ہیری نے کافی پی کر پیالی خالی کی۔ پھر وہ نیچے آیا اور اپنی پورشے کے انجن کو وارم اپ کرنے لگا۔ ذرا دیر بعد باہر نکل آیا۔ شدید برف باری کے بعد ہونے والی سردی کی وجہ سے سڑکیں سنسان تھیں۔ وہ بہت احتیاط سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کے باوجود ایک جگہ گاڑی برف میں پھنس گئی اور بڑی مشکل سے نکلی۔ اس کے اندر اپنے اپارٹمنٹ واپس جانے کی ترغیب ابھری۔ اس نے بڑی مشکل سے اس پر قابو پایا۔

اسے صبح تین بجے کے قریب مرگولس کی موت والے دن بفلیو کی کہی ہوئی ایک بات یاد آئی۔ بفلیو نے کہا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ والٹ اس غلیظ اپارٹمنٹ میں کیوں زندگی گزار رہا تھا۔ جب کہ ورجینیا میں اس کا اتنا بڑا گھر تھا۔" اور ہیری کو یاد تھا کہ اسے خود والٹؒ کے فلیٹ کا اتنا صاف ستھرا ہونا چبھتا رہا تھا۔

سفر دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔ بالآخر اسے والٹ مرگولس کا فارم ہاؤس نظر آیا۔ ہیری نے گاڑی سڑک سے اتار کر فارم ہاؤس کی طرف جانے والے کچے راستے پر ڈال دی۔ سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے گاڑی روک دی۔ آگے نرم برف بہت زیادہ تھی۔ گاڑی کا جانا ممکن نہیں تھا۔ نیچے اتر کر اس نے درخت سے ایک شاخ توڑی اور اسے گاڑی کے پچھلے پہیوں کے نیچے جما دیا۔

عمارت دو منزلہ تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی لان تھا۔ لان کے وسط میں درختوں سے گھرا ایک سوئمنگ پول تھا۔ دوسری طرف سمر ہاؤس تھا۔ ہیری کے لئے وہ کار خلاف توقع تھی' جو پورٹیکو سے تھوڑا ہٹ کر کھڑی تھی۔ اس نے لان سے مکان کے سامنے والے حصے کا جائزہ لیا لیکن لگتا تھا' اندر کوئی نہیں ہے۔ وہ پورٹیکو کی طرف چلا آیا۔ اس نے کار کے اندر جھانکا۔ عقبی سیٹ پر ایک چھتری اور نیویارک میگزین کا تازہ شمارہ پڑا تھا۔ کار فورڈ سیڈان تھی۔ نمبر پلیٹس واشنگٹن کی تھیں۔ وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہینڈل کو گھماتے ہی دروازہ کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوا۔ اندر خوش گوار حدت

تھی۔

سیڑھیاں اوپر جاتی اور پھر داہنی جانب مڑتی تھیں۔ سامنے اسے ایک اونچی میز رکھی نظر آئی۔ ہال میں قالین بچھا تھا۔ بائیں جانب ڈبل ڈور تھا۔ اس نے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا۔

آواز دھیمی تھی' اس میں ٹھہراؤ تھا اور لہجے میں سرد تنبیہہ تھی۔ "سامنے میز پر دونوں ہاتھ پھیلا دو۔ پلٹ کر مت دیکھنا۔ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے۔ اگر یہ تمہیں ختم نہ کر سکا تو ہمیشہ کے لئے اپاہج ضرور کر دے گا۔"

ہیری آئسن کو تعمیل ہی میں عافیت نظر آئی لیکن اس نے ایک خلاف ورزی کی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ خوب صورت لڑکی ریوالور ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے اسے خاص مخوف ناک لگی۔ "دیوار کی طرف منہ کر لو۔" لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام ہیری آئسن ہے۔ تعلق اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ میں والٹ مرگولس کا دوست ہوں اور........"

"والٹ مرگولس کا کوئی دوست نہیں۔ وہ مر چکا ہے۔" لڑکی نے سرد لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں اس کا دوست ہوں۔"

"دوست تو بہت تھے اس کے۔ سبھی یہی دعویٰ کرتے ہیں........ اس کی موت کے بعد۔"

"یقین کرو۔ میں دوست ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ........"

"اپنی جگہ سے ہلنے کی جرأت نہ کرنا۔"

"مجھے اپنی طرف آنے کی اجازت دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کوئی مخدوش حرکت نہیں کروں گا۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"کھڑے ہو جاؤ اور میز کے دوسری طرف جا کر دونوں ہاتھ میز پر پھیلا دو جہاں وہ میری نظروں کے سامنے رہیں۔ پھر بات کرنا۔"

ہیری نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ لڑکی کا قد ساڑھے پانچ فٹ کے قریب تھا۔ وہ سفید بلاؤز اور براؤن اسکرٹ پہنے تھی۔ اس کے ہاتھ لمبے تھے اور یہ اندازہ نہیں ہوتا تھا

کہ ریوالور اس کے لئے کوئی نئی چیز ہے۔

"اب بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں؟"

"میں اپنی شناخت کرا سکتا ہوں۔ میری جیب میں........"

"مجھے اس سے دلچسپی نہیں کہ تم کون ہو۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ تم کیا ہو؟"

"میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں والٹ کا دوست ہوں۔ میں نے اس کی لاش دریافت کی تھی۔ شاید میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ........ مجھے خود بھی یقین نہیں۔ والٹ سے بہت باتیں ہوئی تھیں میری۔ اس نے جمعے کی رات مجھے کھانے پر بلایا تھا۔ میں نہیں جا سکا۔ اگلے روز میں اس کی اپارٹمنٹ گیا تو وہ مر چکا تھا۔"

"اس سے تو یہاں تمہاری آمد کی وضاحت نہیں ہوتی۔"

"میں تو خود یہاں وضاحت کے لئے........" ہیری نے داہنا ہاتھ میز سے پیچھے کھینچا اور میز کو پوری قوت سے لڑکی پر دھکیل دیا۔ لڑکی کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ ہیری نے پھرتی سے میز پھلانگی اور لڑکی کی کلائی تھام کر اسے اپنی طرف گھسیٹا۔ چند لمحوں میں ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ لڑکی بے حد جاندار ہے۔ اس نے عقب سے لڑکی کو جکڑ کر بھینچا۔ تب کہیں اس کی مزاحمت ٹوٹی۔ "ہاں........ اب ٹھیک ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ "تم ریسلر تو نہیں ہو۔ اب ہاتھ پاؤں چلاؤ گی تو مجبوراً جبڑا توڑ دوں گا تمہارا۔ سمجھیں۔"

لڑکی نے اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ ہیری لڑکی کو دھکیلتا ہوا گرے ہوئے ریوالور سے دور ایک کونے میں رکھی کرسی کی طرف لے گیا۔ لڑکی کو کرسی پر دھکیل کر اس نے ریوالور اٹھایا' لات مار کر دروازے کو بند کیا اور لائٹ آن کر دی۔ پہلی بار وہ لڑکی کو واضح طور پر دیکھ رہا تھا۔ لڑکی کے بال اخروٹی رنگت کے تھے۔ "ہاں........ اب ہم بات کر سکتے ہیں۔" اس نے گہری سانس لے کر کہا۔ "میں یہاں مدد کرنے آیا ہوں۔" اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ شیلف کتابوں سے بھرے ہوئے تھے۔ فلسفے پر خاصی کتابیں تھیں وہاں۔ رومن ہسٹری اور یونانی دیو مالا پر بھی خاصا ذخیرہ تھا۔ فرنیچر پرانے طرز کا لیکن خوب صورت تھا۔ اس معاملے میں والٹ اس کے باپ کا ہم ذوق ثابت ہوا تھا۔

"اب تم مجھے یہاں اپنی موجودگی کا سبب بتاؤ۔" ہیری نے لڑکی سے کہا۔

"یہ میرا گھر ہے۔ والٹ مرگولس کی بیٹی ہوں میں۔" لڑکی نے برہمی سے جواب

دیا۔"

"لیکن......... میرا خیال ہے........."

"پولیس نے مجھے اطلاع دی تھی۔ میں کل رات ہی آئی ہوں۔ میں سیٹل میں تھی........."

"والٹ نے بتایا تھا کہ تم گلوکارہ ہو۔"

"ہاں۔ وہ مجھے شوبزنس سے دور رکھنا چاہتے تھے۔ چاہتے تھے کہ میں شادی کروں' شوہر کو سنبھالوں اور بچے پالوں۔ میرے لئے یہ ممکن نہیں تھا۔"

"وہ ٹھیک کہتے تھے۔ تم سنگر لگتی بھی نہیں ہو۔ میرا خیال ہے' میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔"

لڑکی چوکنا نظر آنے لگی۔ "کیا مطلب؟"

"دیکھو..... میں نائٹ کلب سنگرز کے متعلق کچھ نہیں جانتا لیکن میں شرط لگا سکتا ہوں کہ کوئی گلوکارہ ریوالور اتنی مہارت سے نہیں پکڑ سکتی۔ دوسری بات........ یہ تمہارا لباس ثابت کرتا ہے کہ تم خوش ذوق ہو۔ تیسری بات یہ کہ والٹ مرگولس کی طرح تم بھی سخت جان' خودمختار اور خود اعتمادی سے مالا مال ہو۔ یعنی تمہاری سب سے بڑی شناخت والٹ مرگولس ہے۔"

"انہوں نے میرے متعلق تم سے بہت باتیں کی ہوں گی؟"

"نہیں۔ صرف ایک بار تمہارا تذکرہ کیا تھا اور وہ بھی سرسری طور پر۔" ہیری کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ اپنی اس لغزش پر وہ کڑھ کر رہ گیا۔ "میرا خیال ہے' وہ ان باتوں پر گفتگو کرنا ناپسند کرتا تھا' جو اس کے لئے اہم ہوں۔"

"تو وہ تم سے صرف اپنے کام کے متعلق گفتگو کرتے تھے؟"

"کچھ کچھ۔ وہ باتونی نہیں تھا۔ ہمارے درمیان ہر طرح کی باتیں ہوتی تھیں........ لیکن بے مغز' بے سود۔"

"لیکن تمہیں ان کے کام کے متعلق تو معلوم تھا۔ یقیناً ہوگا؟"

"تمہارا اشارہ اس کی یادداشتوں کی طرف ہے۔ ہاں' مجھے معلوم تھا۔"

وہ بہت سنجیدہ نظر آنے لگی۔ "تمہارے خیال میں ان کی یادداشتیں کتنی اہم

تھیں؟"

ہیری نے اپنے اندر کی سنسنی کو چھپانے کے لئے بے پروائی سے کندھے جھٹک دیئے۔ "وہ اس کے کیریر کا آخری پروجیکٹ تھا اور اس کے لئے بہت اہم تھا۔"

"مرجانے کی حد تک اہم۔" وہ اس کے قریب ہو گئی۔ "تم بھی یہی سمجھتے ہو نا؟"

ہیری نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے۔

"میرا تو یہی خیال ہے۔ پچھلے ہفتے انہوں نے مجھے فون کیا تھا۔ تمہارے متعلق باتیں ہوئی تھیں۔ تمہیں وہ بہت پسند کرتے تھے۔ پہلے کبھی کسی کے متعلق انہوں نے اتنی محبت سے گفتگو نہیں کی۔ انہوں نے تمہیں اپنی یادداشتوں کے متعلق بتایا تھا نا کہ وہ کس انداز میں......... کس سمت میں کام کر رہے ہیں؟"

جس تیزی سے بات آگے بڑھ رہی تھی' اس پر ہیری حیران تھا۔ "نہیں۔ البتہ موضوع کے متعلق بس جانتا ہوں۔ خاکہ سا سنا تھا میں نے۔"

"انہوں نے کوئی خاص بات نہیں بتائی........ کچھ نام؟"

"میرا خیال ہے' والٹ اور تم کم ہی ملتے تھے۔ والٹ کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ تم اور وہ زیادہ قریب نہیں تھے۔ پھر تمہیں اتنی معلومات کیسے ہیں؟" ہیری کے لہجے میں شک تھا۔ "انہوں نے تو صرف اشارہ دیا تھا کہ یہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا پروجیکٹ ہے۔ انہوں نے کہا تھا' ذرا سی غلطی ہو گئی تو پوری انتظامیہ دھماکے سے اڑ جائے گی۔"

"یہ کہا تھا اس نے؟"

"انہوں نے کہا تھا' آدھا ملک مجھے جہنم رسید کرنے کا خواہاں ہو گا اور آدھا ملک بہرا بن جائے گا۔" وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ "تم سے اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا انہوں نے؟"

"اس نے اشارتاً بہت کچھ کہا تھا۔" ہیری نے کہا۔ لڑکی کے چہرے پر مایوسی کا تاثر ابھرا۔ ہیری کا جی چاہا کہ اسے تسلی دے۔ "مجھے ذہن پر زور دے کر یاد کرنا پڑے گا۔"

"یاد کرنے کی کوشش کرو گے؟"

"ہاں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے چہرے سے یہ مایوسی دھو ڈالو۔" ہیری بے حد سنجیدہ تھا۔ اتنی سنجیدگی سے اس نے زندگی میں کبھی کچھ نہیں کہا تھا۔

لڑکی نے سر جھکا لیا۔ ایک لمحے بعد اس کا سر اٹھا تو ہونٹوں پر ایک ادھوری سی مسکراہٹ نظر آئی۔ "رات میں ان کی سٹڈی کو کھنگالتی رہی۔ ان کے کاغذات دیکھنا چاہتے ہو؟"

☆=========☆=========☆

ساڑھے بارہ بجے برف باری پھر شروع ہو گئی۔ ہیری فائل پر جھکا ہوا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ اسے جارج ہائی مین کو فون کرنا چاہیے تھا۔ اب تو یہ غیر ضروری تھا لیکن اگلے روز پورے دن غائب رہنے کے لئے اسے کوئی معقول عذر تراشنا تھا۔

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ واشنگٹن واپسی کا سفر آسان نہیں ہو گا۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے فائل بند کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ایلس....... یہ اس لڑکی کا نام تھا' لیکن یہ نام نہ اس نے لیا تھا اور نہ لڑکی نے۔ وہ دس بجے اسے مرگولس کی اسٹڈی میں چھوڑ گئی تھی۔ جانے سے پہلے اس نے فائلیں ترتیب سے میز پر رکھ دی تھیں۔

والٹ معلومات جمع کرنے کا ماہر ثابت ہوا تھا۔ وہاں غیر متعلق معلومات کا ایک انبار تھا۔ اور اس نے اپنے خیالات اور نتائج اخذ کرنے کے طریق کار کے متعلق کوئی سراغ نہیں چھوڑا تھا۔ اس میں حیرت کی بات نہیں تھی۔ والٹ جانتا تھا کہ اسے کس چیز کی جستجو ہے۔ والٹ نے پندرہ فائلوں کے ذریعے تاریخ کے سمندر کو جیسے ایک بالٹی میں بند کر دیا تھا ان فائلوں میں تمام معلومات موجود تھیں....... متعلقہ بھی اور غیر متعلق بھی۔ اس میں لی ہاروے اوسوالڈ (کینیڈی کا قاتل) اور جیک روبی (اوسوالڈ کا قاتل) کا مکمل پس منظر موجود تھا۔ ان کی فیملیز کے....... ان کے دوستوں اور ملنے والوں کے متعلق تمام معلومات موجود تھیں۔ پھر کچھ ایسے حقائق تھے' جو والٹ کے خیال میں سی آئی اے نے وارن کمیشن سے چھپائے تھے۔ دوسری فائلوں میں ایف بی آئی کی تفتیش کے ایسے نکات تھے' جو کمیشن سے پوشیدہ رکھے گئے تھے۔ کچھ سیاسی شواہد تھے' جن کی ہوا کمیشن کو نہیں لگنے دی گئی تھی اور ایسا وائٹ ہاؤس کے دباؤ کی وجہ سے ہوا تھا۔

وہ سب کچھ پڑھ کر ہیری اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اس کام کی....... ان خرافات کی وجہ سے کسی کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ 60ء کے بعد تیس ایسی کتابیں شائع ہوئی تھیں' جن میں کینیڈی کے قتل کو باقاعدہ سازش ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ

والٹ نے اس پر کسی بھی زاویے سے کیے گئے کام کو مکمل نہیں کیا تھا اور وہ ایک تھیوری کو چھوڑ کر دوسری کی طرف بھاگتا رہا تھا۔ اس کے کام میں مرکزیت نہیں تھی۔

ہیری نے تھکے تھکے انداز میں آخری فائل کھولی اور حیران رہ گیا۔ جان روپر آئسن! ابتدا میں وہ بے تابی سے پڑھتا رہا۔ وہ پانچ صفحات تھے۔ پھر اس نے پہلی سطر سے دوبارہ پڑھنا شروع کیا۔ نمبر' اختصارات' اشارات اور کوڈ نام۔ مثلاً ٹینگو' اولٹس' بل بورڈ شرائیک۔ بے معنی....... کم از کم فی الوقت تو وہ سب بے معنی تھے۔ بہت زیادہ پڑھنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں پانی بھرا آ رہا تھا۔ سر دکھ رہا تھا۔ اس نے ان صفحات کو تیسری بار پڑھا۔ مگر اب بھی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ ایلس نشست گاہ میں بیٹھی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ "پڑھ لیا سب؟ کچھ سمجھ میں آیا؟" اس نے پوچھا۔

"تم نے بھی پڑھی ہیں یہ فائلیں؟" ہیری نے جواب دینے کی بجائے پوچھا۔

"تھوڑا بہت' لیکن میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اس میں اشاراتی مواد بہت ہے۔"

"میرا خیال ہے' اس کی مدد سے ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکیں گے۔" ہیری نے صاف گوئی سے کام لیا۔ ایلس کو مایوس دیکھ کر اس نے کہا۔ "آئی ایم سوری لیکن میں سمجھ نہیں پایا کہ والٹ کیا بات کرنا چاہتا تھا۔ کم از کم مجھ پر تو وہ کچھ ثابت نہیں کر سکا۔"

"لیکن انہوں نے کہا تھا کہ......."

"میرے خیال میں وہ اس کی خواہش ہو گی۔"

چند منٹ بعد وہ اسے رخصت کرنے دروازے تک آئی تو بے حد پژمردہ لگ رہی تھی۔ پورٹیکو میں کھڑے ہو کر انہوں نے ہاتھ ملائے۔ پھر ہیری ڈرائیو وے کی طرف چل دیا۔

"ہیری۔" عقب سے ایلس نے پکارا۔ ہیری نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ "تمہارے خیال میں وہ بڑھاپے کے خبط میں مبتلا تھے اور اپنا وقت ضائع کر رہے تھے؟"

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔"

"میرے خیال میں یہ بات نہیں ہے۔"

"وہ تمہارا باپ تھا۔" ہیری نے اسے یاد دلایا۔ "میں نے بھی اپنے باپ کو جمع کو

دفنایا ہے۔ یہ ہم دونوں میں قدر مشترک ہے۔' اور جانے کیوں' ہم دونوں کے باپ ایک زنجیر سے وابستہ نظر آتے ہیں۔"

"ہیری......... میرے والد نے جس چیز کے لئے طویل جدوجہد کی تھی' وہ اس کے حصول کے بہت قریب پہنچ گئے تھے۔ یہ مت پوچھنا کہ میں یہ بات کیسے جانتی ہوں۔ بس میں نے محسوس کی ہے یہ بات۔ بیٹی ہونے کی حیثیت سے یہ میری ذمے داری ہے کہ میں کم از کم اس چیز کے متعلق معلوم کرنے کی کوشش ضرور کروں........."

ہیری سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ کس احساس جرم کا رد عمل ہے۔ اس کی طرح وہ بھی باپ کو نظرانداز کرنے کا جرم کرتی رہی تھی۔ وہ اپنے حوالے سے اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔ "ایلس......... میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔" اس نے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا......... یہ نام اس لڑکی پر سجتا نہیں ہے۔

ایلس کا جسم یوں لرزا' جیسے وجود میں سردی اتر گئی ہو۔ "ہیری' جو کچھ کر سکتے ہو' وہ ضرور کرو۔ پلیز۔" جواباً ہیری کے چہرے پر جو تاثر ابھرا' وہ اس کے لئے حوصلہ افزا تھا "شکریہ ہیری۔" اس نے سادگی سے کہا۔ پھر وہ اس کے جانے سے پہلے پلٹی اور بھاگتی ہوئی مکان میں چلی گئی۔ اپنی کار تک پہنچنے کے بعد ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو وہ کھڑکی میں کھڑی اسے دیکھ کر ہاتھ ہلا رہی تھی۔ ہیری کو احساس ہو رہا تھا کہ یہ ختم ہونے والا تعلق نہیں۔ پہلی ملاقات میں......... تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے تھے۔

ڈرائیو کرتے ہوئے بھی وہ ایلس کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ اسے آنسن کی بجائے بے تکلفی سے ہیری کہہ کر پکارتی رہی تھی! وہ سوچ رہا تھا کہ کیا مرگولس کی چند روز پہلے کی فون پر اس کے متعلق گفتگو اس بے تکلفی کا سبب ہو سکتی ہے؟ اور کیوں؟

☆==========☆==========☆

ہیری کے گیٹ سے نکلتے ہی وہ ٹیلی فون کی طرف گئی اور واشنگٹن کا ایک نمبر ڈائل کیا۔ لوکاس گارفیلڈ کے سینے پر ٹھنڈ کا اثر تھا اور وہ بدمزاجی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ایلس نے تفصیلی رپورٹ دی۔ "میرے خیال میں بہتر یہ ہو گا کہ ہم اسے اعتماد میں لے لیں۔" ایلس نے آخر میں کہا۔

"نہیں۔" گارفیلڈ نے کھانستے ہوئے کہا۔ "اس کا یہ سمجھنا بہتر ہو گا کہ وہ یہ سب اپنے لئے......... اپنی مرضی سے کر رہا ہے۔ گڈ بائی۔"

☆==========☆==========☆

پیر......... سہ پہر ڈھائی بجے......... آنسن

جارج ہائی مین نے اس کے اپارٹمنٹ فون کر کے اسے بفیلو مورگن کا پیغام دیا کہ آج شام والٹر مرگولس کی تدفین ہو گی۔ ہیری اپارٹمنٹ سے نکل آیا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ قبرستان دیر سے پہنچے گا۔ برف باری اور شدید ہو گئی تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ اسے ایلس کو فون کر کے اطلاع دینی چاہیے تھی۔

اس نے اپنی کار پارک کی۔ دو سو گز دور اسے چھوٹا سا گروپ نظر آیا۔ اس نے بفیلو مورگن کو اس کی جسامت کی وجہ سے دور سے پہچان لیا۔ لیو میکملن ایک طرف اکیلا کھڑا تھا۔ چھ سات افراد اور تھے جنہیں ہیری نہیں جانتا تھا۔ تدفین ہو چکی تھی۔ اب قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی۔

پادری کے جاتے ہی شرکا تتر بتر ہو گئے۔ "تو یہ تدفین بھی سی آئی اے کی طرف سے ہوئی ہے؟" ہیری نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں کیا توقع تھی؟" میکملن نے پوچھا۔

بفیلو مورگن قبر سے ہٹ کر ان کی طرف آیا اور بڑی گرم جوشی سے ہیری کو لپٹا لیا۔ "میں نے تمہارے دیئے ہوئے نمبر پر فون کیا تھا لیکن تم موجود نہیں تھے۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہارا پیغام مل گیا تھا۔" ہیری نے کہا۔

بفیلو' میکملن کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی نظر کہیں اور جم گئی۔ ہیری نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ وہ ڈرائیو وے میں کھڑی سیاہ لیموسین کار کو دیکھ رہا تھا۔ کار درختوں کی اوٹ میں کھڑی تھی۔ "عجیب لوگ ہیں۔" بفیلو بڑبڑایا۔ "کار میں بیٹھ کر تدفین کا منظر دیکھ رہے ہیں۔ جیسے کوئی تماشہ ہو۔" اس نے لیو میکملن کو شک آمیز نظروں سے دیکھا۔ "لوئی......... میں چلتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ضرورت پڑنے پر میں کہاں ملوں گا۔"

"یہ کون ہے؟" اس کے جانے کے بعد میکملن نے پوچھا۔

"والٹ کا دوست۔" ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔ "سچا' کھرا دوست۔ میرا خیال تھا' تم اس سے مل چکے ہو گے۔"

"نہیں۔ کبھی نہیں ملا۔ ملا ہوتا تو بھول نہیں سکتا تھا۔" میکملن نے کہا۔ "یہ تمہیں لُوئی کیوں کہتا ہے؟"

"وہ ہر کسی کو لُوئی کہتا ہے۔ سیدھا سادا آدمی ہے۔"

سیاہ لیموسین اسٹارٹ ہوئی اور آہستگی سے قبرستان کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"یہ پیٹرسن تھا۔" میکملن نے بتایا۔

"پیٹرسن؟ اور والٹ مرگولس کی تدفین!؟"

"ہاں۔ یہ والٹ کے لئے اعزاز ہے۔" میکملن نے کہا۔ "ہاں سنو.......... والٹ تمہارے والد کی تدفین میں شریک ہوا تھا نا؟"

"دیکھو میکملن۔ میں کچھ باتوں کی وضاحت چاہتا ہوں.........."

"یقیناً چاہتے ہوں گے۔ مگر اس سے پہلے میں ایک بات واضح کردوں۔ میں کوئی الزام نہیں سننا چاہتا اور میں کسی الزام کا جواب بھی نہیں دوں گا۔" میکملن کا لہجہ بہت سخت تھا۔ "لہٰذا مجھے اخلاق پڑھانے کی کوشش مت کرنا۔" پھر اچانک وہ نرم پڑ گیا۔

"میری بات بری لگی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔"

ہیری کا چہرہ خفت کے احساس سے تمتما اٹھا۔

"آؤ چلیں۔ مجھے ڈرنک کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔" میکملن نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

☆=========☆=========☆

بار میں میکملن نے اپنے اور ہیری کے لیے ڈبل بوربن کا آرڈر دیا۔ میکملن کے انداز سے پتا چلتا تھا کہ وہ پینے کا عادی نہیں۔ "اور پیو گے؟" ہیری نے اس سے پوچھا۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

دوسرے جام کے بعد ہیری نے کہا۔ "لیو' مجھے تمہاری صحیح پوزیشن کا اندازہ نہیں۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ یہاں کوئی بدبودار کام ہو رہا ہے۔ والٹ کسی طور اس میں ملوث تھا۔

اگر تم اس سلسلے میں گفتگو نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔ ہم موسم کے متعلق باتیں کر لیتے ہیں لیکن میں خطرے کے باوجود تمہیں ایک بات ضرور بتاؤں گا۔ ممکن ہے' تمہارے متعلق میرا اندازہ غلط ہو.........." میکملن اس کے کندھے کے اوپر کہیں یوں دیکھ رہا تھا' جیسے چیک کر رہا ہو کہ کوئی ان کی اس گفتگو پر کان لگائے تو نہیں ہے۔ ہیری نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔ "تم یہ بتانا چاہتے ہو کہ یہاں بھی جاسوس موجود ہیں؟"

میکملن نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔ "تم کہتے رہو۔"

"سب سے پہلے ایک سوال۔" ہیری نے کہا۔ "تم عین اس وقت کیوں نظر آئے' جب سی آئی اے والے والٹ کی لاش لے جا رہے تھے۔"

"تم موجود تھے وہاں؟" میکملن نے پوچھا۔

"میں موجود تھا۔"

"تو تم بھی اس منظر میں پوری طرح موجود ہو۔ خیر تم جیتے میں ہارا۔ میں وہاں اس لیے گیا تھا کہ والٹ نے مجھے بلایا تھا۔ ایک روز پہلے اس نے مجھے فون کیا تھا اور ہمارے درمیان ملاقات طے ہوئی تھی۔ میں ملنے کے لیے پہنچا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ مرچکا ہے۔ اب تو مطمئن ہو؟"

"والٹ نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟"

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ کاش مجھے معلوم ہوتا۔"

"اور اگر میں کہوں کہ مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آیا۔"

"تو میں کہوں گا کہ تمہیں اس کا حق ہے لیکن یہ بھی کہوں گا کہ تم غلطی پر ہو۔ تم نے سوال پوچھا' میں نے جواب دے دیا۔ یقین نہیں کرنا تھا تو سوال کیوں پوچھا تھا؟"

"میں تمہارے جواب پر شک نہیں کروں گا۔" ہیری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "لیکن تمہیں اندازہ تو ہو گا کہ اس نے تمہیں کیوں بلایا تھا۔"

میکملن نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ "اسے ہمیشہ یہ خیال ستاتا تھا کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے' وہ اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہو۔ بہرحال تمہاری تو اس سے بات ہوئی تھی۔ تمہی کچھ بتاؤ۔"

"اس نے مجھے رات کے کھانے پر مدعو کیا تھا۔ میں نہیں پہنچ سکا۔ میں نے بہت

کوشش کی لیکن اس کا نمبر نہیں ملا۔ دوسری طرف اس نے فون کر کے تمہیں بلایا۔ دیکھو ان دونوں باتوں میں کوئی تعلق تو ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپانا چاہئے۔"

میکملن خاموش رہا تو ہیری نے کہا۔ "ٹھیک ہے لیو۔ تم سب کچھ اپنے پاس سنبھال کر رکھو۔ میں روم واپس جا رہا ہوں۔ وہ مجھے روک نہیں سکتے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن میکملن نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے دوبارہ بٹھا دیا۔

"ہیری' تم ان معاملات سے منہ موڑ کر نہیں جا سکتے۔" لیو میکملن نے کہا۔

"مگر مجھے پتا تو چلے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں ایک ایسے شخص کی تدفین میں شرکت کر کے آ رہا ہوں' جو پہلے بلیک میل ہوا اور پھر موت سے ہم کنار ہوا۔"

"بلیک میل؟" میکملن نے حیرت سے کہا۔ "یہ کہاں کی ہانک رہے ہو تم۔"

ہیری نے اسے ملٹن ابرام سے ملاقات کا احوال تفصیل سے سنا ڈالا۔

"خدا کی پناہ۔" میکملن نے سب کچھ سننے کے بعد لرزتی آواز میں کہا۔

"تو تمہیں یہ سب معلوم نہیں تھا؟" ہیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ ابرام نے بکواس کی ہے۔ نہ مرگولس بے راہ رو تھا اور نہ ہی وہ بلیک میل ہونے والا آدمی تھا۔ اس پر تو میں حلف اٹھا سکتا ہوں۔" میکملن دہلا ہوا تھا۔ "مگر ابرام کو جھوٹ بولنے کی کیا........"

"یہ وہ سوال ہے' جس کا جواب میں تلاش کر کے رہوں گا۔"

"تمہارا مطلب ہے' ابرام جانتا ہے کہ مرگولس کو کس نے قتل کیا ہے۔"

میکملن آگے کو جھک آیا۔ "سنو ہیری۔" اس نے بہت نیچی آواز میں کہا۔

"صورت حال بدل گئی ہے۔ میں تم سے وعدہ چاہتا ہوں کہ تم یہ سب اپنے تک رکھو گے۔ کسی سے بھی کچھ نہیں کہو گے جو کچھ تم نے ابھی مجھے بتایا ہے' اس نے صورتِ حال کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھ پر یقین کرو۔ مناسب وقت پر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ ایک بات بتاؤ۔ والٹ کی موت کے بعد تمہاری کسی سے بات ہوئی ہے؟"

"صرف والٹ کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس کا باپ یوں مارا گیا کہ کوئی اہم بات جانتا تھا۔" ہیری نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ "اب تم رازداری کا تقاضہ کر رہے ہو۔ تمہیں کس چیز کی تلاش ہے؟ مرگولس کو کس چیز کی تلاش تھی؟ یہ

چکر کیا ہے؟"

میکملن چند لمحے ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "مجھے ایک بے حد اہم میٹنگ درپیش ہے ہیری۔" اس نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا اور پھر باہر سڑک پر نظر ڈالی۔ "تم سوالات بہت کرتے ہو۔ میرا خیال ہے' یہ بہتر ہوگا کہ کچھ عرصے ہم نہ ملیں۔ میرے اگلے رابطے تک انتظار کرو۔"

"بہت خوب۔ یہ تو ایسا ہی ہے' جیسے تم مجھے بم تھما دو اور خود پن لے کر چلتے بنو۔" ہیری نے احتجاج کیا۔

"ہاں اور بہتری اسی میں ہے۔" میکملن نے کہا۔ "اور ہاں' لڑکی سے ملتے رہنا۔ اسے تمہاری مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔" یہ کہہ کر میکملن بار سے نکل گیا۔

☆==========☆==========☆

پیر........ شام ساڑھے چار بجے .... میکملن

وہ محبت کرنے والوں کی طرح ساری دنیا سے چھپ کر ملتے تھے۔ چھوٹے سے پُل پر وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہلتے رہے۔ دونوں خاموش تھے۔ پھر وہ ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔ برف باری ہو رہی تھی۔ "ابھی ایک گھنٹا پہلے مرگولس کو دفن کر دیا گیا۔ خلافِ توقع ہیری آئنن بھی وہاں موجود تھا۔" اس نے کہا۔

"کچھ کہہ رہا تھا وہ؟" لڑکی نے پوچھا۔

"بہت کچھ۔"

"یعنی اسے کچھ یاد آگیا؟ کوئی ایسی بات' جو والٹ نے اسے بتائی تھی؟"

"نہیں۔ یہ تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اسے کچھ بھی معلوم نہیں۔ گارفیلڈ نے تو اسے تنکے کا سہارا سمجھ کر پکڑا ہوا ہے۔"

اس کا چہرہ روشنی کے رخ پر آیا تو لڑکی نے دہل کر کہا۔ "او گاڈ۔ لیو........ یہ تم نے کیا حال بنا رکھا ہے۔"

"صورتِ حال سے موازنہ کرو تو یہ بہت اچھا حال ہے۔" میکملن نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے لیو؟ کوئی گڑبڑ ہے کیا؟" لڑکی پریشان ہو گئی۔

"آنسن لینگلے جا کر ابرام سے ملا۔ اس سے صاف لفظوں میں کہا کہ اس کے خیال میں مرگولس کو قتل کیا گیا ہے۔ اس نے غیر جانب دارانہ پوسٹ مارٹم کا مطالبہ کیا۔ ذرا تصور تو کرو اور جانتی ہو ابرام نے کیا کہا.........." میکملن نے اسے تفصیل سنا ڈالی۔ پھر بولا۔ "گارفیلڈ کا خیال درست تھا۔ ہیری آنسن نے یہ کارنامہ بغیر کسی کی مدد کے انجام دیا ہے۔ اس نے ابرام کو بے نقاب کر دیا۔ حالانکہ خود بے خبر ہے۔ میرا خیال ہے' ابرام اس میں تنہا ملوث نہیں۔"

لڑکی کا جسم لرز اٹھا۔ "اب ہیری آنسن کا کیا ہو گا؟"

"ہونا کیا ہے۔ وہ بڑھتا رہے گا۔" میکملن نے کہا۔ "وہ دو اعتبار سے ہمارے لیے کار آمد ہے۔ وہ جانتا ہے کہ والٹ کو کیوں مارا گیا۔ اور یہ کہ والٹ نے اس کے باپ کے متعلق فائل کیوں بنائی تھی۔ اور وہ حوصلہ مند آدمی ہے۔ پیچھے ہٹنے والا نہیں۔ گارفیلڈ کا خیال ہے کہ شاید اس کے باپ نے اسے کچھ بتایا ہو گا۔ کوئی ایسی بات' جو وہ بھول گیا ہو......... اور وہ کسی بھی وقت اسے یاد آ سکتی ہے۔"

"تمہیں یقین ہے اس پر؟"

"میں تو اس وقت کسی بات پر بھی یقین کر سکتا ہوں۔ بہرحال لڑکا اس وقت بارودی سرنگوں کے میدان میں چل رہا ہے اور ہم اس سے اتنا قریب نہیں رہ سکتے کہ وقت پڑنے پر اسے کھینچ لیں۔"

"اسے کچھ بتایا بھی تو نہیں جا سکتا۔ اگر بتا دیا جاتا تو وہ یوں دندناتا ہوا ابرام کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔ ہے نا؟"

"حماقت میری ہے۔ اگر میں والٹ کا فون ملتے ہی اس کے پاس چلا گیا ہوتا تو......... اس کے پاس یقیناً دھماکہ خیز معلومات تھیں۔" میکملن کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔

"ممکن ہے' کوئی خاص بات نہ ہو۔" لڑکی نے میکملن کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ "اہم بات ہوتی تو وہ کوئی پیغام' کوئی رقعہ......... کچھ نہ کچھ چھوڑتا۔ تم والٹ کو جانتے ہو۔ وہ ہر چیز کو تحریر میں قید کر لینے کا قائل تھا۔"

"تمہارے خیال میں ہیری کو وہاں سے کوئی چیز ملی ہو گی؟"

"نہیں۔ فلیٹ بالکل صاف ستھرا تھا۔ بلکہ ہیری کو اس پر حیرت ہوئی تھی۔" لڑکی

نے بتایا پھر پوچھا۔ "تم نے گارفیلڈ کو ابرام کے بارے میں بتایا؟"

میکملن نے نفی میں سر ہلایا۔ "اب بتاؤں گا۔ ویسے بے بی' میں نے کھیل بگاڑ دیا۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کھیل میں ہم اب بھی آگے ہیں۔ ہمیں ابرام کے متعلق معلوم ہو گیا ہے۔ ہمارے سامنے ایک واضح ہدف......... اور نمایاں سراغ ہے۔ میٹرکس والے کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ تم نے کھیل نہیں بگاڑا لیو۔"

میکملن نے جیسے کچھ نہیں سنا۔ "گارفیلڈ ہی کسی چکر میں ہے۔ مجھے اس نے نہیں بتایا اس سلسلے میں۔ تم نے نکسن کے متعلق سنا؟"

"ہاں۔ لیکن مجھے تو یہ پاگل پن معلوم ہوتا ہے۔"

"یہ بھی کوئی لمبا چکر ہے۔"

"تم اِدھر اُدھر نہ بھٹکو لیو۔" لڑکی نے تنبیہہ کی۔ "تمہیں بس ہیری آنسن پر توجہ مرکوز رکھنی ہے۔"

"نہیں۔" میکملن کے لہجے کی تیزی نے لڑکی کو حیران کر دیا۔ "اب مجھے باہر سمجھو۔ ہیری آنسن اب تمہارا ہے یہ تو ہونا ہی تھا۔"

"کیسی بات کرتے ہو لیو.........."

"میں نے تمہیں سب کچھ نہیں بتایا ہے۔" میکملن نے کہا۔ "ہیری سے گفتگو کے بعد میں نے ٹیکنیکل سروسز میں ٹام میسی سے بات کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ والٹ مرگولس کے فلیٹ میں جو بگ لگایا گیا تھا' وہ جدید ترین تھا۔ اس کا ایک حصہ ٹیلی فون انسٹرومنٹ سے منسلک تھا۔ اس کا مطلب سمجھتی ہو۔ مرگولس نے مجھے فون کیا تو صرف اس کی گفتگو ہی نہیں' میرے جوابات بھی ریکارڈ ہوئے تھے' اور والٹ کی تدفین کا تماشہ پیٹرسن اور ابرام بھی دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے ہیری آنسن کے ساتھ دیکھا تھا۔ اسی لیے تو میں نے کہا کہ میں نے کھیل بگاڑ دیا۔" وہ چند لمحے خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا۔ "اب میں چلتا ہوں جولی۔"

لڑکی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔ اس کے تصور میں اسٹیٹلر ہوٹل کے کمرے میں اسٹیفن فیسبر کی لاش لہرا گئی۔ "تم محفوظ رہو گے لیو۔ تم چاہتے ہو کہ.........."

"ہیری آنسن کے قریب رہو۔" میکملن نے کہا اور لڑکی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر

اس کے چہرے کو ٹٹولنے والی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ ”تمہیں یہ کام اب ناگوار تو نہیں لگے گا۔“

لڑکی کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ”لیو' میں.........“

”میں جانتا ہوں۔“ میکملن نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔ ”چھوڑو۔ کچھ باتیں اَن کہی رکھنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اب جاؤ۔“

☆=========☆=========☆

منگل......... صبح ساڑھے نو بجے......... پیٹرسن

پیٹرسن کا ذہن الجھا ہوا تھا۔ وہ ٹھیک طرح سے گولف کھیل نہیں پا رہا تھا۔ گیند جہاں پہنچی، وہاں گیند اور ٹی کے درمیان ایک درخت حائل تھا۔ ملٹن ابرام نے بڑی طمانیت سے گیند کو دیکھا۔ ”ڈون......... تم کھیل نہیں پا رہے ہو۔ یوں تو میں بلا مقابلہ جیت جاؤں گا۔“

”شٹ اپ۔“ پیٹرسن نے تپ کر کہا۔ وہ ہارنے کا قائل ہی نہیں تھا۔ کجا یہ کہ ایک ماتحت سے ہارنا۔ ”یہ ذہن میں رکھو کہ ہم کچھ اہم باتیں کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ اب بولو۔“

”معاملہ بہت بگڑ رہا ہے۔“ ابرام بولا۔ ”اسٹیلر ہوٹل والے معاملے میں ہمیں کامیاب ہونا چاہیے تھا۔ وہیں سے گڑبڑ ہوئی ہے۔“

”اصل میں تمہیں مرگولس کو اتنی ڈھیل نہیں دینی چاہیے تھی۔“ پیٹرسن نے بھنا کر کہا۔

”ڈھیل کہاں دی تھی۔ مجھے اس کے پل پل کی خبر رہتی تھی.........“

”اس کے باوجود ایک لمحے کی چوک ہوتی تو وہ سب کچھ تباہ کر دیتا۔“

”یہ ہم یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں.........“

”میں کہہ سکتا ہوں۔“ پیٹرسن نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ ”اگر میں نے اس کا فلیٹ بگ نہ کروایا ہوتا تو......... حالانکہ یہ کام تمہیں کرانا چاہیے تھا۔“

”خیر......... نکسن والے معاملے کا کیا ہو رہا ہے؟“

”اس سلسلے میں بہت سوچنا پڑے گا۔“

”کہیں تم نکسن کو.........“

”میں نے کہا نا، سوچنا پڑے گا۔ دیکھو......... اٹلانٹا میں ہم نے دو سال بینک کی نگرانی کی۔ اس کے باوجود وہاں سے خالی ہاتھ واپس آئے۔ میں نے ایری زونا سے برسوں پہلے کہا تھا کہ جان آنسن کے بارے میں مجھے مکمل اختیار سونپ دے۔ یہ سب کچھ اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔“

”تمہیں معلوم ہے، اس کا بیٹا مجھ سے ملنے آیا تھا۔“ ابرام نے بتایا۔

”کیا......... کیا؟“

ابرام نے ملاقات کی تفصیل اسے بتائی۔ ”لیکن تشویش کی کوئی بات نہیں۔“ اس نے آخر میں کہا۔

”تمہارے لیے نہیں ہوگی، لیکن میں تم سے سیدھی سی ایک بات کہتا ہوں۔ اس پر عمل کرو۔ مرگولس کا جس سے بھی رابطہ رہا ہو، اسے منظر سے ہٹا دو۔“

”یعنی بارہ سال سے زیادہ عمر کے ہر اس شخص کو مٹا دوں، جس سے مرگولس نے کبھی بات کی ہو۔ یہ تو بہت طویل پروگرام ہوگا۔“

”مرگولس کی ایک بیٹی تھی۔ ممکن ہے، مرگولس نے کبھی اس سے کچھ کہا ہو۔ پھر جسٹس ڈیپارٹمنٹ میں کاپلن سے مرگولس نے رابطہ کیا۔ پھر آنسن کا بیٹا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اب کبھی یہ نام میرے راستے میں آئے۔“

”اور نکسن.........“

”دیکھو، نکسن نے جس طرح بریڈلے سے رابطہ کیا، اس سے پتا چلتا ہے کہ لامحدود وسائل سے مقابلہ ہے ہمارا۔“ پیٹرسن نے کہا۔ ”اسی لیے میں نے اور لا۔کروکس نے اسے جوابی حملے کے ذریعے چیلنج کیا ہے۔ اس کے الیکشن لڑنے کی افواہ ہم نے ہی پھیلائی ہے۔“

”تو کیا ہوا۔ نکسن تردید کر دے گا۔“

”میں شرط لگا سکتا ہوں کہ نکسن سے بھی وہی شخص کام لے رہا ہے، جو مرگولس کو استعمال کر رہا تھا۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ شخص نکسن کو پیچھے نہیں ہٹنے دے گا۔ وہ جو کوئی بھی ہے، بہت ذہین ہے اور اس کا اسٹائل بہت شاندار ہے۔ خیر، بریڈلے اور نکسن

کو میں اور ایری زونا سنبھال لیں گے۔ تم میری ہدایات پر عمل کرو۔ اور ہاں.........
مرگولس کی موت سے پہلے کا وہ آخری ٹیپ ضرور سن لینا' جس نے ہمیں تباہی سے بچا لیا۔"

"وہ جس سے بات کر رہا تھا' اسے بھی پہچانا تم نے؟"

پیٹرسن ہنس دیا۔ "بدبو آتی ہے تو آدمی ہر طرف دیکھتا ہے' لیکن اسے اپنی ناک کے عین نیچے دیکھنے کا خیال سب سے آخر میں آتا ہے۔ تم بھی اپنی ناک ٹٹولو ذرا۔ اور ہاں......... اسٹیٹلر ہوٹل میں مرنے والے کی جیب سے جو کاغذات نکلے تھے' وہ تو محفوظ ہیں نا؟"

"ہاں۔ وہ میری دراز میں ہیں۔" ملٹن ابرام نے کہا۔

☆==========☆==========☆

منگل......... دوپہر ساڑھے گیارہ بجے......... آنسن

ہیری نے ٹام پرنگل سے گفتگو کے بعد ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ بے حد غیر تسلی بخش گفتگو رہی تھی۔ پرنگل کا دعویٰ تھا کہ وہ جان آنسن کا بہت پرانا دوست ہے لیکن اب ہیری کا خیال تھا کہ وہ محض وکیل اور موکل کا تعلق رہا ہوگا۔ ہیری نے پرنگل سے اپنے باپ کے سیاسی نظریات اور وابستگی کے بارے میں سوال کیے تھے۔ اس نے پرنگل کو الجھا دیا تھا۔ وہ مصر رہا تھا کہ جان آنسن اول تا آخر صرف ڈپلومیٹ تھا۔ اس نے آئینی ضابطہ اخلاق کے تحت ملک کی خدمت کی تھی۔ وہ کسی سیاسی گروہ سے وابستہ نہیں رہا تھا۔ اس کے کوئی سیاسی نظریات نہیں تھے۔ اس نے ہمیشہ گروہی سیاست سے بالاتر رہ کر ملک و قوم کی خدمت کی تھی۔

ہیری بہت الجھا ہوا تھا۔ چھوٹے سے آفس میں اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر پرنگل کی بات درست ہے تو والٹ مرگولس کے پاس جان روپر آنسن کے متعلق فائل کی موجودگی کیا معنی رکھتی ہے۔ اس نے کوٹ اٹھایا اور دفتر سے نکل آیا۔ باہر تیز سرد ہوا ڈنک کی طرح چبھ رہی تھی۔ وہ اس طرف بھاگنے لگا' جہاں اس نے اپنی پورشے پارک کی تھی۔

گاڑی اس نے اپنے اپارٹمنٹ سے ایک بلاک دور روکی۔ موسم کا تقاضہ تھا کہ وہ

اپارٹمنٹ میں نرم گرم بستر سے استفادہ کرے لیکن وہاں گریزیا نامی بلا بھی موجود تھی۔ وہ سوچتا رہا کہ کاش وہ کسی طرح اسے اپارٹمنٹ سے نکال سکتا۔ جان روپر آنسن کے بیڈ پر اس بلا کے سونے کا تصور ہی اس کے لیے سوہانِ روح تھا۔

کچھ دیر بعد وہ بفیلو مورگن کے فلیٹ کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ اوپر لینڈنگ کی طرف بلی کی میاؤں میاؤں سنائی دی۔ پھر وہ بلی نظر آئی' جسے اس نے پچھلی بار دیکھا تھا۔ بلی آئی اور اس سے دو گز کے فاصلے پر رک گئی۔ انداز ایسا تھا کہ جیسے اس کے پیش قدمی کرتے ہی بھاگ کھڑی ہوگی۔

دروازہ کھلا۔ ہیری کو دیکھتے ہی بفیلو کے دانت نکل پڑے۔ بلی بفیلو کو دیکھ کر آگے بڑھی......... اور ہیری کی پتلون سے سر رگڑتے ہوئے خرخرانے لگی۔ "ارے لوئی' کمال کر دیا تم نے۔ اس آدم بےزار بلی کو پٹا لیا۔" اس نے چہک کر کہا اور جھک کر بلی کو اٹھا لیا۔ "آؤ......... اندر آجاؤ بیٹے' میں بھی کیسا آدمی ہوں۔ تمہیں دروازے پر کھڑا رکھے ہوئے ہوں' جیسے تم کوئی سیلز مین ہو۔ آجاؤ اندر۔"

ہیری اندر چلا گیا۔ اپارٹمنٹ میں بس ایک رنگ کی کمی تھی۔ رسیوں کی مدد سے رنگ بنا دیا جاتا تو تصویر مکمل ہو جاتی۔ وہاں ویٹ لفٹنگ کا تمام سامان موجود تھا۔ دیواروں پر باکسنگ پوسٹرز چسپاں تھے' جن میں کوئی نہ کوئی باکسر جارحانہ پوز بنائے کھڑا تھا لیکن بفیلو مورگن کا نام تک اس پوسٹر میں بھی نہیں تھا۔

بفیلو نے کھڑکی کے قریب پڑی میز پر رکھی سوفٹ ڈرنک کی بوتلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اپنی مدد آپ کرو لوئی۔"

ہیری نے ایک بوتل پی۔ مشروب شوگر فری ہونے کی وجہ سے خاصا بدمزہ تھا۔

بلی بفیلو کی گود میں تھی' اور خرخرا رہی تھی۔ "تم نے کمال کر دیا لوئی۔" بفیلو نے کہا۔ "یہ بلی پہلی بار میری گود میں آئی ہے اس طرح۔ اس سے پہلے اس نے کبھی میرے دروازے کی چوکھٹ بھی پار نہیں کی تھی۔ یہ تو بڑی آزاد طبع بلی تھی۔" اس نے بلی کو ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

ہیری نے بلی کو گود میں لے لیا۔ اس کا ہاتھ بلی کے حفاظتی پٹے سے ٹکرایا۔ پٹا ٹیوب کی شکل میں تھا اور اس میں نیم ٹیگ بھی تھا۔ "حیرت ہے۔" ہیری بڑبڑایا۔ "والٹ

کو اگر بلی کا نام نہیں رکھنا تھا تو اس نیم ٹیگ کی کیا ضرورت تھی؟" اس نے ٹیگ کو انگلیوں سے ٹٹولا تو ٹیگ حرکت کرتا محسوس ہوا۔ غور سے دیکھنے پر پتا چلا کہ ٹیگ دو حصوں پر مشتمل ہے' جنہیں ایک اسکریو کے ذریعے منسلک کیا گیا ہے۔ اس نے یونہی اسکریو کھول کر دونوں حصوں کو علیحدہ کر دیا۔ ان کے درمیان تہہ کیا ہوا ایک صاف ستھرا کاغذ رکھا تھا' جو نیا معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے بلی کو بفیلو کو تھمایا اور کاغذ لے کر میز کی طرف بڑھا اور بڑی احتیاط سے کاغذ کی تہیں کھولیں۔ کاغذ پر بہت ہی باریک نب والے قلم سے نام اور اعداد لکھے تھے۔ بریڈلے۔ پیٹرسن۔ کلیگ۔ کولبورن۔ ٹورینس۔ ڈینٹن۔ سینفورتھ۔ کیٹیل۔ اینگسٹروم۔ بولٹن۔ ہیلی ویل۔ کریگن۔ وہ سب اپنی اپنی فیلڈ کے بڑے لوگ تھے۔ ان میں سیاست داں' ایڈمنسٹریٹر' بزنس مین' رائیٹرز اور اسکالرز.......... سبھی تھے۔ کسی کا پہلا نام اور پتا درج نہیں تھا۔

نیچے ایک اور لسٹ تھی۔ S-24,CWC-301,H-127.......... یہ سلسلہ صفحے کی پشت تک گیا تھا۔ نچلے حصے پر داہنی جانب ایک چھوٹی سی صلیب بنائی گئی تھی۔ اس کے آگے ایک سوالیہ نشان تھا اور ایک نام لکھا تھا.......... نکسن۔ نکسن کے آگے ایک اور سوالیہ نشان تھا۔

"یہ کیا ہے بیٹے؟" بفیلو نے ہیری کے کندھے کے اوپر سے کاغذ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے کاغذ اس کی طرف بڑھا دیا۔ "دیکھو' شاید تمہاری سمجھ میں کچھ آجائے۔"
بفیلو نے کاغذ پر نظر ڈالی اور منہ ہی منہ میں بدبداتا رہا۔ پھر بولا۔ "میرے پلے تو کچھ نہیں پڑا۔ یہ والٹ کا ہی ہے نا؟"

ہیری نے اندر کی جیب سے پاکٹ نوٹ بک نکالی اور کاغذ پر موجود سب کچھ ڈائری پر اتار لیا۔ پھر اس نے کاغذ کو تہہ کرکے دوبارہ نیم ٹیگ میں رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
"ایک مہربانی کرو بفیلو۔ اگر کوئی کچھ پوچھے.......... کوئی بھی' تو سمجھ لینا کہ تم نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔"

"میں کیا دیکھتا لوئی۔" بفیلو نے کہا۔ "میں نے تو بس یہ دیکھا کہ بلی آئی اور میں نے اسے دودھ پلا دیا۔"

ہیری نے اس کے پُرگوشت کندھے کو تھپ تھپایا۔ "کیسی بات کرتے ہو بفیلو۔ بلی کو دیکھنا تو دور کی بات' تم نے بلی کے متعلق سنا بھی نہیں۔ والٹ کی کوئی بلی نہیں تھی۔ وہ بلیوں سے نفرت کرتا تھا۔" بفیلو کا منہ کھلا اور فوراً ہی بند بھی ہو گیا۔
"بے شک۔ والٹ تو بلیوں سے اتنا گھبراتا تھا کہ ان سے بچنے کے لیے دیواریں بھی پھلانگ جاتا تھا۔"
"ہاں۔ یہ بہتر ہے۔" ہیری نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"جا رہے ہو بیٹے؟" بفیلو نے اسے پکارا۔ "ابھی تو آئے ہو تم۔ ذرا دیر تو رکو۔"
"مجھ پر ایک مہربانی اور کرو بفیلو۔" ہیری نے پلٹ کر اسے دیکھا۔
"بولو بیٹے۔"
"اس بلی کو خوب ساری کریم لا کر کھلاؤ.......... میری طرف سے یہ دعوت کی حق دار ہے۔"

☆========☆========☆

منگل.......... رات نو بجے.......... میکملن
میکملن نے اپنے پورٹیبل ٹائپ رائٹر کے رولر پر کاغذ چڑھایا۔ دائیں جانب اس نے تاریخ' وقت اور اپنا نام ٹائپ کیا۔ اس نے پورا دن اپنی فائلوں اور کاغذات کی چھان بین کرنے میں صرف کیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کوئی ایسی چیز رہ جائے' جو کسی طور والٹر مرگولس اور خاص طور پر لوکاس گارفیلڈ سے اس کے تعلق کا ثبوت ہو۔ آخر میں اس نے تمام کاغذات اور فائلوں کو ایک بکس میں اکٹھا کرکے' بکس پر مٹی کا تیل چھڑکا اور دیا سلائی دکھا دی۔ راکھ اس نے برف سے ڈھکی ہوئی گلاب کی کیاریوں پر بکھیر دی۔
"پہلی بری خبر.........." اس نے ٹائپ کیا.......... "یہ ہے کہ میں بے نقاب ہو چکا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ مرگولس کے فلیٹ میں بگ لگایا گیا تھا' جس کا مجھے علم نہیں تھا۔ جمعے کی رات والٹ نے ایمرجنسی میں مجھے فون کیا تھا۔ کال ٹیپ کر لی گئی۔' پھر اس نے ہیری کی ابرام سے ملاقات کی تفصیل مرگولس پر ابرام کے بے راہ روی کے الزامات سمیت ٹائپ کی۔ کل پیٹرسن اور ابرام والٹ مرگولس کی تدفین میں بھی آئے تھے.......... کسی احترام کے حوالے سے نہیں۔ بلکہ وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ میں وہاں آتا ہوں یا نہیں۔

میں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ ابرام میٹرکس کا رکن ہے۔ پیٹرسن کے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال میٹرکس کے سی آئی اے سے تعلق کی پہلی کڑی تو مل ہی گئی ہے۔

آج شام مجھے پتا چلا کہ جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے ریٹائرڈ کارکن ایلیکس کیپلان کی ایک گھریلو حادثے میں موت واقع ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ ٹیپ کی اہمیت کی تصدیق کے سلسلے میں پانچ روز پہلے والٹ نے کیپلان سے ملاقات کی تھی۔ اس کے علاوہ اتفاق سے سی آئی اے کے دو کارکن بھی آج موت سے ہم کنار ہوئے ہیں۔ جارج بیٹی وارن کمیشن سے رابطے کے معاملے میں والٹ کا ماتحت رہا تھا۔ کلائیڈ لینڈ اسٹورم آواز کے تجزیے کا ماہر تھا۔ گزشتہ ہفتے والٹ ان دونوں سے بھی ملا تھا۔

یہ اموات بہت صاف ستھری ہیں.......... اتنی صاف ستھری کہ انشورنس کمپنی والے تک شک نہیں کر سکیں گے۔ یہ سب کچھ مجھے ایک طویل کہانی کا ابتدائیہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہے' اوسوالڈ کے قاتل جیک روبی کے ساتھ کام کرنے والی روز چیری نے سوالات کے جواب میں بارہا کہا تھا کہ کینیڈی کے قتل سے پہلے ہی عام لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اوسوالڈ کو جانتی تھی۔ روز چیری کو ایک دن کسی کار نے کچل دیا اور رکی بھی نہیں۔ کار کا سراغ نہیں مل سکا۔ ڈورتھی کلگالن وہ واحد رپورٹر تھی' جسے جیک روبی سے انٹرویو کا موقع ملا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے پاس اتنا دھماکہ خیز مواد ہے کہ سب کچھ سامنے آجائے گا لیکن اسے اس مواد کو استعمال کرنے کا موقع نہیں ملا۔ وہ مردہ پائی گئی۔ اسے باربی چوریٹ زہر دے کر مارا گیا تھا۔ اور لوگ بھی تھے' جن کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی۔ سی آئی اے کے گیری انڈرہل کو شوٹ کیا گیا تھا۔ جیک روبی کی دوست کیرن قتل کی گئی تھی۔ ان کے علاوہ اگلے چند مہینوں میں ایک سو بارہ ممکنہ گواہ ایسے تھے' جنہیں شہادت دینے کا موقع نہیں ملا۔ وہ سب کے سب مار دیئے گئے۔ وہ کل 116 افراد تھے۔ میں آپ کو بتا نہیں رہا ہوں' بس یاد دلا رہا ہوں۔ یہ وہ بات ہے' جسے بھولنے کی غلطی کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔

میں آپ کو مزید تفصیلات سے بور نہیں کروں گا۔ بس اتنا کہوں گا کہ اگر والٹ کے قتل میں ابرام ملوث تھا تو فیبر کا قتل بھی اسی نے کرایا ہے اور جارج بیٹی' کیپلان اور لینڈ اسٹورم کی اموات کے پیچھے اسی کا ہاتھ ہے۔ اگر میرا اندازہ درست ہے تو اس فہرست میں

ایک اور نام کا اضافہ ہونے والا ہے.......... میرے نام کا!

میری تجویز ہے کہ میں منظر سے فوراً ہٹ جاؤں۔ ہیری آلسن سے میرا رابطہ اب اس کی زندگی خطرے میں ڈال دے گا۔ میں نے لڑکی سے بات کرلی ہے اور ہدایات دے دی ہیں۔ وہ صاف ستھری ہے۔ نشان زد ہرگز نہیں ہے۔ اب فون پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کو مجھ سے رابطہ کرنا ہو تو لڑکی کے توسط سے کریں۔ میرے اور اس کے درمیان رابطے کا ایک کارآمد سسٹم موجود ہے' لیکن وہ رابطہ بھی اس وقت کریں' جب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو۔ میں نے تمام کاغذات اور فائلیں تلف کر دی ہیں اور آپ کی طرف جانے والے ہر نشان کو مٹا دیا ہے۔ آخری فیصلہ آپ کا ہے۔ میں اس پر عمل کروں گا۔"

اس نے کاغذ ٹائپ رائٹر سے اتارا اور اسے تہہ کرکے ایک لفافے میں رکھ دیا۔ لفافے پر وہ پہلے ہی گارفیلڈ کا پرائیویٹ ایڈریس ٹائپ کر چکا تھا۔ وہ گھر سے نکلا اور سڑک پار کرکے لفافے کو پوسٹ بکس میں ڈال دیا۔ پھر وہ گھر کی طرف پلٹا۔ سڑک سنسان تھی۔ وہ مکان سے کوئی بیس گز دور تھا کہ پورچ میں اسے کوئی کھڑا نظر آیا۔ اس کے اعصاب کشیدہ ہونے لگے لیکن اس کے لئے رُوئے زمین پر کہیں اماں نہیں تھی۔ اس نے خود کو سمجھایا.......... بڑھتے رہو۔ رکنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔

"یہ تمہی ہو نا لیو۔" وہ قریب پہنچا تو ہیری آلسن نے اسے آواز دی۔ "مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"

☆==========☆==========☆

اپنی سٹڈی میں میکملن جام بنانے لگا۔ ہیری کمرے کا جائزہ لیتا رہا۔ کمرا خالص مردانہ تھا۔ دیواروں پر شکار کئے گئے جانوروں کے سر آویزاں تھے۔ ایک طرف ہاتھ کی تحریر میں ایک فریم شدہ آرزو نامہ آویزاں تھا۔ لکھا تھا.......... "اپنا سچ نرمی سے.......... واضح کرکے بولو اور دوسروں کی بھی سنو۔ خواہ وہ جاہل اور کند ذہن ہوں۔ سچ سے تو وہ بھی محروم نہیں ہیں۔ اپنی روح کے لیے آسودگی جمع کرتے رہو۔ محتاط رہو.......... آخر میں لکھا تھا.......... فکر کی گہرائیوں کے ساتھ۔ تمہاری جولی۔"

میکملن نے جام لا کر اس کے سامنے رکھے۔ "ہاں ہیری.......... اب بولو کیا بات

ہے؟"

"مجھے فون کر لینا چاہئے تھا۔" ہیری کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔

"بات بتاؤ۔" میکملن نے کہا۔ پھر اسے کچھ خیال آ گیا۔ "کسی نے تمہیں یہاں آتے دیکھا تو نہیں۔ کسی کو معلوم تو نہیں کہ تم یہاں آ رہے ہو؟"

"نہیں۔ کم از کم میرے علم کی حد تک تو نہیں۔ کیوں تمہیں لوگوں سے ملنے جلنے کی اجازت نہیں ہے؟"

میکملن نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر کہا۔ "بس تو شروع ہو جاؤ۔"

"تم نے کہا تھا' میں سوالات بہت کرتا ہوں۔ میں کچھ اور سوالات لے کر آیا ہوں۔" ہیری نے کہا۔ "میں کچھ نام لیتا ہوں۔ تم بتانا کہ کیا انہیں جانتے ہو۔ بریڈلے' پیٹرسن' کلیگ' کالبورن' ٹورینس.......... اور نام بھی ہیں۔"

میکملن نے اپنی دلچسپی چھپانے کے لئے کندھے جھٹک دیئے۔ "بریڈلے کو سب جانتے ہیں۔ پیٹرسن سی آئی اے کا ڈائریکٹر ہے۔ ٹورینس کا تعلق شاید اسٹیل انڈسٹری سے ہے۔ جہاں تک بقیہ ناموں کا تعلق ہے.........."

"میں یہ جاننا نہیں چاہتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ان ناموں کی یکجائی کا کیا مطلب ہے۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں' جن پر والٹ مرگولس نے فائلیں کھول رکھی ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مرگولس کے ریکارڈ میں میرے والد کے متعلق فائل کی موجودگی کا کیا مطلب ہے۔ سب سے نیچے نکسن کا نام کیوں لکھا ہے؟ بریڈلے.......... اور نکسن! نکسن کے متعلق تازہ ترین افواہیں سنیں تم نے؟"

"بکواس۔ نکسن کا کہنا ہے کہ وہ اس کی تردید کر دے گا۔ خیر اسے چھوڑو' یہ تم کس لسٹ کی بات کر رہے ہو؟"

"لسٹ ایک بلی کے پٹے میں سے نکلی ہے۔ وہ بلی والٹ کی دوست تھی۔"

میکملن حیرت سے سر ہلاتا رہ گیا۔

"مرگولس کو وہ لسٹ چھپانا تھی اور وہ جانتا تھا کہ جن لوگوں سے واسطہ پڑا ہے' ان سے پاتال میں بھی کوئی چیز محفوظ نہیں۔ بلی اس کے اپارٹمنٹ میں نہیں رہتی تھی۔ صرف بھوک ہونے کی صورت میں اس کے پاس آتی تھی۔ اس کے پٹے کی طرف کسی کا دھیان

ہی نہیں جا سکتا تھا۔"

میکملن سیدھا ہو بیٹھا۔ اس نے جام میز پر رکھ دیا۔ ابھی تک اس نے ایک گھونٹ بھی نہیں لیا تھا۔ "تم چاہتے ہو کہ میں اس کا مفہوم دریافت کروں؟" اس نے کہا۔

"لیو' اب میرے ساتھ ڈراما نہ کرو۔" ہیری نے جام خالی کر کے میز پر رکھ دیا۔ "میں جانتا ہوں کہ تمہیں جتنا کچھ معلوم ہے' میں اس کا نصف بھی معلوم نہیں کر سکوں گا.......... سر توڑ کوشش کے باوجود۔ مجھے سی آئی اے کے اندرونی معاملات سے غرض نہیں۔ مجھے اس لسٹ کی بھی پروا نہیں۔ چاہو تو تم رکھ لو۔ مرگولس کے راز بھی چھپائے بیٹھے رہو۔ مگر میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس چکر میں میرے والد کا نام کیوں آ رہا ہے۔ وجہ معلوم ہو تو مجھے بتا دو۔ پلیز.......... اس کے بعد میں تمہیں پریشان نہیں کروں گا۔ تم اپنی جنگ لڑتے رہنا۔"

"دیکھو ہیری۔ میں تمہیں اتنا بتا سکتا ہوں کہ چکر تو چل رہا ہے۔ تم نے اسے سی آئی اے کی اندرونی جنگ قرار دیا ہے۔ یہ درست ہے اور یہ بھی بجا ہے کہ تمہیں اس سے باہر رہنا چاہئے۔ کمپنی کاغذی جنگ لڑنے کی قائل نہیں۔ وہ سیسے کی زبان بولتی ہے۔ جہاں تک تمہارے والد کا تعلق ہے' ممکن ہے وہ کسی زاویے سے اس میں ملوث ہوں۔ مگر مجھے اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں' اور اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ مر چکے ہیں۔ اب انہیں سکون سے ہی رہنے دو۔"

"میں اور ڈیڈی کبھی ایک دوسرے کے قریب نہیں رہے۔ میں شاید انہیں نہیں جان سکا لیکن لیو' اب میں انہیں جاننا چاہتا ہوں.......... سمجھنا چاہتا ہوں۔"

میکملن نے محسوس کیا کہ ڈور کمزور پڑ رہی ہے۔ اس نے کانٹے میں آخری چارہ لگا دیا۔ "ہاں.......... تمہارے والد کی ساکھ خطرے میں ہے۔ تمہیں اسے بچانا ہو گا۔"

☆========☆========☆

لیو میکملن اب اکیلا تھا۔ آنسن کو رخصت ہوئے آدھا گھنٹا ہو چکا تھا۔ میکملن کو اچھا تو نہیں لگا تھا لیکن اس نے گارفیلڈ کی ہدایت کے مطابق ہیری آنسن کو مجوزہ راستے پر مہمیز کر دیا تھا۔ میکملن کا ذائقہ بگڑا ہوا تھا۔ جتنی شراب وہ ایک ماہ میں پیتا تھا' آج اس نے ایک گھنٹے میں پی لی تھی۔ وہ شراب کا عادی کبھی نہیں رہا تھا۔

وہ کچن کی طرف بڑھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ صبح ہی کینٹکی کا رخ کرے گا اور کسی پُرسکون جگہ اس وقت تک قیام کرے گا' جب تک گارفیلڈ معاملات نہیں نمٹا لیتا۔ پھر اس نے سوچا' کینٹکی نہیں' نیو میکسیکو مناسب رہے گا۔ اس نے خالی جام سنک میں رکھ دیئے۔ زندگی میں پہلی بار وہ گھریلو انداز میں سوچ رہا تھا۔ پہلی بار وہ سب کچھ اپنی سابق بیوی کے نکتۂ نظر سے دیکھ رہا تھا۔ لفظ سابق کا سابقہ ازدواجی غلطیوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ وہ بے دھلے جاموں کو' بھری ہوئی ایش ٹرے کو' کرسی پر بکھرے ہوئے کپڑوں کو' ڈریسر پر بکھری ہوئی ریزگاری کو.......... ہر طرح کی بے ترتیبی کو سخت ناپسند کرتی تھی۔

میکملن نے نل کھول کر جام دھویا اور برتن خشک کرنے والے تولیے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سنک کے اوپر والے روشندان سے ہوا کا ایک بگولا سا اٹھا اور جام کے اوپر سے گزرا جام اس کے ہاتھ سے چھوٹنے لگا اور لیو میکملن جام کے فرش پر گر کر ٹوٹنے کی آواز نہیں سن سکا تھا۔

☆==========☆==========☆

منگل.......... رات پونے بارہ بجے.......... گارفیلڈ

وہ تینوں ہمیشہ کی طرح اس طے شدہ مقام پر یکجا ہوئے۔ "ایسی کون سی اہم بات تھی' جو صبح تک مؤخر نہیں کی جا سکتی تھی؟" گارفیلڈ نے فلیچر سے پوچھا۔ پھر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا بات ہے؟ تمہارا تو بہت برا حال ہو رہا ہے۔"

"میں تو جھیل جاؤں گا۔ سوال یہ ہے کہ تم جھیل سکو گے؟" فلیچر نے کہا۔ پھر گولڈمین سے مخاطب ہوا۔ "لیوک کو معلوم ہے کہ کیا بات ہے۔"

گولڈمین نے دونوں ہاتھ میز پر پھیلا دیئے۔ "یہ میٹنگ میں نے بلائی ہے۔" اس نے کہا۔ "تم نے جس انداز سے کام کیا ہے لیوک' اس کی وجہ سے میں اور فلیچر دہرے اندازے لگانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ تم ہمیں مکمل طور پر اعتماد میں نہیں لے رہے ہو۔"

"تم نے ہمیں بتائے بغیر والٹر مرگولس کو استعمال کیا۔ مرگولس کی موت کی تمہیں کوئی پروا نہیں ہوئی۔ تم نے اس سلسلے میں کوئی وضاحت بھی نہیں کی۔" فلیچر نے پھنکار کر کہا۔ "تم نے اس تلاش کیا' اسے استعمال کیا اور اسے مرجانے دیا۔ پھر تم نے ہمیں بتایا کہ تمہیں اس کا نعم البدل بھی مل گیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے' نیا مہرہ تمہارے

پرانے دوست کا بیٹا ہے۔"

"تازہ ترین خبر یہ ہے کہ میکملن کو بھی قتل کر دیا گیا۔" گولڈمین نے کہا۔

گارفیلڈ کا چہرہ بے تاثر تھا۔ "میکملن؟"

"ہاں۔ ہمارے اپنے وسائل ہیں۔" فلیچر نے کہا۔

"اسے اس کے گھر میں قتل کیا گیا۔" گولڈمین نے بتایا۔ "اعشاریہ دو دو کے ریوالور سے بہت قریب سے گولی چلائی گئی۔ ہدف میکملن کا سر تھا۔"

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" گارفیلڈ حیران تھا۔

"ہم نے مرگولس کی نگرانی کرائی تھی۔ اس نے ہمیں میکملن تک پہنچایا تھا۔ گزشتہ پانچ روز سے ہم اس کی نگرانی کرا رہے تھے۔"

گارفیلڈ خاموش رہا۔ "تمہارے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں؟" فلیچر نے پوچھا۔

"ضروری ہے کہ کچھ کہوں۔" گارفیلڈ نے کہا۔

"یہ نہیں جاننا چاہو گے کہ موت سے کچھ دیر پہلے میکملن کے ساتھ کون تھا؟"

"چاہو تو بتا دو۔"

"ضرور۔ وہ ہیری آنسن تھا۔"

"میں ایک بات جاننا چاہتا ہوں۔" گارفیلڈ نے سرد لہجے میں کہا۔ "تم نے مرگولس کی نگرانی کرائی۔ تم نے میکملن کی نگرانی بھی کرائی اور اس کے باوجود دونوں قتل کر دیئے گئے۔ اگر اس نگرانی کا مقصد انہیں تحفظ فراہم کرنا نہیں تھا تو پھر کیا وجہ تھی اس زحمت کی۔ نہیں.........." اس نے ہاتھ اٹھا کر گولڈمین کو خاموش کرا دیا' جو کچھ کہنا چاہتا تھا۔ "اب تو وہ مر چکا۔ اب اس کے لیے کوئی کچھ نہیں کر سکتا لیکن میں نے اس نقصان کو بہت گہرائی میں محسوس کیا ہے۔ میں لیو کو پسند کرتا تھا.......... بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔ کسی دن وہ ترقی کر کے تمہاری جگہ لے سکتا تھا۔ مجھے فخر تھا کہ میں نے اسے دریافت کیا۔ مجھے اس پر اتنا اعتماد تھا' جتنا کوئی خود پر.........."

"تب تو تم اس کے بے نقاب ہونے کی.......... اور اس کی موت کی ذمے داری بھی قبول کرو گے۔" فلیچر نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اور میں دہراؤں گا کہ تمہیں ہم دونوں کو اندھیرے میں رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ تم پر ذمے داری عائد ہوتی

تھی.........."

"بس فلیچر' اتنا کافی ہے۔" گارفیلڈ نے کشیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے خود پر قابو پایا۔ "تم نے اپنی بات واضح کردی۔ میں تمہاری سچائی کی قدر کرتا ہوں۔ مجھے تم دونوں کو پوری طرح اعتماد میں لینا چاہیے تھا۔ ہے نا!"

☆=========☆=========☆

بدھ.......... پہلا پہر' پون بجے.......... آنسن

رات بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر آنسن ورجینیا کے علاقے میں داخل ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایک پڑھی لکھی جوان عورت کو کیسے قائل کرے گا کہ اس کی ناوقت آمد کسی کمزور جذبے کے تحت نہیں ہے۔ جبکہ وہ خود کو بھی قائل نہیں کرپایا تھا۔

میکملن کے گھر سے نکلنے کے بعد وہ اپارٹمنٹ کی طرف گیا تھا لیکن بلڈنگ کے اندر داخل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے گریزیا کا خیال آ گیا تھا' جس کا وجود اس کے لیے ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کی علامت تھا۔ چنانچہ' اس نے کار کو باہر ہی سے واپس موڑ لیا۔

گراؤنڈ فلور کی کھڑکیوں کے پردوں سے روشنی کی جھریاں جھانکتی نظر آئیں۔ اس نے گاڑی روکی اور پورٹیکو سے گزر کر دروازے پر دستک دی۔ بارف باری پھر شروع ہو گئی تھی۔ ایلس نے دروازے کے برابر والی کھڑکی کے پردے سمیٹ کر ٹارچ جلا کر اسے دیکھا۔ پھر اس کے لیے دروازہ کھول دیا۔

ہیری کے کپڑوں پر اچھی خاصی برف گری تھی' اور کپڑے بھیگ گئے تھے۔ اس نے کپڑوں کو جھٹکا تو قالین پر برف کے ذروں کی بارش سی ہوگئی۔ "آتش دان کے پاس چلو۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتی ہوئی آتش دان تک لے گئی۔ وہ آتش دان کے سامنے پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"دیکھو' مجھے افسوس ہے۔ یہ بات تمہیں عجیب لگ رہی ہوگی.........." ہیری نے کہنا چاہا۔

"تم بیٹھو۔ میں والٹ کے کپڑوں میں سے کوئی گاؤن نکال کر لاتی ہوں۔" ایلس نے کہا۔

"تم اس کا نام.........."

"ہم بہت بے تکلف تھے۔"

کچھ دیر بعد وہ ایک سلیپنگ سوٹ لے آئی۔ ہیری نے باتھ روم میں جا کر کپڑے تبدیل کیے۔ "ڈرنک؟" باہر سے ایلس نے پوچھا۔

"بنا دو۔"

وہ باتھ روم سے نکلا تو ایلس نے اسکاچ وہسکی کا جام اسے تھما دیا۔ "بات یہ ہے کہ میں ان فائلوں کے بارے میں سوچ رہا تھا.........." ہیری نے صفائی پیش کی۔

"اور میں اس خوش فہمی میں مبتلا تھی کہ تمہیں میری کشش کھینچ لائی ہے۔ فائلیں.......... آہ' خیر.........."

ہیری نے جام سے ایک گھونٹ لیا اور مسکرایا۔ "تم نے پوری بات نہیں سنی۔ میں کہہ رہا تھا کہ میں فائلوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پھر میں نے دل ہی دل میں کہا.......... جہنم میں جائیں فائلیں۔ مجھے تو اس وقت کسی پُرکشش خاتون سے گفتگو کی ضرورت ہے۔"

"جانتے ہو.......... میں جانتی تھی کہ تم یہی کہو گے۔" ایلس بولی۔ "لیکن یہ حقیقت ہے کہ تم فائلوں کے لیے آئے ہو۔ تم ان میں بہت کشش محسوس کرتے ہو؟"

"ایک اعتبار سے میرا جواب اثبات میں ہے' لیکن تم وجہ پوچھو گی تو میں تمہیں بتا نہیں سکوں گا۔"

"تمہارے خیال میں ان فائلوں کی کوئی اہمیت ہے؟"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

"ہونی تو چاہیے۔" ایلس نے اصرار کیا۔

ہیری نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "ممکن ہے۔" اس لمحے وہ اس سے بہت قریب تھی۔

"ممکن ہے' کبھی کبھی ہاں بھی ہوتا ہے۔"

ہیری نے اثبات میں سرہلایا۔ اس گفتگو کے دوران ان کے درمیان ایک فضا سی بن گئی تھی۔ ہیری نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

☆=========☆=========☆

ہیری نے آتش دان میں لکڑیاں ڈالیں اور حیرت سے ایلس کو دیکھا۔ "یہ آنسو کیسے؟" اس نے پوچھا۔ "میں نے تمہیں کوئی دکھ دیا.........؟"

"نہیں۔ ان آنسوؤں کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔"

"تو پھر کس سے ہے؟"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"کسے، تمہیں یا مجھے؟"

"میں......... میں والٹ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ کبھی یہاں......... اسی جگہ......... اس نے اپنی بیوی سے محبت کی ہوگی........."

"اپنی بیوی......... یعنی تمہاری ماں سے۔"

وہ ایک لمحہ چپ رہی۔ پھر بولی۔ "ہاں......... میری ماں سے۔"

ایلس کچن میں جا کر چاکلیٹ بنا لائی تھی۔ ہیری کو اس نے بیئر کا ایک ڈبہ لا کر دیا تھا۔ دونوں قالین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ ایلس ہیری کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ہیری کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔ گریزیا نے اسے کبھی ایسی نظروں سے نہیں دیکھا تھا۔

"اگر لیو مجھے یہاں اس طرح بیٹھا دیکھ لے........." وہ بڑبڑایا۔

"یہ لیو کون ہے؟"

"ابھی میں اس کے ہی پاس سے آرہا ہوں۔" ہیری نے بتایا۔ "وہ بھی سی آئی اے میں ہے۔ والٹ اس کی ماتحتی میں کام کرتا رہا تھا۔ دونوں دوست تھے۔ لیو کو معلوم ہے کہ والٹ کس موضوع پر کام کر رہا تھا۔"

وہ آگے کو جھک آئی۔ "تم نے لیو کو یہاں موجود فائلوں کے متعلق بتا دیا؟"

"ہاں۔"

اس کی نگاہوں میں سختی جھلکنے لگی۔ "یہ تو کوئی عقل مندی نہیں۔"

"کیا مطلب؟" ہیری نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"دیکھو......... میں نے واشنگٹن میں والٹ کے ڈاکٹر سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا کہ والٹ کو کبھی دل کا پرابلم نہیں رہا۔ اس کا بلڈ پریشر ہمیشہ نارمل سے کچھ کم ہی رہا۔ اب سوچو۔ والٹ کو قتل کیا گیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ سوچو کہ والٹ سے سب سے زیادہ قریب

کون تھا۔ سی آئی اے۔ وہ لوگ، جو اس کے ساتھ کام کرتے تھے........."

"لیکن والٹ نے خود لیو میکملن کو مجھ سے متعارف کرایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ لیو بھروسے کا آدمی ہے......... اور کہیں ایسا ویسا ملوث بھی نہیں ہے۔"

"اچھا......... والٹ کی موت کے بارے میں لیو کا کیا خیال ہے؟"

"تم نے والٹ کی فائلیں پڑھی ہیں؟" ہیری نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا۔

"کوشش کی تھی لیکن کچھ پلے نہیں پڑا۔ وہ تو لگتا ہے، شارٹ ہینڈ میں لکھی گئی ہیں۔"

"ہاں۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ والٹ کوئی بہت پیچیدہ معما حل کر رہا ہے۔" ہیری نے کہا۔ "لیکن بعد میں اندازہ ہوا کہ وہ تو محض خیالات ہیں......... اور وہ بھی بکھرے ہوئے۔ والٹ ایک تربیت یافتہ آپریٹر تھا۔ اسے منطقی انداز میں سوچنے اور کڑیاں ملانے کی تربیت دی گئی تھی۔ وہ ہر چیز کاغذ پر منتقل کرنے کے ہنر سے واقف تھا لیکن وہ فائلیں......... تم خود پڑھ کر دیکھ لو۔ لاکھوں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں......... لیکن بے معنی......... بے تعلق........."

"لیکن یہ تو سوچو کہ والٹ کوئی رپورٹ نہیں لکھ رہا تھا۔" ایلس نے کہا۔ "دیکھو......... ایسا ہوتا ہے کہ ہم کاغذ پر وہ بنیادی نکات نوٹ کر لیتے ہیں، جنہیں حل کرنا ہو اور جب بھی اس کاغذ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے یہاں........." اس نے کنپٹی کو انگلی سے تھپ تھپایا۔ "......... مشین سی چلنے لگتی ہے۔ ان لکھی جزئیات خود بخود ذہن میں ابھر آتی ہیں۔"

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہ بات ہوتی تو متعدد فائلیں رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ دماغ میں اس طرح مشین چلنے لگے تو کاغذات پھاڑ کر پھینک دیے جاتے ہیں۔"

"ایک تربیت یافتہ ایجنٹ ایسا کبھی نہیں کرتا۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ وہ جانتا ہو کہ اسے یہ سب کاغذ پر منتقل کرنا ہے۔ والٹ اپنی یادداشتیں لکھ رہا تھا۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا لیکن میں نے جو تم سے التجا کی تھی کہ سمجھنے کی کوشش کرو کہ والٹ کیا کر رہا تھا، غلط تھی۔ مجھے اس کا کوئی حق۔ ظاہر ہے، تم اس میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔"

"یہ درست ہے، لیکن وجہ وہ نہیں، جو تم سمجھ رہی ہو۔"

"تو پھر کیا وجہ ہے؟"

"کچھ ذاتی وجوہات ہیں۔"

"ذاتی؟" ایلس نے پھنکار کر کہا۔ "یہاں تمہارا رات کو ایک بجے آنا.......... مجھے لبھانا.......... یہ تو ذاتی نہیں تھا نا۔ ذاتی وجوہ تو تم اپنے فلیٹ پر چھوڑ کر آئے تھے۔ کاش.......... کاش وہ بھی اسی طرح کسی کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہو۔" وہ پھٹ پڑی۔

ہیری ششدر رہ گیا۔ "ایسی کوئی بات نہیں۔" اس نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔ "میں مانتا ہوں کہ فلیٹ میں ایک لڑکی ہے لیکن وہ مجھ پر لدی ہوئی ہے۔ میرے دل میں اس کے لیے کوئی جذبہ نہیں۔ وہ روم سے میرے پیچھے آئی ہے اور میں اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔"

"لیکن وہ تمہارے فلیٹ میں رہ رہی ہے۔"

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔ بات اتنی سادہ نہیں۔ بہر حال میں گریزیا کو فلیٹ سے نکال دوں گا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ایلس اٹھ کر اس سے لپٹ گئی۔ "سوری.......... میرا طرزِ عمل واقعی بچکانہ تھا۔"

"تم ذاتی وجوہات کا غلط مطلب سمجھی ہو.........."

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے یہ سب کہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ تم تو آج رات میری دعا کی قبولیت بن کر آئے تھے لیکن شاید میں والٹ کی طرح اہمیت کے اعتبار سے درجہ بندی کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ خیر چھوڑو.......... یہ بتاؤ، پھر آؤ گے؟"

ہیری نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا۔ "دیکھو.......... میں ان فائلوں کو اس لیے ہاتھ نہیں لگا سکتا کہ میں کچھ جاننا نہیں چاہتا.......... کوئی چیز، جو ذاتی ہے۔ جانتی ہو، یہاں میرے والد پر بھی ایک فائل موجود ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ والٹ نے یہ فائل کیوں کھولی۔ اور میں یہ جاننے سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ والٹ کینیڈی کے قتل پر سازش کے حوالے سے کام کر رہا تھا۔" اس نے جیب سے پاکٹ نوٹ بک نکالی، جس پر نام لکھے تھے اور ایلس کو اپنی دریافت کے بارے میں بتایا۔

ایلس نے جھک کر وہ نام پڑھے۔ "بریڈلے؟ یہ ایمبروز بریڈلے ہی ہے نا؟"

"معلوم نہیں۔ ویسے میرا خیال یہی ہے۔"

"اور نکسن؟ کیوں؟"

"مجھے کچھ بھی معلوم نہیں۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ اگر والٹ نے وہ کاغذ اس طرح چھپایا تو یہ بہت زیادہ اہم ہوگا۔" ہیری نے نوٹ بک جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ایلس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ "مجھے ایک اعتراف کرنا ہے۔ میں تم سے معاملات چھپاتا رہا ہوں۔ میں نے سوچا تھا، جب تم جو کچھ جانتی ہو، رضاکارانہ طور پر مجھے بتا دو گی تب میں تمہیں بتاؤں گا۔"

"یعنی تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں۔"

"یہ بات نہیں۔ دراصل میں تمہیں جانتا نہیں تھا۔" ہیری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اب تو اعتماد ہے نا مجھ پر؟"

"زیادہ نہیں.......... صرف چند کروڑ فی صد۔" ہیری نے کہا۔ "اور اب میں گھر جاؤں گا۔"

"گریزیا کے پاس؟ مجھے گریزیا کے بارے میں بتاؤ۔"

"کون گریزیا؟"

"چلو چھوڑو۔ یہ بتاؤ، تم اپنے والد کے سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہو؟" ایلس نے موضوع بدل دیا۔

"یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ والٹ کو ان میں دلچسپی کیوں تھی۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب ان معاملات کو سلجھائے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ یہ میرا خود سے بھی وعدہ ہے۔ اب میں چلتا ہوں۔ صبح لیو سے اور چند اور افراد سے ملوں گا۔"

وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دروازے تک آئے۔ "اب کب آؤ گے یہاں؟" ایلس نے پوچھا۔

"شاید کل۔" ہیری نے کہا اور باہر نکل آیا۔

"سنو.......... تم نے سچ کہا تھا کہ تم گریزیا سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو؟" عقب سے ایلس نے پکارا۔

"بالکل۔"

"بس تو پھر یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور اس کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔"

"کیوں بھئی۔ تم.........."

"بس۔ میں یہی کچھ سننا چاہتی تھی۔ اب تم جاؤ۔"

وہ کھڑکی سے ہیری کی کار کو جاتے دیکھتی رہی۔ پھر وہ میز کے پاس آئی۔ ہیری کی نوٹ بک میں لکھے جو نام اور نمبر اسے یاد ہو گئے تھے' اس نے انہیں ایک کاغذ پر اتارا اور پھر لیو میکملن کا گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے ریسیور اٹھایا گیا تو عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔ پھر ایک اجنبی آواز نے کہا۔ "ہیلو.......... کون؟" ایلس نے ریسیور رکھا اور ایک منٹ بعد نمبر دوبارہ ڈائل کیا۔ اس بار بھی وہی آواز سنائی دی۔ اس نے ریسیور رکھا اور قالین پر بیٹھ گئی۔ اس کی سماعت میں آوازیں ابھریں۔ "اب مجھ پر اعتماد کرتے ہو؟" "زیادہ نہیں۔ صرف چند کروڑ فی صد۔" خدایا! وہ کراہی۔ کیا یہ ضروری تھا کہ میں اسی شخص کی محبت میں گرفتار ہوتی؟

☆=========☆=========☆

بدھ.......... صبح آٹھ بجے.......... ابرام

بے یقینی پیٹرسن کے غیظ و غضب کو ماند کر گئی۔ "کیا مطلب ہے تمہارا' کاغذات غائب ہیں۔ لینگلے میں.... بند دراز سے.......... یہ کیسے ممکن ہے؟ پھر ڈھونڈو۔"

"کم سے کم دس بار دیکھ چکا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ کاغذات دراز میں تھے۔" ابرام نے کہا اور دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ وہ پیٹرسن کے روبرو نہیں ہے۔

"اپنی سیکرٹری سے پوچھا؟"

"پوچھا ہے لیکن اسے تو کاغذات کی دراز میں موجودگی کا بھی علم نہیں تھا۔ دفتر میں ڈاک لانے والوں کے سوا کوئی نہیں آیا۔ اور وہ بھی میرے کمرے تک تو نہیں آتے ہیں۔"

"تم نے دراز میں رکھ کر بڑی حماقت کی۔ انہیں فوراً ہی جلا دینا چاہئے تھا۔"

"تمہارا خیال ہے' مجھے شوق تھا وہ بم اپنے پاس رکھنے کا۔ ڈون' میں نے تمہاری ہدایت پر عمل کیا تھا۔"

"لیکن میں نے گم کرنے کی ہدایت تو نہیں دی تھی تمہیں۔"

"کاغذات گم نہیں ہوئے' چرائے گئے ہیں۔ کیسے.......... یہ میں نہیں بتا سکتا۔ یہ اندر کے کسی پروفیشنل آدمی کا کام ہے۔ اس کا مطلب سمجھ رہے ہو؟"

"مرگولس؟"

"ہاں۔ یاد ہے' اس آخری کال میں اس نے کہا تھا.......... یہ بڑا معاملہ ہے۔"

پیٹرسن چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے سخت لہجے میں کہا۔ "میری بات غور سے سنو ملٹ.......... بہت غور سے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کاغذات کس نے چرائے ہیں' کس کے پاس ہیں اور انہیں کس کس نے پڑھا ہے' اور پھر مجھے کاغذات واپس چاہئیں۔ تم کچھ بھی کرو' یہ کام تیزی سے ہونا چاہئے۔ سمجھے۔ اور اس میں میرا نام کہیں نہ آنے پائے۔"

"لیکن میں کیسے.........." ابرام نے احتجاج کرنا چاہا لیکن دوسری طرف سے ریسیور کریڈل پر پٹخنے کی آواز آئی۔

☆=========☆=========☆

بدھ.......... صبح دس بجے.......... نکسن

کسی نے زوردار شاٹ کے ذریعے گیند دوبارہ ان کے کورٹ میں پھینک دی تھی!

واشنگٹن میں خبر گرم تھی کہ نکسن صدارتی انتخاب لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ابھی تک اخبارات نے اسے بہت زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ اس لیے کہ یہ تصور بے حد احمقانہ اور ناقابل یقین معلوم ہوتا تھا لیکن افواہ سرد نہ ہوئی تو اخبارات اسے اچھالنا شروع کر دیں گے۔

گارفیلڈ کو احساس تھا کہ نکسن کو بہت آہستہ آہستہ کھلے میدان کی طرف گھسیٹا جا رہا ہے اور اسے بہت تیزی سے کچھ کرنا ہوگا۔ صدر صاحب نے اسے ڈھیل کے ذریعے آگے بڑھنے کے لیے جو رسی دی تھی' اگر انہیں احساس ہوگیا کہ نکسن کیچڑ میں ہاتھ پاؤں مار کر پانی گندا کر رہا ہے تو وہی رسی اس کے لیے پھندا بن سکتی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ سیدھی سادی تردید مناسب رہے گی۔ اس سے پریس بھی خاموش ہو بیٹھے گا اور بریڈلے کے کیمپ کے لوگ بھی قائل ہو جائیں گے کہ خطرہ پوری طرح نہیں ٹلا ہے۔ یہ چال

بہت نازک تھی۔ اسے دہرے پن کا شاہکار بنا کر چلنا تھا کہ سطح پر لوگ وہ کچھ دیکھیں' جو دیکھنا چاہتے ہیں۔

گارفیلڈ نے تقریر پر بڑی محنت کی تھی۔ نکسن نے اس میں معمولی سی ترمیم اور کچھ اضافے ضرور کیے تھے لیکن اسے بہر حال قبول کر لیا تھا' لیکن جگہ کے معاملے میں نکسن لاکوسٹا ہوٹل پر مصر تھا' جو سان کلیمنٹ سے خاصا قریب تھا۔ گارفیلڈ نے یہ مطالبہ تسلیم کر لیا تھا۔

چار موٹر سائیکل سواروں کی معیت میں وہ جلوس ٹھیک وقت پر ہوٹل پہنچا۔ موٹر سائیکل سواروں نے اتر کر اپنی طے شدہ پوزیشنیں سنبھال لیں۔ نکسن کی کار ہوٹل کے دروازے کے سامنے رکی۔ "آپ میرے پیچھے پیچھے آئیں سر۔" سیکرٹ سروس کے رکن نے نکسن کو ہدایت دی۔ "میرے قریب رہیں اور پلیز.......... کسی سے ہاتھ نہ ملائیں۔"

نکسن نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ وہ کار سے اترا تو ہوٹل کے سامنے موجود ہجوم نے خیر مقدمی تالیاں بجائیں۔ وہ دروازے کی طرف چلا۔ تالیوں کا حجم بڑھتا جا رہا تھا۔ باوردی پولیس مین مجمع کو پیچھے دھکیل رہے تھے لیکن پُرجوش لوگ نعرے لگائے جا رہے تھے۔ ایک بڈھا شخص نکسن سے ہاتھ ملانے میں کامیاب بھی ہو گیا۔

"پلیز سر.......... چلتے رہیں۔" سیکرٹ سروس کے محافظ نے کہا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنا چڑچڑاپن چھپایا تھا۔

"بیٹے.......... یہ سب میں پہلے بھی ہزاروں بار کر چکا ہوں۔" نکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب وہ شیشے کے دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ فلیش بلب چمکنے لگے۔ فوٹو گرافر تصویریں بنا رہے تھے۔ لان میں بینڈ نے اولڈ گلوری' کی دھن چھیڑ دی۔ "پُرسکون ہو جاؤ بیٹے۔" نکسن نے سیکرٹ سروس مین کو تسلی دی۔ "ہم دوستوں کے درمیان ہیں۔"

"نکسن پلیز.......... فتح کا نشان بنا کر دکھاؤ۔" مجمع میں سے کسی نے چیخ کر فرمائش کی۔

نکسن دروازے پر پہنچ کر پلٹا اور اس نے مسکراتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سر سے بلند کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں ہاتھ سے وکٹری کا نشان بنایا۔ مجمع پُرجوش نعرے

لگانے لگا۔ مقبولیت کے نشے میں سرشار نکسن لابی میں داخل ہو گیا۔ 'عوام اب بھی میرے ساتھ ہیں۔' وہ سوچ رہا تھا۔

☆=========☆=========☆

لڑکا متعدد تمغے لگائے ہوئے تھا۔ وہ ویت نام میں لڑ چکا تھا۔ وہ یوں بڑھ رہا تھا' جیسے بیساکھیاں اس کے لیے نئی چیز ہوں لیکن اس کا معذور ہونا بھی دروازے پر کھڑے پولیس مین کو نہ پگھلا سکا۔ "سوری بیٹے.......... اس فنکشن میں شرکت کے لیے ٹکٹ ضروری ہے۔ ایسا کرو' نکسن کو باہر نکلتے دیکھ کر خوش ہو لینا۔" پولیس مین نے مشورہ دیا۔

کچھ لوگوں نے لڑکے کو آگے دھکیل دیا۔ نکسن کے حق میں لگنے والے نعرے رک گئے۔ "آفیسر.......... یہ لڑکا جنگی ہیرو ہے۔" مجمع میں سے کسی نے احتجاج کیا۔ "میرا خیال ہے' یہ شرکت کا ٹکٹ اپنی ٹانگ گنوا کے کما چکا ہے۔ کیا خیال ہے لوگو؟"

مجمع نے بیک آواز چیخ کر اس کی تائید کی۔

"بے کار باتیں مت کرو۔" پولیس مین نے کہا۔ وہ نروس ہو رہا تھا۔

"یہ کیسا ظلم ہے۔" وہی شخص چلایا۔ "یہ شخص جو فرض کی ادائیگی میں ایک ٹانگ سے محروم ہو چکا ہے' ان لوگوں کے نزدیک بے وقعت ہے۔"

"میں تو حکم پر چلنے والا بندہ ہوں۔" پولیس مین نے سخت لہجے میں کہا۔ "اور حکم ہے کہ ٹکٹ کے بغیر کوئی اندر نہیں جائے گا۔"

"یہ کیسا حکم ہے۔" ایک عورت چلائی۔

"دیکھو مم.........." پولیس مین نے کچھ کہنا چاہا لیکن مجمع کے احتجاجی شور میں اس کی آواز دب گئی۔ اس کے دو ساتھی اس کی پشت پر آ کھڑے ہوئے۔

"رہنے دیجئے۔" لڑکے نے مجمع سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میں باعث زحمت نہیں بننا چاہتا۔"

"زحمت؟" عورت پھر چلائی۔

کوئی اور شخص چیخا۔ "ابے یہ امریکا ہے یا روس؟"

"لڑکے کو ایک موقع دو آفیسر۔"

پولیس مین نے بے بسی سے اپنے ساتھیوں کو دیکھا۔ مجمع جارحانہ انداز میں آگے کی

طرف کھسک رہا تھا۔ کیمرے گنگنا رہے تھے۔ "اب میں کیا کروں؟" اس نے بے بسی سے کہا۔ "چیف کہاں ہے؟"

"اندر۔ اور تم اسے کسی قیمت پر باہر نہیں لا سکتے۔" اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔" پولیس مین نے اپنے ساتھیوں سے رائے شماری کرائی اور لڑکے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس نے لڑکے کی کمر تھپ تھپاتے ہوئے کہا۔ "جاؤ بیٹے.........."

"یہ ہوئی نا بات۔ اب پتا چلا کہ یہ جمہوری امریکا ہے۔" احتجاج کرنے والی بوڑھی عورت نے کہا اور اُچک کر پولیس مین کی پیشانی چوم لی۔

☆=========☆=========☆

وہاں احترام آمیز خاموشی تھی۔ نکسن روسٹرم پر موجود تھا۔ "سو خواتین و حضرات۔" اس نے توقف کیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ "میرے آج کے اس خطاب کا مایوس کن پہلو یہ ہے.........." لوگوں کے چہروں پر تجسس کی کشیدگی نظر آنے لگی۔ کچھ بڑبڑاہٹیں ابھریں۔ وہ لوگ اس لیے نہیں آئے تھے کہ انہی مایوس کیا جائے۔

".......... کہ میں نے برسوں پہلے خود سے ایک وعدہ کیا تھا.......... وعدہ کہ اب سیاسی تقریریں نہیں کروں گا لیکن آج.........." اس نے پھر توقف کیا۔ متجسس لوگوں کی بڑبڑاہٹیں پھر ابھریں۔ ".......... آج ایک حد تک میں وہ وعدہ توڑ رہا ہوں۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ وجہ آپ میں سے بیشتر حضرات جانتے ہیں۔ گزشتہ چند روز سے افواہیں گردش کر رہی ہیں کہ میں آنے والے انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتا ہوں.........."

لوگ چیخنے لگے۔ "تو اس میں حرج کیا ہے.......... ہم تمہارے ساتھ ہیں ڈِک.........."

"دوستو.......... میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ اس افواہ کا منبع کہاں ہے اور اس افواہ کا مقصد کیا ہے۔ میں بہرحال بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے کبھی الیکشن لڑنے کا ارادہ کیا تو ڈنکے کی چوٹ پر کروں گا۔ اور یہ ارادہ اس وقت کروں گا' جب جان ایف کینیڈی کے قاتلوں کو بے نقاب کرنے کی پوزیشن میں ہوں گا.........."

ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

"اور میں یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی ملک و قوم کو رچرڈ نکسن کی ضرورت پڑی تو نکسن سب کچھ چھوڑ کر سامنے آئے گا.........."

اس بار تالیوں کی گونج سماعت شکن تھی۔

"ایک بات اور.........." وہ کہتے کہتے رکا۔ اس نے بایاں ہاتھ اپنے داہنے کندھے پر رکھا اور گرتا چلا گیا۔ لیکٹرن اس کے داہنے ہاتھ میں تھا۔ اس کے چہرے پر اذیت تھی۔ سیکورٹی والے اس کی طرف لپکے۔ ایک عورت چیخی.......... اور پھر دوسری۔ حاضرین میں کھلبلی مچ گئی۔ بس ٹی وی والے اپنے کام میں مصروف رہے۔ اچانک آخری قطار میں ہنگامہ شروع ہو گیا۔ دو مرد اور ایک عورت ایک لڑکے کو مار رہے تھے۔ لڑکا ایک ٹانگ سے محروم تھا۔ اس کے ہاتھ سے پستول اب بھی نہیں نکلا تھا۔

☆=========☆=========☆

بدھ.......... صبح گیارہ بجے.......... گارفیلڈ

گارفیلڈ نے وہ سب ٹی وی پر دیکھا تھا اور گنگ بیٹھا تھا۔ فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ اس کی نگاہیں اب بھی اسکرین پر جمی تھیں۔

"گولڈمین بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا گیا۔ "تم نے دیکھا؟"

"ہاں۔ یہ چکر کیا ہے؟"

"کسی نے اس پر گولی چلائی تھی۔ گولی کندھے پر لگی۔"

"وہ زندہ ہے؟"

"ہاں۔ بتایا گیا ہے کہ گولی محض چھوتی ہوئی گزری تھی۔"

"وہ کون تھا؟"

"کوئی دیوانہ تھا۔"

"تم نے وہاں موجود اپنے آدمیوں سے بات کی؟"

"ہاں۔ نکسن شاک کی حالت میں ہے۔ ویسے اسے کوئی خطرہ نہیں۔"

"فریڈ.......... میں نے کہا تھا کہ انتظامات فول پروف ہونے چاہئیں۔" گولڈمین نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرے آدمیوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن نکسن نے ایک حد تک ہی انہیں قبول کیا تھا۔ اسے خوش فہمی ہے کہ پوری دنیا اس کی محبت میں گرفتار ہے۔"

"خیر' وہ سفر کر سکتا ہے؟"

"ڈاکٹر نے تو اجازت دے دی ہے۔"

"ٹھیک ہے' لیکن اب تمہارے آدمی اسے پورا وقت کور کریں گے۔ اور یہ بتاؤ کہ حملہ آور ریوالور سمیت وہاں پہنچا کیسے؟"

"ابھی تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ چیک کریں گے۔"

"حالانکہ پہلے چیک کرنا چاہئے تھا۔"

"تمہیں تو بہت کچھ کرنا چاہئے تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ آئیڈیا حماقت ہے۔ کوئی بھی سر پھرا........."

"مجھے باخبر رکھنا۔" گارفیلڈ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ٹی وی آف کیا اور بیوی کو آواز دی۔ "پولی......... میرا بیگ پیک کردو۔ مجھے کہیں جانا ہے۔"

☆=========☆=========☆

.... دوپہر بارہ بج کر دس منٹ......... آنسن

ہیری کو نکسن پر قاتلانہ حملے کی خبر اپنے دفتر میں ملی۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ والٹ مرگولس کی لسٹ میں آخر میں نکسن کا نام تھا۔ آخر یہ چکر کیا ہے۔

اس نے لیو میکملن سے بات کرنے کے لیے لینگلے کا نمبر ملایا۔ "مسٹر میکملن دستیاب نہیں ہیں۔" کسی سیکرٹری نے جواب دیا۔ "آپ کوئی پیغام چھوڑیں گے ان کے لیے؟"

ہیری نے انکار کیا لیکن وہ اصرار کرتی رہی۔ "میں آپ کی آواز کچھ کچھ پہچان رہی ہوں جناب؟" ہیری نے جلدی سے ریسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے لیو کے گھر کا نمبر ملایا۔ وہاں گھنٹی بجتی رہی۔ تنگ آکر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ صبح ساڑھے تین بجے وہ گھر پہنچا تھا اور پھر بپھری ہوئی گریزیا کا سامنا کیا تھا' جو اس کا منہ نوچنے پر تلی ہوئی تھی۔ سوا چار بجے جب معاملہ برداشت سے باہر ہو گیا تو اس نے گریزیا کے ایک ہاتھ جما دیا۔ اس کے بے ہوش ہونے کے بعد کہیں نیند نصیب ہوئی۔ وہ اسے سوتا چھوڑ کر دفتر آیا تھا۔

نکسن؟ اس کے الیکشن لڑنے کی افواہ......... اس کی تردید......... اس پر قاتلانہ حملہ۔ نکسن اور بریڈلے۔ والٹ کی فہرست میں دونوں نام موجود تھے۔ مگر ان میں کیا تعلق تھا؟ کوئی تعلق تھا بھی یا نہیں؟ اور جان روپرو آنسن......... وہ اس سیٹ اپ میں کہاں فٹ ہوتا تھا؟

اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور جارج ہائی مین ایک زرد کاغذ لیے اندر آیا۔ "لو' یہ پڑھ کر دیکھو۔" اس نے کاغذ اس کے سامنے رکھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

وہ محکمہ انصاف کا لیٹر ہیڈ تھا۔ ایک واقعے کی خفیہ رپورٹ تھی' جو ایف بی آئی کے سیئٹل آفس والوں نے واشنگٹن بھیجی تھی۔ ہیری نے رپورٹ پڑھی.........

"آج صبح چار بج کر پچپن منٹ پر ایک عورت کی لاش پائی گئی۔ وزن 116 پونڈ' سنہرے بال' نیلی آنکھیں۔ لاش ایک اپارٹمنٹ ہاؤس کے باہر فٹ پاتھ پر پڑی تھی۔ لگتا ہے کہ وہ آٹھویں منزل سے گر کر مری ہے۔ موت کا سبب سر کی ہڈی میں ہونے والے متعدد فریکچر ہیں۔ اپارٹمنٹ میں موجود کاغذات سے ثابت ہوا کہ اس کا نام ایلس مرگولس تھا۔ عمر 27 سال۔ پیئر ڈانسر اور سنگر۔ آخری بار اسے زندہ صبح ڈھائی بجے دیکھا گیا' جب وہ گولڈن کلب سے نکل رہی تھی' جہاں وہ کام کرتی ہے۔ وہ سی آئی اے کے آں جہانی سابق ایجنٹ والٹر مرگولس کی بیٹی تھی........." رپورٹ کے ساتھ ایلس مرگولس کی تصویر تھی۔

ہیری آنسن کو اس رپورٹ نے دہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے ہائی مین سے پیچھا چھڑایا اور دفتر سے نکل کر پارکنگ لاٹ میں آیا۔ اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ سینے پر لگتا تھا' کوئی بھاری چٹان رکھی ہے۔

وہ سوچ رہا تھا' میکملن یقیناً حقیقت سے واقف ہو گا۔ اس سے ملنا......... بات کرنا بے حد ضروری ہے۔ اب اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس وبال سے پیچھا چھڑا کر روم واپس چلا جائے۔ عجیب چکر تھا۔ ایلس' جس کی لاش سیئٹل کے ایک فٹ پاتھ پر ملی تھی۔ ایلس جو ایلس نہیں تھی۔ اور والٹ مرگولس کی فائلیں......... یہ سب کیا ہے آخر؟

اس نے کار پارک کی۔ لفٹ میں بیٹھ کر اوپر آیا۔ اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا تھا۔ سامنے ہی گریزیا کا بڑا سوٹ کیس رکھا نظر آیا۔ اندر داخل ہوا تو دو چھوٹے سوٹ کیس نظر

آئے۔ نشست گاہ میں میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ بیڈ روم سے گریزیا کی آواز آئی۔ "جلدی کرو۔ ورنہ میری فلائٹ نکل جائے گی۔"

"گریزیا.......... یہ کیا ہو رہا ہے۔" اس نے وہیں سے چیخ کر پوچھا۔

گریزیا پوری طرح تیار تھی اور بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔ "تو تم سچ جاننا چاہتے ہو۔" اس نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے تند لہجے میں کہا۔

"تم مجھ سے فضول بکواس مت کرو۔ بتاؤ یہ سب کیا ہے۔"

"تم دنیا کے واحد مرد تھے' جس پر میں نے اعتبار کیا تھا۔ تم بڑے شریف آدمی بنتے تھے۔ تم مرد ہو! تمہیں معلوم ہے' اس بے چاری پر کیا گزری ہے.........."

"کس بے چاری پر؟"

"تم مجھے بتا دیتے تو کوئی فرق نہ پڑتا۔ میں تمہیں یونہی چاہتی رہتی لیکن تم.......... ابھی دو گھنٹے پہلے تمہاری بیوی آئی تھی۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ یہاں تمہاری بجائے مجھ سے ملاقات ہوگی۔ تم نے مجھے بہت ذلیل کرایا ہے ہیری.........."

ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ "کیا کہہ رہی ہو تم۔ میری بیوی؟"

"آیا نا دماغ ٹھکانے.......... بے وفا شوہر۔" گریزیا نے کہا۔ پھر اس کا لہجہ بدل گیا۔ "لیکن ہیری' تمہاری بیوی ہے بہت پیاری۔ پانچ منٹ تو بے چاری سناٹے میں بیٹھی رہی۔ میں نے اسے تسلی دی لیکن اسے بہت دکھ ہوا تھا۔ ٹوٹ پھوٹ گئی تھی وہ۔ روتے روتے بھاگ گئی۔"

ادھ کھلے دروازے پر دستک ہوئی۔ صفائی کرنے والے نے کہا۔ "آپ نے ٹیکسی منگوائی ہے مسز آنسن۔"

"میں نے منگوائی تھی ٹیکسی۔" گریزیا زہریلے انداز میں مسکرائی۔ "مسز آنسن بے چاری تو پہلے ہی جا چکی ہیں۔ یہاں آؤ۔ یہ سوٹ کیس نیچے لے چلو۔"

صفائی کرنے والا اندر آیا اور اس نے سوٹ کیس اٹھا لیے۔ اس کے جانے کے بعد گریزیا نے ہیری سے کہا۔ "مجھ سے ایک وعدہ کرو۔"

"اس کے لیے مجھے اپنے اکاؤنٹینٹ سے بات کرنا ہوگی۔" ہیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"اب کے روم آؤ تو مجھے فون ضرور کرنا۔" گریزیا نے اس کی سنی ان سنی کر دی۔

"تمہیں جہنم میں جانے کا مشورہ دینا میرے لیے بہت خوش گوار ہوگا۔"

☆==========☆==========☆

گریزیا کے جانے کے بعد ہیری نے پھر لینگلے کا نمبر ملایا۔ ریسیو کرنے والی وہی تھی اور مصر تھی کہ وہ اس کی آواز پہچانتی ہے۔ ہیری نے سوچا' اس بار اس کا دعوٰی کسی حد تک درست ہے۔ وہ اس کی آواز ایک بار پہلے ہی سن چکی تھی۔ لیو میکملن بہرحال اب بھی دستیاب نہیں تھا۔ اس نے پھر لیو کے گھر کا نمبر ملایا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے والٹ کا ورجینیا والا نمبر آزمایا لیکن وہاں بھی کسی نے فون نہیں اٹھایا۔

وہ بیڈ روم میں بیٹھ کر ایلیس کے بارے میں سوچنے لگا' جو ایلیس نہیں تھی۔ اس نے گزشتہ رات رخصت ہوتے وقت کہا تھا.......... گریزیا والا معاملہ میں نمٹا دوں گی۔ اور اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی تھی لیکن اب وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ لڑکی نے اسے گریزیا سے اپنے لیے چھٹکارا دلایا ہے۔ ہو نہ ہو' اس کی کوئی اور وجہ ہوگی لیکن کیا؟ اس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس نے اس معاملے کو ایک اور نکتۂ نظر سے دیکھنے کی کوشش کی۔ اگر اس سے ملنے والی لڑکی ایلیس تھی تو پھر وہ کون تھی' جو سیئٹل میں ماری گئی تھی۔ لیکن نہیں۔ یہ ممکن نہیں تھا۔ ایف بی آئی والوں سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ تو پھر مرگولس کے مکان میں رہنے والی کون تھی؟ اور اس سے اہم سوال یہ تھا کہ اسے کون استعمال کر رہا ہے؟

ملٹن ابرام کا نام اس کے ذہن میں ابھرا۔ ابرام وہ شخص تھا' جس نے مرنے کے بعد والٹ مرگولس پر کیچڑ اچھالی تھی۔ کیوں؟ ہیری کو والٹ کے آخری کام میں دلچسپی لینے سے روکنے کے لیے۔ وہ بااختیار آدمی ہے۔ ہیری سے باخبر رہنے کے لیے کسی بھی عورت ایجنٹ کو استعمال کر سکتا تھا۔

اس نے پیشانی پر ہاتھ پھیرا' جو پسینے میں تر ہو رہی تھی۔

سوال یہ بھی تھا کہ ابرام جو ایک سرکاری ایجنسی کا بڑا عہدے دار تھا۔ وہ بغیر کسی معقول وجہ کے اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتا تھا۔ اگر مرگولس کی موت میں اس کا ہاتھ تھا تو ممکن ہے' اس نے اس کے لئے باہر سے مدد لی ہو۔ اس صورت میں اس نے اپنی شناخت'

اپنی جاب اور اپنی زندگی تک داؤ پر لگائی ہوگی اور اگر اس نے اندر کے آدمی استعمال کیے تھے تو اسے حقائق چھپانے کے لیے اور پولیس کو تفتیش سے روکنے کے لیے کیا کیا جتن کرنے پڑے ہوں گے اور یہ سب کچھ کس لیے؟ کینیڈی کی موت کو سازش ثابت کرنے والی ایک کتاب کی اشاعت روکنے کے لیے۔ ناممکن!

اور لڑکی نے ابتدا ہی سے والٹ کی فائلیں اس کی طرف دھکیلی تھیں۔ کیوں؟ اس کا ایک ہی مطلب نکلتا تھا۔ خود سی آئی اے والوں کی سمجھ میں بھی وہ فائلیں نہیں آئی تھیں اور وہ انہیں سمجھنے کے لیے بہت بے تاب تھے۔

مگر وہ فائلیں جلا کیوں نہیں دی گئیں؟ انہیں تلف کر دیتے تو قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ کیوں؟ اس کے ذہن نے اس کیوں کا جواب بھی دے دیا۔ کون جانے؟ کون جانے، والٹ اس معاملے میں اکیلا نہ ہو۔ اس کا کوئی ساتھی بھی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اسے میکملن کا خیال آیا اور اسے زبردست شاک لگا۔ مرگولس اور میکملن!

☆==========☆==========☆

بدھ.......... دوپہر بارہ بجے.......... پیٹرسن

ڈونالڈ پیٹرسن نے ہمیشہ گمنام رہنے کو ترجیح دی تھی۔ سی آئی اے کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالتے ہی اس نے انٹرویوز دینے سے اور تصاویر کھنچوانے سے انکار کیا تھا۔ وہ کبھی پبلک مقامات پر نہیں جاتا تھا لیکن اس روز معاملہ مختلف تھا۔ لا۔کروکس نے اسے مجبور کر دیا تھا۔ "ہم اس کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ بریڈلے جال توڑ کر نکل جائے۔" اس نے کہا تھا۔ "اور یہی کام کا لمحہ ہے۔ اسے کل پر مت ڈالو۔ ممکن ہے، کل بہت دیر ہو چکی ہو۔"

یہ کام دو طرح سے ہو سکتا تھا۔ بریڈلے کے احساسِ پارسائی کو تھپکیاں دے کر یا اس کو احساسِ جرم کے کانٹے چبھو کر۔ اس کا فیصلہ خود بریڈلے کو کرنا تھا۔ پیٹرسن کے لیے دونوں صورتیں قابلِ قبول تھیں۔

"ڈون!" بریڈلے نے اسے چونکا دیا۔

بار میں بہت مدھم روشنی تھی اور پیٹرسن نے افتادہ ترین گوشہ منتخب کیا تھا۔ بریڈلے نے بار کی خالی بینچوں اور میزوں پر نگاہ ڈالی اور بولا۔ "برف باری نے ڈرائیونگ دشوار کر دی ہے۔" اس نے پھر سنسان بار کو دیکھا۔

بارٹینڈر ان کی طرف بڑھا لیکن پیٹرسن نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔ وہ پھر اپنے اسٹول پر جا بیٹھا۔

بریڈلے کی نگاہیں ایک لمحے کے لیے بھی پیٹرسن کے چہرے سے نہیں ہٹی تھیں۔

"ہاں.......... اب بولو۔" اس نے کہا۔ "تمہاری لا۔کروکس سے بات ہوئی؟"

"ہاں۔ ہوئی تھی۔ اس کا اصرار تھا کہ تم اور میں کہیں مل بیٹھیں۔"

"میرے خیال میں میرے اور تمہارے درمیان کوئی قدرِ مشترک نہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔"

"ایمبروز.......... کام کی بات کرو۔"

"ضرور۔ اسٹیٹلر ہوٹل کے واقعے کا تذکرہ میں نے پہلی بار تم سے سنا تھا۔ وہاں دو قتل.........."

"تم نے نکسن کی بات پر یقین کر لیا؟"

"تمہیں یہ بات معلوم ہے؟" بریڈلے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے بتایا نا کہ میری لا۔کروکس سے بات ہوئی تھی۔"

"اسے کوئی حق نہیں تھا تمہیں بتائے.........."

"اسے پورا پورا حق حاصل ہے۔"

"میں تم سے اصرار کروں گا کہ مجھے اس واقعے کی تفصیل بتاؤ۔"

"بریڈلے.......... مجھے دھکیلنے کی کوشش نہ کرو۔ وہ سی آئی اے کا معاملہ تھا۔ میرا ایک آدمی سرکاری کام کرتے ہوئے مارا گیا۔ اتنی سی بات ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ یوں ہی سہی۔" بریڈلے نے گہری سانس لے کر کہا۔ "اب مجھے کینیڈی، رابرٹ کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ کے بارے میں بتاؤ۔"

"بھلا اس سوال کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں۔"

"دیکھو، نکسن نے اسٹیٹلر ہوٹل کے واقعے کا حوالہ دیا۔ وہ درست ثابت ہوا۔" بریڈلے نے تلخ لہجے میں کہا۔ "وہ میٹرکس کے متعلق بھی جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جان روپر آسٹن میٹرکس کا رکن تھا۔ اس نے کہا کہ آسٹن کے پاس ایک ٹیپ شدہ گفتگو تھی، جو مجھے.......... ہم سب کو کینیڈیز اور لوتھر کنگ کے قتل میں ملوث ثابت کرتی ہے۔ اب

جہاں تک میں جانتا ہوں‘ میرا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں لیکن..........“ وہ آگے جھک آیا۔ ”.......... اگر میں نے ایک لمحے کے لیے بھی ان میں سے کسی ایک بات کو بھی سچ سمجھا ہوتا تو میں تم سے.......... میٹرکس سے ناتہ توڑ لیتا اور میں یہ اعلان سینیٹ کے فلور سے کرتا۔ اس سلسلے میں کسی خوش فہمی میں نہ رہنا ڈون۔ اگر یہ سچ ہوا تو میں خود کو عوام کے سامنے مصلوب کردوں گا۔“

”پیچھے ہٹ کر بات کرو سینیٹر!“ پیٹرسن نے نرم لہجے میں کہا۔ ”یہ مشورہ تمہاری ہی بھلائی کے لیے ہے۔“

”تمہارے اور لاکروکس کے درمیان بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ حقیت ناقابلِ برداشت ہو جائے تو دھمکیاں دینے لگتے ہو۔ بہر حال میں اس معاملے میں مختلف آدمی ہوں۔ میرے پاس ہارنے کو کوئی چیز ہے ہی نہیں۔“ بریڈلے نے زہریلے لہجے میں کہا۔

”اگر میں تمہاری جگہ ہوتا سینیٹر تو پہلے اپنے ضمیر کو ٹٹولتا۔“ پیٹرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن میز کے نیچے اس کی مٹھیاں بھنچ گئی تھیں۔

”میں اپنے ضمیر ہی کی وجہ سے یہاں موجود ہوں۔“ بریڈلے روہانسا ہو گیا۔ ”ڈیئر گاڈ‘ میں آرون لا۔کروکس کو کیا سمجھتا تھا۔ میرا خیال تھا کبھی کبھی وہ بھٹک جاتا ہے لیکن مجھے کبھی یہ شک نہیں ہوا کہ وہ خدا کا منتخب کردہ آدمی ہے۔ میں نے تمہیں بھی ہمیشہ ایک باصول آدمی سمجھا لیکن.......... لیکن..........“

پیٹرسن نے ایک سگریٹ نکال کر سلگائی۔ ایک گہرا کش لے کر وہ بولا۔ ”تم سمجھتے ہو کہ عوام کے سامنے خود کو معصوم ثابت کرو گے۔ تم مجھے اتنا بے وقوف سمجھتے ہو کہ میں ایسا ہونے دوں گا۔“

”تم کچھ بھی کہو ڈون۔ تم کچھ نہیں کرسکتے اور میں یہاں سے جاتے ہی..........“

”تم اپنا منہ بند رکھو گے۔“ پیٹرسن کی آواز سانپ کی پھنکار سے مشابہ تھی۔ ”تم نے اشتہارات میں پڑھا ہے ناکہ انشورنس سب کے لیے ضروری ہے۔ میٹرکس کو بھی انشورنس کی ضرورت تھی۔ یہ بات میں نے آغاز میں ہی سمجھ لی تھی۔ وہ بااثر لوگ‘ جو اپنے گھر کے آنگن کو بیت المقدس بنانے کے لیے ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہوئے تھے‘ ان کے اپنے بھی کچھ مفادات تھے۔ یہ مفادات کبھی آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑتے‘ اور جب

آدمی بلندی پر پہنچتا ہے تو اوپر پہنچنے کے لیے اس نے جو ذرائع استعمال کیے ہوتے ہیں‘ وہ اس کے ضمیر کا بوجھ بن جاتے ہیں۔ مجھے میٹرکس کے لیے انشورنس درکار تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی فرد ضمیر کے کسی حوالے سے میٹرکس سے پیچھا چھڑانے کا خیال بھی دل میں لائے۔ سمجھے۔“

”بلیک میلنگ؟“

”تم لفظوں کے آدمی ہو سینیٹر۔ اسے جو نام چاہو دے دو۔ میں اسے انشورنس کہتا ہوں۔“

”لیکن میرے خلاف تمہارے پاس کچھ بھی نہیں۔ اپنی انشورنس اپنے پاس رکھو۔“

”انشورنس تو ہے سینیٹر۔ سب کچھ کاغذ پر موجود ہے۔ گواہ موجود ہیں‘ جنہوں نے تمہیں دیکھا‘ تمہاری باتیں سنیں‘ میٹرکس کے تمام معاملات پر تمہارے ساتھ رائے دی۔ ان میں جان کینیڈی‘ رابرٹ کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ کا معاملہ بھی تھا۔ تمہاری تحریر میں تمہارے خط بھی ہیں‘ جن میں تم نے کینیڈی سے سختی سے نمٹنے کی درخواست کی تھی۔“

”لیکن میں نے کبھی..........“ بریڈلے نے کمزور سا احتجاج کیا۔ وہ شکست خوردہ دکھائی دے رہا تھا۔

”مجھے کچھ نہ بتاؤ۔ یہ سب سینیٹ میں جا کر کہو۔ جاؤ.......... پبلک میں خود کو مصلوب کرلو۔“

بریڈلے نے سر جھکا لیا۔ ”میں اس کا مستحق تھا۔“ اس نے کہا۔ اس نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے نظر آئے۔ ”کیا تم احساسات سے بالکل عاری ہو؟ تم نے میری عمر بھر کی کمائی.......... ہر قیمتی اثاثہ لوٹ لیا۔ تم نے مجھے ختم کر دیا.......... تم نے اور لا۔کروکس نے۔“

پیٹرسن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ ”غم نہ کرو بریڈلے۔ ایک آدمی مرتا ہے اور اس کی راکھ سے دوسرا آدمی جی اٹھتا ہے۔ سینیٹر بہت پہلے مرگیا تھا اب تو صدر زندہ باد کہو۔“ اس نے بریڈلے کے کندھے تھپتھپائے۔ ”آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جنابِ صدر۔ میں اب چلتا ہوں۔ آپ جب تک جی چاہے‘ یہاں

بیٹھیں۔ میں نے یہ بار پورے دن کے لیے بک کرایا ہے۔ بار ٹینڈر میرا اپنا آدمی ہے۔ جو مانگیں گے' فراہم کردے گا.........." اس نے ایک لمحہ توقف کیا۔ ".......... آلاتِ خودکشی کے سوا۔"

☆==========☆==========☆

بدھ.......... شام پانچ بج کر چالیس منٹ.......... نکسن

نکسن بہت غصے میں تھا۔ گارفیلڈ خاموش بیٹھا اس کی بک جھک سنتا رہا۔ ذرا سا وقفہ ملا تو اس نے کہا۔ "آج کے واقعے پر مجھے بہت افسوس.........."

"افسوس کو چھوڑو۔ گولی چلانے والے کا کچھ پتا چلا؟" اس نے پوچھا۔ گارفیلڈ بتا ہی رہا تھا کہ اس نے بات کاٹ دی۔ "یہ ہے تمہاری سیکرٹ سروس۔"

"میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں جناب۔" گارفیلڈ نے کہا۔

"مجھے غلطی کرنے والے اچھے لگتے ہیں۔" نکسن مسکرایا۔ "ویسے گارفیلڈ' تم آدمی زور دار ہو۔ تمہارے خلاف مزاحمت نہیں کی جاسکتی۔ تمہارے کہنے پر میں نے خود کو چارہ بنا کر پیش کیا.......... ایک بڑے مقصد کے لئے' لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی مجھے استعمال کرے۔ تم نے بریڈلے کو ڈرانے کے لئے جو مجھے ڈائنامیٹ کی چھڑی دی تھی' وہ اب بھی میرے پاس ہے۔ میرے پاس محرک بھی ہے۔ فرض کرو' اب میں یہی کام اپنے لئے کرتا ہوں تو.........."

"یہ کام آپ کیسے کریں گے؟"

"بچکانہ باتیں مت کرو۔ لاکوشا میں مَیں نے دیکھ لیا کہ میں اب بھی مقبول ہوں۔ ممکن ہے' بریڈلے کو شکست دینے کے لیے تمہاری تجویز زیادہ درست ہو لیکن میں سچ مچ الیکشن کیوں نہ لڑوں۔ دیکھا تو جائے کہ لوگ رچرڈ نکسن کو کتنا چاہتے ہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ لاکوشا میں لوگوں نے آپ کو پسند کیا لیکن وہاں آپ پر گولی بھی تو چلائی گئی۔ یعنی تالیوں کے ساتھ گولیاں بھی ہیں۔"

نکسن چند لمحے اسے گھورتا رہا۔ پھر بولا۔ "تم بہت تیز آدمی ہو گارفیلڈ۔"

"بات یہ ہے سر کہ میرا کام حقیقتوں سے نبرد آزما ہونا ہے۔"

"تو پھر تم یہ کھیل ختم کر رہے ہو؟"

"نہیں جناب۔ آپ کے بغیر تو یہ بازی کھیلی ہی نہیں جاسکتی۔"

نکسن مسکرایا۔ "یہ بہتر ہے۔"

یہ ملاقات نکسن کے گھر میں ہوئی تھی' جو اس کے عرصہ صدارت میں ویسٹرن وائٹ ہاؤس کہلاتا تھا۔ باہر آکر گولف کورس کراس کرکے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے گارفیلڈ نے سوچا کہ اس کے پتے اتنی تیز ہوا میں بھی سلامت ہیں۔ یعنی بازی جیتی جاسکتی ہے۔ یہ اندر کی پریشانی شاید نیند کی محرومی کی وجہ سے ہے' جس کا علاج واشنگٹن میں ایک اچھی نیند ہے۔

☆==========☆==========☆

بدھ.......... رات گیارہ بج کر پچپن منٹ.......... آنسن

بستر پر لیٹے ہوئے ہیری نے انگڑائی لے کر بڑی طمانیت سے سوچا کہ بالآخر گریزیا سے جان چھوٹ گئی' لیکن نیند اس کی آنکھوں سے دور تھی۔ دماغ میں ناموں کا ہجوم تھا۔ والٹ مرگولس' وہ لڑکی' جس کا نام اسے معلوم نہیں تھا' لیو میکملن' ملٹن ابرام' جان روپر' آنسن.......... جان روپر' جو ہمیشہ قامت میں زندگی سے بھی بڑا رہا تھا اور موت کے بعد اور بڑا لگنے لگا تھا۔

مرگولس کی فائلیں..........؟ اس بارے میں وہ درجنوں بار سوچ چکا تھا۔ ہر بار وہ انہیں کوڑے کا ڈھیر قرار دیتے کچھ سوچ کر رہ جاتا تھا۔ جتنا کچھ اسے معلوم ہو چکا تھا' وہ اسے ذہن میں گردش دیتا رہا تھا لیکن کوئی مفہوم نہیں پا سکا تھا۔ یہی سب کچھ سوچتے سوچتے وہ سو گیا۔

آنکھ فون کی گھنٹی کی وجہ سے کھلی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "ہیری آنسن اسپیکنگ۔"

"میں ملٹن ابرام بول رہا ہوں۔ تم جاگ رہے ہو؟"

"معلوم بھی ہے' کیا وقت ہو رہا ہے؟"

"تمہیں بھی معلوم ہو گا کہ ایسے وقت کوئی کسی اہم ترین بات کے لیے ہی فون کر سکتا ہے۔" ملٹن ابرام نے کہا۔ "اکیلے ہو؟"

"ہاں۔"

"میں تم سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ صبح کا انتظار نہیں کیا جا سکتا۔"

"کیوں؟"

"فون پر بات نہیں کر سکتا۔"

"تو یہی بتانے کے لیے فون کیا ہے تم نے؟" ہیری نے چڑچڑے پن سے پوچھا۔

"تمہاری مرضی۔ جو بات میں تمہیں بتانا چاہتا تھا' جب بعد میں اس کے متعلق معلوم ہو گا تو خود کو اپنی اس حماقت پر کوسو گے۔"

ہیری بستر پر سیدھا ہو بیٹھا۔ ابرام کے لہجے میں سنگینی تھی۔

"بات تمہارے والد کے متعلق ہے۔" ابرام کہہ رہا تھا۔ "اور میں نے مرگولس کے بارے میں تمہیں جو کچھ بتایا' افسانہ تھا۔ اس وقت میں تمہیں ٹھیک طور سے جانتا بھی نہیں تھا۔ تمہارے جانے کے بعد میں نے چیکنگ کی' بہت سی کڑیاں مل گئیں۔"

"میرے والد کے متعلق کیا بات ہے؟"

"میں نے کہا نا کہ فون پر بات نہیں کی جا سکتی۔ بیس منٹ کے اندر فریڈرک برج پہنچ جاؤ۔ نہیں آئے تو خود کو اپنے باپ سے بڑا بے وقوف ثابت کرو گے۔" ابرام نے ریسیور رکھ دیا ہیری نے باتھ روم جا کر چہرے پر پانی کے چھپکے مارے' کپڑے بدلے اور باہر نکل آیا۔ اپنی پورشے ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ سوا بارہ بجے تھے۔ اس نے نقشے کا جائزہ لیا۔ ابرام نے مقام ملاقات کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ وہ ایک سنسان مقام تھا۔ سڑک ٹوٹی پھوٹی تھی۔

دریا کے اس طرف نیوی یارڈ کی روشنیاں چمک رہی تھیں۔ سامنے فریڈرک برج پر ایک کار جاتی نظر آئی۔ ہیری کی گاڑی اب ایک کچی ڈھلان پر تھی۔ ہیری نے گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ راستہ بہت خراب تھا۔ ہیری نے گھڑی میں وقت دیکھا اور پُل سے ذرا پیچھے گاڑی روک دی۔ وہ صحیح وقت پر پہنچا تھا۔

دس منٹ گزرے........ پندرہ منٹ........ اور ابرام کا کہیں پتا نہیں تھا۔ دریا کی طرف سے خون جما دینے والی سرد ہوا چل رہی تھی۔ بیس منٹ ہو گئے۔ وہ حیران تھا کہ ابرام نے پابندی وقت پر اصرار کرنے کے بعد اتنی دیر کر دی۔ اس نے اس ڈر سے کہ سردی کی وجہ سے گاڑی اسٹارٹ ہونا مسئلہ نہ بن جائے' اسٹارٹر دبایا۔ اسی لمحے عقب نما

آئینے میں اسے اپنی گاڑی سے بمشکل دس گز پیچھے ایک بڑا سیاہ ٹینکر نظر آیا۔

"ابرام........ یہ تمہی ہو نا؟" ہیری نے کھڑکی سے باہر سر نکالا اور چیخ کر پوچھا۔

لیکن ٹینکر بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ پورشے کو عقب سے ٹکر لگی۔ اس کا بمپر یقیناً پچک گیا ہو گا۔ ہیری کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ کار دریا کے اوپر بنی چھوٹی دیوار سے ٹکرائی اور اسے توڑتی ہوئی دریا میں جا گری۔

ہیری کا کندھا کار کی کھڑکی میں پھنسا ہوا تھا اور ایک ہاتھ باہر تھا۔ ٹھنڈے یخ پانی کے ہاتھ سے ٹکراتے ہی اس نے تیزی سے ہاتھ کھینچا لیکن جیسے ہی کار کا بونٹ پانی میں اترا' اسے صورتِ حال کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا۔ اس نے دونوں پیر جوڑ کر دروازے پر کک لگائی۔ گاڑی پانی میں اتر رہی تھی اور اس کی وجہ سے پانی میں بلبلے سے پھوٹ رہے تھے۔ ہیری کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پانی کے بہاؤ نے گاڑی کو اپنے دوش پر اٹھا لیا تھا۔ تیسری چوتھی کک کے بعد دروازہ کھلا اور ہیری نے باہر نکل کر اوپر کی جانب تیرنا شروع کیا۔ سانس روکنے کی وجہ سے اس کے پھیپھڑوں میں آگ بھر گئی تھی۔ اب مزید رکنے کا حوصلہ نہیں رہا تھا۔ بالآخر اس کا منہ کھلا........ لیکن اس میں پانی نہیں ہوا داخل ہوئی تھی۔ وہ سطح آب پر پہنچ چکا تھا۔ سامنے نیوی یارڈ کی روشنیاں تھیں۔ وہ قوتِ ارادی کے زور پر کنارے کی طرف بڑھتا رہا۔ کنارے پر پہنچنا اسے خواب سا لگا۔ اس نے کنارے والی چٹان کو تھام کر خود کو اوپر اٹھایا اور برف پر ڈھیر ہو گیا۔

اس کا جسم توانائی سے محروم ہو چکا تھا۔ ٹھنڈ اس کے ہاتھ پیروں میں سرایت کر گئی تھی۔ وہ سن ہو چکے تھے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے لیے حرکت کرنا بہت ضروری ہے۔ تیسری چوتھی کوشش کے بعد کہیں اٹھنا اس کے لیے ممکن ہوا۔ اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ یوں بے قابو تھیں کہ اسے خوف آنے لگا کہ دوبارہ دریا میں نہ جا گرے۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا فریڈرک برج کی طرف بڑھنے لگا۔

☆==========☆==========☆

جمعرات........ صبح پونے دو بجے........ آنسن

وہ گرم پانی سے اس وقت تک نہاتا رہا' جب تک ہاتھوں اور پیروں میں چبھنے والی سوئیاں کند نہیں ہو گئیں........ اور اسے یقین نہیں ہو گیا کہ دوران خون بحال ہو چکا ہے پھر مزید دس منٹ گرم پانی سے نہانے کے بعد اس نے جسم خشک کیا' گاؤن پہنا' دو تولیے جسم پر لپیٹے اور باہر آ گیا۔ دودھ کے بڑے گلاس میں تین انگلی برابر برانڈی ڈال کر اس نے روم ہیٹ کو فل کر دیا۔

حیرت انگیز طور پر وہ خود کو پوری طرح فٹ محسوس کر رہا تھا۔ اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ وہ ہرٹز کمپنی کو کیسے بتائے کہ ان کی بیس ہزار ڈالر مالیت کی پورشے دریائے انا کوسٹیا کی تہہ میں پڑی ہے۔ وہ انہیں کیسے قائل کرے گا۔ فریڈرک برج پار کرنے کے بعد جس ٹیکسی سے وہ گھر پہنچا تھا' اس کے ڈرائیور نے اسے بے حد تجسس سے دیکھا تھا لیکن پوچھا کچھ نہیں۔ مگر یہ طے تھا کہ اس سے کسی نے پوچھ گچھ کی تو وہ آتش فشاں کی طرح لاوا اگل دے گا۔

اور ابرام؟ یہ سب کچھ ابرام کا کیا دھرا تھا۔ تو کیا ابرام اس کی اگلی مُوو کا انتظار کرے گا........ یا دوسری بار اسے مٹانے کی کوشش کرے گا۔ اس نے برانڈی ملے دودھ کا ایک طویل گھونٹ لیا۔ قوی امکان یہ تھا کہ ابرام یا اس کے آدمی اتنی دیر نہیں رکے ہوں گے کہ انہوں نے اسے دریا سے بچ نکلتے دیکھا ہو۔ نہ انہیں یہ خیال رہا ہو گا کہ اتنے یخ پانی سے کوئی بچ کر نکل بھی سکتا ہے۔

اس نے بفیلو مورگن کا نمبر ملایا۔ چوتھی گھنٹی کے بعد مورگن نے ریسیور اٹھایا اور پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ "کون ہے؟" ہیری کی آواز سن کر اس کا لہجہ نرم ہو گیا۔ "کیا بات ہے لُوئی؟"

"تم والٹ کے ورجینیا والے مکان آ سکتے ہو؟"

"اس وقت؟"

"ہاں۔ تمہارے پاس کار ہے؟"

"ہے۔ اور ٹھیک ٹھاک چلتی ہے۔"

"تو تم مجھے یہاں سے لے لو۔" ہیری نے کہا اور اپنا پتا لکھوا دیا۔

☆=========☆=========☆

اس بار مکان تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور ڈرائیو وے میں کوئی کار بھی نہیں تھی۔ چاندنی کی وجہ سے وہ بخیر و عافیت پورٹیکو تک پہنچ گئے۔ بفیلو نے دروازے پر اندر کی طرف دباؤ ڈالا تو چرچراہٹ کی آواز ابھری۔ "کیا خیال ہے؟" اس نے ہیری سے پوچھا۔

"لگاؤ زور۔"

وہ اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے نشست گاہ میں روشنی کر دی۔ آتش دان میں لکڑیاں موجود تھیں۔ ہیری نے دیا سلائی دکھا دی۔ "تم یہیں ٹھہرو۔" اس نے بفیلو سے کہا۔ "میں والٹ کی اسٹڈی سے فائلیں لے کر آتا ہوں اور روشنی کھڑکی سے باہر نہ نکلے۔ کوئی مقامی پوچھ گچھ کے لیے آ گیا تو مصیبت ہو جائے گی۔"

وہ فائلیں لے کر بڑی احتیاط سے زینے سے اترا۔ نیچے پہنچا تو بفیلو کے کھنکارنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے دروازہ کھولا۔ "فکر کی کوئی بات نہیں بفیلو۔ اسے اپنا ہی گھر........"

"ہیری!"

ہیری نے تیزی سے گھوم کر دیکھا۔ فائلیں اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں لیکن شاید وہ اس سے زیادہ حیران تھی۔ اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی ہوئی تھیں۔ منہ کھلا ہوا تھا لیکن اس کے ریوالور والے ہاتھ میں ذرا لرزش نہیں تھی۔ ہیری کے لیے نگاہیں ہٹانا ممکن نہیں تھا۔ وہ سحر زدہ سا اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

بالآخر اس کی انگلی ٹریگر پر سے ہٹ گئی۔ "تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تمہارا آج آنے کا ارادہ ہے۔" وہ بولی۔ "میں سو رہی تھی کہ میں نے آہٹیں سنیں........"

بفیلو نے کہا۔ "لُوئی........ اس نے مجھے بے خبری میں آ لیا۔"

"لُوئی؟" لڑکی نے حیرت سے کہا۔ اس کی انگلی پھر ٹریگر پر جم گئی۔

"بفیلو کے لیے ہر شخص لُوئی ہے۔" ہیری نے وضاحت کی۔ لڑکی کے لبوں پر مسکراہٹ طلوع ہونے لگی لیکن ہیری نے فوراً حملہ کرکے اس مسکراہٹ کو قتل کر دیا۔

"لیکن تم تو ناموں کی اہمیت سے بھی واقف ہو اور نام استعمال کرنے کے فن سے بھی واقف ہو۔ کیوں ایلس؟" ہیری کو خوشی ہوئی۔ اس نے کبھی تسلیم نہیں کیا تھا کہ اس لڑکی کا نام ایلس ہو سکتا ہے۔

"کیا مطلب؟ یہ ایلس ہے.......... والٹ کی بیٹی؟" بفیلو بری طرح چونکا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" لڑکی نے کہا۔

"تم خوب جانتی ہو۔ ورنہ پریشان کیوں ہوتیں۔"

لڑکی چوکنا نظر آنے لگی۔ ریوالور پر اس کی گرفت سخت ہوگئی۔ "ہمیں ضروری باتیں کرنا ہیں ہیری۔" اس نے کہا۔ "اکیلے۔"

"گفتگو اگر ہوگی تو بفیلو مورگن کے سامنے ہوگی۔" ہیری کے لہجے میں قطعیت تھی۔ "ویسے تم ریوالور کے زور پر اسے کسی کمرے میں بند کر سکتی ہو لیکن اس مکان میں کوئی ایسا دروازہ نہیں، جو اسے اندر رکھ سکے اور میں یہاں پوری رات قیام کروں گا نہیں۔"

لڑکی نے ریوالور کا رخ ہیری کی طرف کیا اور سیفٹی کیچ لگا دیا۔ پھر اس نے ریوالور میز پر ڈال دیا۔ "ٹھیک ہے ہیری۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔"

بفیلو نے سکون کی سانس لی۔ "یہ کیا چکر ہے لُوئی۔ یہ والٹ کی بیٹی ہے یا نہیں۔"

"نہیں۔" ہیری نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ پھر اس نے لڑکی کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "اب ہمیں اپنا نام بتا ہی دو۔"

"یہ اتنی آسان بات نہیں۔"

"تم مجھے حیران کر رہی ہو۔"

لڑکی کے چہرے پر کھنچاؤ نظر آیا۔ آنکھوں سے برہمی جھلکی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ "نہیں.......... یوں کام نہیں چلے گا۔" ہیری نے سفاک لہجے میں کہا۔

لڑکی نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ بفیلو نے جلدی سے کہا۔ "ہیری.......... یہ بچی بہت اپ سیٹ ہے۔ یہ آنسو بناوٹی نہیں.........."

ہیری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "نہیں بفیلو۔ اگر یہ لڑکی بچی ہوتی تو اس وقت سیٹل میں پوسٹ مارٹم ٹیبل پر پڑی ہوتی۔"

لڑکی نے دونوں ہاتھ جھٹکے سے ہٹا لیے۔ اس کے چہرے پر حقیقی شاک کی کیفیت تھی۔

"ایلس مرگولس کی لاش اس کے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے فٹ پاتھ پر پڑی ملی ہے۔ اس نے چھلانگ لگائی آٹھویں منزل سے یا کسی نے اسے دھکا دیا، اس سے اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"او مائی گاڈ۔" آنسو اب آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔

ہیری خاموش کھڑا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ بفیلو کے دل میں لڑکی کے لیے نرم گوشہ ہے۔ اس کا بس چلتا تو لڑکی کو تسلیاں دیتا۔

لڑکی نے چہرہ اٹھایا تو اس بار اسے اپنے شکوک بھی صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھتے محسوس ہوئے۔ "لیو بھی مرگیا.........." لڑکی کے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

اس بار حیرت ہیری کے لیے تھی۔ "لیو؟ میکملن؟ تم لیو کے متعلق کیا جانو۔"

"مجھے معلوم ہے۔ وہ مر چکا ہے۔"

"پاگل ہو گئی ہو۔" ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ وہ چیخ رہا ہے۔ "کل رات میں اس سے ملا تھا۔ میں.........."

"کس وقت ملے تھے؟" لڑکی نے اس کی بات کاٹ دی۔

"وقت؟" ہیری نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ "پونے دس بجے ہوں گے اور اس کے فوراً بعد ہی میں یہاں آیا تھا۔"

"اور واپس کس وقت آئے تھے؟"

"ساڑھے دس بجے، لیکن تم یہ کسوٹی مت کھیلو مجھ سے۔ سیدھی بات کرو۔"

"کورونر کی رپورٹ میں موت کا وقت ساڑھے دس اور گیارہ کے درمیان طے کیا گیا ہے۔"

"یہ کیا بکواس ہے.........." ہیری کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹیلی فون موجود ہے۔ خود تصدیق کر لو۔"

ہیری اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ پھر اس کی نظریں جھک گئیں۔ وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ "تمہیں کیسے پتا چلا؟" اس نے پوچھا۔

"اب اس بات کی کیا اہمیت ہے؟"

"میرے لیے ہے۔ جانتی بھی ہو' تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں جب وہاں سے رخصت ہوا ہوں تو وہ زندہ تھا۔ تمہیں یقین ہونا چاہئے اس بات پر۔"

بفیلو کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ کبھی ہیری کو دیکھتا اور کبھی لڑکی کو۔ "مجھے بھی تو کچھ بتاؤ۔ میں والٹ کا دوست تھا۔ یہ میرا حق ہے' اور اگر نہیں تو کم از کم مجھے یہاں سے چلے جانے کو ہی کہہ دو۔ ورنہ میں خود ہی چلا جاؤں گا۔"

لڑکی نے چونک کر اسے دیکھا۔ "نہیں مسٹر مورگن۔ آپ رکیے۔ مجھے اس کی ضرورت ہے۔"

"دیکھو.......... اگر تم پھر مجھے بے وقوف بنا رہی ہو.........." ہیری نے کہا۔ اس پر بفیلو نے اسے گھور کر دیکھا۔ "خیر.......... دفع کرو۔ یہ بتاؤ' تمہیں لیو کے بارے میں معلوم ہے اور میں بے خبر ہوں۔ کیوں؟"

"لیو' والٹ کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے تین سال ہو گئے تھے.........."

ہیری کے لیے غصہ برداشت کرنا ناممکن ہو گیا۔ وہ میز پر ہاتھ مارتے ہوئے چلایا۔ "یہ میرے سوال کا جواب ہے؟"

بفیلو لڑکی کی طرف بڑھا اور اس کے کندھے تھپ تھپائے۔ پھر وہ ہیری سے بولا۔ "بیٹے.......... اس کی سن تو لو۔"

لڑکی کی آنکھیں بفیلو کا شکریہ ادا کر رہی تھیں۔ "یہ واٹر گیٹ اسکینڈل کے دو سال بعد کی بات ہے۔" وہ بولی۔ "لیو کو اندازہ ہوا کہ سی آئی اے کے اندرونی معاملات میں گڑبڑ ہے۔ لیو شریف آدمی تھا' بے وقوف نہیں تھا۔ اس کا پہلا پیمانِ وفا ملک سے تھا' سی آئی اے سے نہیں۔ لیو کے خیال میں واٹر گیٹ اسکینڈل نے جو گندگی اچھالی تھی' وہ اتنی زیادہ تھی کہ اسے قالین کے نیچے نہیں چھپایا جا سکتا تھا۔"

"دیکھو.......... میں شکی مزاج آدمی ہوں۔ لیو کو فرشتہ تسلیم نہیں کر سکتا۔" ہیری

نے کہا۔ "میرے خیال میں لیو بھی اوروں جیسا تھا۔" ہیری کو اپنا غصہ اتارنے کے لیے کوئی ہدف درکار تھا اور اس وقت اسے اس سے غرض نہیں تھی کہ وہ ہدف کون ہے۔

لڑکی یہ بات سمجھ گئی۔ اس نے ہیری کی آنکھوں میں برہمی دیکھ لی تھی۔ "اس نے تمہارے بارے میں کہا تھا کہ تم اتنے کھرے اور دیانت دار آدمی ہو کہ کبھی اچھے ڈپلومیٹ ثابت نہیں ہو سکتے۔"

"دو ہفتے میں اس نے اتنا زیادہ سمجھ لیا تھا مجھے۔" ہیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"لیو اور والٹ مل کر کام کرتے رہے۔ انہوں نے سی آئی اے کے برے اعمال کی نشان دہی کی۔ وہ اس حد تک آگے چلے گئے کہ واپسی کا سوال ہی نہ رہا۔ لیو نے والٹ کو ہر ممکن تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی.........."

"یہ والٹ کی فائلیں اصلی ہیں.......... یا یہ بھی مجھے جال میں پھانسنے کے لیے تھیں۔"

لڑکی بہت شدت سے نفی میں سر ہلانے لگی۔ "تمہیں کسی نے جال میں نہیں پھانسا ہے۔"

"تو میں غلطی سے اس سیٹ اپ میں داخل ہو گیا تھا؟" ہیری نے زہریلے لہجے میں پوچھا۔

"ایک اعتبار سے یہی ہوا لیکن.........."

"والٹ نے مجھے میرے والد کی فائل کے ذریعے پھنسایا تھا۔ یہی کہنا چاہتی ہو نا تم؟"

"وہ فائل والٹ کی تفتیش کا حصہ تھی لیکن والٹ' لیو کو اپنی تفتیش کے نتائج بتائے بغیر مر گیا۔ جس رات وہ مرا' اس نے لیو کو فون کر کے بتایا تھا کہ اسے بہت اہم بات معلوم ہوئی ہے لیکن.........."

"اس سے میرے والد کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔"

وہ اسے بہت غور سے دیکھتی رہی۔ "یہ مجھے معلوم نہیں۔"

ہیری اٹھا اور آتش دان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ "تو اب تمہیں یہ توقع ہے کہ میں تمہاری ہر بات پر یقین کر کے تم سے معذرت کروں گا کہ میں نے تمہیں رلایا؟"

"تمہارا جو جی چاہے کرو۔"

"ٹھیک ہے۔ اب پیچھے سے شروع کرتے ہیں۔ یہ بتاؤ، تم کون ہو۔"

"میرا نام جولی رچی ہے۔"

جولی........ ہاں، یہ نام موزوں معلوم ہوتا ہے۔ ہیری نے سوچا۔ یہ ایلس نہیں لگتی تھی مجھے۔ "ثابت کر سکتی ہو؟"

"ہاں۔ بیگ میں میرا لائسنس ہے........ کریڈٹ کارڈز ہیں........"

"بیٹے........ یہ جھوٹ نہیں بول رہی ہے۔" بفیلو نے مداخلت کر کے جولی کو مزید جرح سے بچایا۔

"ٹھیک ہے بفیلو! لیکن میں نے لینگلے کو فون کیا تو انہوں نے مجھے لیو کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور اسے کورونر کی رپورٹ تک دکھا دی۔ کیوں؟" ہیری نے اعتراض کیا۔

جولی رچی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ "وہ ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ میں لیو میکملن کی بیوی تھی۔"

☆=========☆=========☆

بفیلو پندرہ منٹ ٹکا رہا۔ پھر بڑھاپے کے حوالے سے نیند کا کہہ کر اوپر والٹ کے بیڈ روم میں چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد وہ دونوں آتش دان کے سامنے پڑی کرسیوں پر ایک دوسرے کے روبرو بیٹھ گئے۔ دونوں کے تصور میں اسی آتش دان کے سامنے باہم گزارے ہوئے خوبصورت لمحے تھے۔

"لیو کو معلوم تھا کہ میں اور تم........" ہیری کا لہجہ احساسِ جرم کے بوجھ سے لرز رہا تھا۔

"نہیں۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ ہم........ ایک دوسرے سے بہت قریب ہو گئے ہیں۔"

"تم نے مجھے خوب بے وقوف بنایا۔ تم گریزیا کے پاس جا پہنچیں اور دعویٰ کیا کہ تم میری بیوی ہو۔ تمہارے نزدیک شادی مذاق ہے۔"

"تم نے کہا تھا کہ گریزیا تمہارے لیے مسئلہ بنی ہوئی ہے۔" جولی نے کہا۔ پھر کاٹ دار لہجے میں بولی۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس کے اور تمہارے تعلقات خراب کرا

دیئے۔"

"مجھے تو اس پر حیرت ہے کہ تم وہاں سے بخیر و عافیت واپس آگئیں۔ گریزیا ذرا دیر میں مرنے مارنے پر تل جاتی ہے۔"

"میں ہر طرح کی صورتِ حال سے نمٹنا جانتی ہوں۔"

"لیو بھی یہی سمجھتا ہوگا۔ بعد میں جب اسے پتا چلا ہوگا........"

"ہمارے درمیان چھ سال پہلے علیحدگی ہوگئی تھی۔" وہ مدافعانہ لہجے میں بولی۔ "ہمیں اندازہ ہوگیا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتے۔"

ہیری کو اپنے اندر ابھرنے والے جذبۂ رقابت پر حیرت ہوئی۔ "لیکن اس کے باوجود تمہارا اس سے تعلق نہیں ٹوٹ سکا۔"

"سات سال پہلے میں سی آئی اے میں تھی۔" جولی نے کہا۔ ہیری اپنی حیرت نہ چھپا سکا۔ "وہیں ہماری ملاقات ہوئی تھی۔" وہ کہتی رہی۔ "شادی کے بعد جب مزاج مختلف ہونے کا اندازہ ہوا تو ہم دونوں نے سمجھوتے کرنے کی بہت کوشش کی لیکن شکست تسلیم کرنا پڑی۔ ہم علیحدہ ہو گئے۔ علیحدگی کے چند ماہ بعد میں نے سی آئی اے کی ملازمت بھی چھوڑ دی۔ وہاں میرے لیے تکلیف دہ یادوں کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔"

"اور پھر لیو نے تمہیں دوبارہ گھسیٹ لیا؟" ہیری کے لہجے میں تلخی تھی۔

"فوراً ہی نہیں۔ تین سال بعد۔ اسے ایک ایسے کارکن کی ضرورت تھی، جو بھروسے کے قابل بھی ہو اور سوالات بھی نہ کرے۔ وہ سی آئی اے میں ہونے کی وجہ سے ہر جگہ نہیں گھس سکتا تھا۔"

"اور جب میں میدان میں اترا تو لیو نے تمہیں چارہ بنا کر میری طرف بڑھا دیا۔"

"تم زیادتی کر رہے ہو۔ لیو مجھ سے کبھی ایسی فرمائش نہیں کر سکتا تھا اور نہ میں اس کے کہنے پر ایسا کرنے والی تھی۔" جولی کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

"مجھے بے وقوف بنانے اور خود کو اس طرح استعمال کرنا تمہارے ضمیر پر بوجھ نہیں بنا؟"

جولی کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ "میں کسی مصلحت کی وجہ سے تمہارے قریب نہیں ہوئی۔ تمہاری سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی کہ میں تمہیں چاہتی تھی۔"

"دیکھو......... مجھے اندر کا حال تو معلوم نہیں۔" ہیری نے نرم لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تم پر اعتبار کیسے کروں۔ لیو نے مجھے کبھی کوئی ایسی بات نہیں بتائی' جو کسی اعتبار سے بھی اہم........."

"لیو تم پر اعتماد کرتا تھا۔" جولی نے اس کی بات کاٹ دی۔ "وہ جانتا تھا کہ والٹ بھی تم پر اعتماد کرتا ہے۔ اسے یقین تھا کہ اگر لیو کوئی اہم چیز......... کوئی بات اس تک نہ پہنچا سکا تو تم تک پہنچا دے گا۔ اس نے خود مجھ سے کہی تھی یہ بات۔"

"میں نے بلی کے بچے والی بات لیو کو بتا دی تھی۔"

"اور اس کے چند منٹ بعد ہی لیو کو ختم کر دیا گیا۔"

"یعنی وہ ان معلومات کو آگے نہیں بڑھا سکا۔ اب میرے علاوہ صرف تم جانتی ہو یہ بات' لیکن نہیں۔ بفیلو کو بھی معلوم ہے۔"

"میری تم فکر مت کرو۔ مجھ سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں اور بفیلو کے لیے بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔" جولی نے انگڑائی لی۔ "میرا خیال ہے' اب سو جانا چاہیے۔"

ہیری اٹھا اور اس کی کرسی کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہ اس کی گردن کو سہلانے لگا' جہاں ایک رگ ابھر آئی تھی۔

☆=========☆=========☆

جمعرات......... صبح سوا تین بجے......... آنسن

آتش دان کی آگ سرد ہوتی جا رہی تھی۔ جولی بے خبر سو رہی تھی۔ ہیری نے اٹھ کر آتش دان میں لکڑیاں ڈالیں۔ جولی کی بھی آنکھ کھل گئی۔ وہ گئی اور جا کر گرم چاکلیٹ بنا لائی۔ وہ پیٹھ سے پیٹھ ملا کر قالین پر بیٹھ گئے۔ "اب کیا ارادے ہیں؟" جولی نے پوچھا۔

ہیری نے چاکلیٹ کا گھونٹ لیا۔ "میں چاہتا ہوں' تم اب اس چکر میں نہ پڑو۔" اس نے جواب دیا۔ "میں تمہیں کسی خطرے میں........."

"یہ ناممکن ہے۔"

"والٹ کی فائلوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ والٹ ہی سمجھ سکتا تھا۔"

"لیو نے کبھی ان کے متعلق بات نہیں کی؟"

"نہیں۔"

"تمہارے خیال میں والٹ کو قتل کیا گیا تھا؟" ہیری نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"لیو کا یہی کہنا تھا کہ والٹ کو اس طرح قتل کیا گیا ہے کہ موت کا سبب ہارٹ اٹیک معلوم ہو۔"

"تو کیا پاگل ہو گئے تھے وہ لوگ؟"

"نہیں۔ وہ لوگ بہت پریشان تھے اس کی طرف سے۔"

یہ "وہ لوگ" سے مراد کون ہیں؟"

"لیو کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ سیاسی ہے۔ کسی حد تک اس میں سی آئی اے بھی ملوث........."

"لیو تمہیں زیادہ کچھ بتا کر خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔"

وہ پلٹی اور اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر رکھ دی۔ "تم تو تقریباً سبھی کچھ جان گئے ہو۔ والٹ کی لسٹ بھی تمہارے پاس ہے اور اس کی فائلیں بھی میسر ہیں۔ ان میں کوئی تعلق تو ہو گا۔"

"نہیں۔ یہ بات طے ہے کہ والٹ نے اہم ترین باتوں کو فائل میں نہیں لکھا' اور لسٹ میں امریکا کے چند با اثر افراد کے نام ہیں۔ ہم ان کے متعلق بہت کچھ نہیں جانتے۔ لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ قاتل ہرگز نہیں ہو سکتے۔"

"تو پھر ان کی اہمیت کیا ہے؟"

"تین مختلف انڈسٹریز کے کارپوریٹ پریذیڈنٹ ہیں۔ دو پولو کے کھلاڑی ہیں۔ ایک سیکرٹری آف اسٹیٹ ہے۔ سی آئی اے کا ڈائریکٹر ہے۔ ان کا بظاہر آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپس میں دوست ہوں۔ مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"اور نکسن؟"

"نکسن اور بریڈلے۔" وہ کہتے کہتے رک گیا۔ "لیکن اس تعلق کو میں بھی نہیں سمجھ سکا اور لیو کا بھی یہی کہنا تھا۔"

وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتی رہی۔ پھر وہ بولی۔ "تمہاری اس معاملے میں دلچسپی

کا سبب تمہارے والد ہیں۔ والٹ کی موت تو نہیں ہے نا؟"

"کیا مطلب؟"

"تم اپنے والد سے بہت محبت کرتے تھے۔ صاف پتا چل جاتا ہے۔ تم ان سے بہت قریب رہے ہوگے۔ وقت گزارا ہو گا ان کے ساتھ۔"

"ابتدا میں تو بہت قریب رہے تھے ہم لیکن بعد میں مصروفیات حائل ہو گئیں۔"

جولی کرید کرید کر جان آنسن کے بارے میں سوالات کرتی رہی لیکن کوئی اہم بات سامنے نہیں آئی۔

☆=========☆=========☆

جمعرات.......... صبح چار بج کر پچپن منٹ.......... آنسن

ہیری کو سونے میں آدھا گھنٹا لگا۔ بند آنکھوں کے پیچھے دریائے انا کوسٹیا کا خوف ناک واقعہ تمام تر جزئیات سمیت اجاگر ہوتا رہا۔ بالآخر اسے نیند آ ہی گئی لیکن وہ گہری نیند نہ سو سکا۔ وہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ پانچ منٹ کے لیے سویا تھا یا پانچ گھنٹے۔ بس اسے اتنا احساس تھا کہ نیند کے دوران کوئی بات سطح شعور پر آنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔ وہ اب بھی اس بات کو نہیں سمجھ سکا تھا۔ اس نے جولی کی طرف دیکھا۔ وہ گہری نیند میں تھی۔ وہ بستر سے اترا، والٹ کا گاؤن پہنا اور نشست گاہ میں چلا گیا۔ والٹ کی فائلیں میز پر رکھی تھیں۔ اس نے اوپر والی فائل کو کھولا۔ وہ زیادہ گہرائی میں سوچنے سے گریز کر رہا تھا۔ وہ اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دینا چاہتا تھا۔

فائل میں ایمبروز بریڈلے کی مسکراتی ہوئی تصویر تھی۔ تصویر خاصی پرانی معلوم ہوتی تھی۔ چہرے سے ذہانت، کردار کی مضبوطی اور اپنے مقصد پر ڈٹ جانے کی خُو ظاہر ہو رہی تھی وہ ایسے لوگوں میں سے معلوم ہوتا تھا، جو نہ اپنے اندر کوئی کمزوری دیکھنا پسند کرتے ہیں اور نہ اوروں کے اندر۔

ہیری نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ کاغذ نکال لیا، جس پر اس نے ڈائری میں لکھے ناموں کی فہرست اتاری تھی۔ اس نے کاغذ کو فائلوں کے برابر پھیلا کر رکھ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر مرگولس مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس نے ناموں اور نمبروں کو غور سے دیکھا۔

اسے خیال آیا کہ اگر فائلیں اہم رہی ہوتیں تو والٹ انہیں یوں بے پروائی سے کبھی نہ چھوڑتا۔ نہیں.......... درحقیقت وہ کاغذ اہم تھا۔ جو کچھ بھی مرگولس کو معلوم تھا اور وہ اسے اہم سمجھتا تھا، اسے اس نے ایک کاغذ پر منتقل کرکے اسے بلی کے گلے میں بندھے نیم ٹیگ میں رکھ دیا تھا لیکن وہ حروف اور نمبر..........!

وہ کمرے میں اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہا تھا کہ اس کی نظر کتابوں کے شیلف پر رک گئی۔ کیا پتا، وہ کوڈ ہوں کسی کتاب کے۔ وہ کاغذ کو لے کر شیلف کی طرف گیا اور کتابوں کا جائزہ لینے لگا۔ CWC 301.......... اچانک یہ عبارت اچھل کر اس کے سامنے آئی۔ وہ چرمی جلد والی کتاب تھی "کیزرز وار کنٹری".......... CWC۔ اس نے جھپٹ کر کتاب نکالی اور اس کا صفحہ نمبر301 کھولا۔ وہاں ایک کاغذ رکھا تھا۔

S-24.......... یہ ذرا دشوار تھا۔ اسے کتاب تلاش کرنے میں تین منٹ لگے۔

"سینیکا".......... صفحہ نمبر24۔

وہ ترتیب وار کام کرتا رہا۔ آخر میں اس کے سامنے تیرہ صفحے رکھے تھے، جو کتابوں میں چھپائے گئے تھے۔ اس نے انہیں نمبروار رکھا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ والٹ کا ترتیب دیا ہوا کام نہیں تھا۔ حاشئے میں پنسل سے دیئے گئے نوٹس تھے۔ تحریر باریک تھی اور مرگولس کی ہرگز نہیں تھی۔ وہاں وہ تمام نام موجود تھے، جو والٹ نے الگ بھی لکھ لیے ہوں گے لیکن نوٹس اتنی پیچیدہ عبارت میں تھے کہ سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا۔ اس کے باپ کا نام بھی دو جگہ آیا تھا.......... لیکن سرسری طور پر۔ ایک جگہ لکھا تھا.......... جان روپر آنسن نے بتایا.......... اور دوسری جگہ.......... جان روپر آنسن سے تصدیق کرائی گئی۔ نکسن کا نام ایک جگہ تھا۔

آخری صفحہ ایک ایسے شخص کی بایوگرافی تھا، جس کا ہیری نے پہلے نام بھی نہیں سنا تھا۔ نہ اس کا والٹ کی فائلوں میں تذکرہ تھا، نہ لسٹ میں۔ وہ نام تھا لا۔ کروکس۔ بیس سال پہلے اس کی موت واقع ہوئی تھی لیکن..........

ہیری نے ایمبروز بریڈلے کی فائل کھولی۔ مختصر سی سوانح تھی۔ بریڈلے کی پیدائش ٹرٹل بیک، ایری زونا کی تھی..........

ٹرٹل بیک.......... ایری زونا! ہیری نے دوبارہ آرون لا۔ کروکس کی بایوگرافی پر نظر

ڈالی۔ لا۔ کروکس پادری تھا۔ چھٹی دہائی کے اوائل میں اس نے مذہب پسندوں کا ایک گروہ تشکیل دیا تھا۔

اچانک ہیری کو کچھ یاد آیا۔ اس کی عمر بارہ سال رہی ہوگی۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا اور ڈیڈی کار ڈرائیو کر رہے تھے۔ وہ کار میں کبھی کبھار ہی سفر کرتے تھے۔ ڈیڈی فضائی سفر کو ترجیح دیتے تھے۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو ان کی جان کی بڑی فکر رہتی تھی۔ لہٰذا انہیں کار کے سفر سے حتی الامکان بچایا جاتا تھا۔

وہ سفر اس کے اور ممی کے لیے تفریحی تھا اور ڈیڈی کے لیے کام کا۔ انہوں نے ایک چھوٹے سے بورڈنگ ہاؤس میں قیام کیا تھا۔ راستے میں ڈیڈی مختلف قصبوں کے نام بتاتے رہے تھے۔ کیئر فری' سن فلاور' گریناٹ' کیو کریک۔ پھر ڈیڈی کار میں کہیں چلے گئے تھے اور گائیڈ اسے اور ممی کو سیر کراتا پھرا تھا۔ تین دن بعد ڈیڈی واپس آئے تھے اور پھر واشنگٹن واپسی کا سفر شروع ہو گیا تھا۔

ہیری نے لائٹ آف کی اور بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ تھکن کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔

☆=========☆=========☆

جمعرات......... صبح چھ بج کر پچپن منٹ......... گارفیلڈ

گارفیلڈ اس وقت صدر کے روبرو تھا۔ پچھلی ملاقات کے بعد سے اب تک کے واقعات بیان کرنے میں پندرہ منٹ صرف ہوئے۔ پھر کچھ دیر خاموشی رہی۔ بالآخر صدر صاحب نے کہا۔ "لیوک' تم جانتے ہو کہ میں کیا کہوں گا۔ اس سلسلے میں تمہیں کوئی ابہام ہونا تو نہیں چاہیے۔"

"جنابِ صدر' میں کسی تمغے کی امید لے کر نہیں آیا ہوں۔"

"تمغا ملے گا بھی نہیں۔ تمہیں یہاں آنے سے پہلے ہی میرے ردِ عمل کا اندازہ ہو گا۔ ہونا چاہیے تھا۔ تم اپنے دفاع میں کیا کہو گے؟"

"بصد احترام عرض ہے جناب کہ میرے خیال میں مجھے دفاع کی ضرورت نہیں۔ میں نے آپ کو جو اطلاعات فراہم کی ہیں' وہ آف دی ریکارڈ ہیں۔ یہ کوئی قانونی معاملہ نہیں ہے۔ میں اسٹیٹ کی بہتری کے لیے کام کر رہا ہوں اور میرا ضمیر مطمئن ہے۔"

"مطمئن؟ دیکھو......... تمہاری کارکردگی کی وجہ سے میری اپنی پارٹی کا ایک سینئر

اور قابلِ احترام رکن' جس کا عوامی خدمت کا طویل' بے داغ ریکارڈ ہے اور جو کسی جرم میں بھی ملوث نہیں رہا' الیکشن سے دستبردار ہونے کے قریب پہنچ گیا ہے۔ ایک سابق صدر کو اس کی مرضی کے خلاف' لوگوں کی مرضی کے خلاف انتخابی میدان میں لایا جا رہا ہے۔ اس پر قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا ہے' جسے تم اتفاق قرار دیتے ہو۔ تم نے مجھے ایسی پوزیشن سے دو چار کر دیا ہے' جہاں میں صرف دعا کر سکتا ہوں کہ کوئی مجھ سے براہ راست سوال نہ کر بیٹھے' اور کچھ سننا چاہتے ہو؟"

گارفیلڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں صورتِ حال کو سمجھ رہا ہوں۔ جو کچھ ہوا ہے' وہ میرے لیے بھی باعثِ فخر نہیں ہے۔ میں اخلاقی طور پر اس کا دفاع نہیں کر سکتا لیکن میں یہ واضح کر دوں کہ خطرہ عملی نوعیت کا ہے۔ اس کا تدارک بھی عملی ہی ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں پچھلی ملاقات میں مجھے یہ مشورہ آپ ہی نے دیا تھا۔"

"لیوک......... بات مجھ پر مت ٹالو۔" صدر صاحب نے تنبیہہ کی۔

"میں صرف ایک بات واضح کرنا چاہ رہا ہوں۔ وہ ٹیپ اتنا ہی خطرناک ہے' جتنا کہ آنسن نے اپنے خط میں بیان کیا تھا۔"

"لیکن لیوک' میں نے واضح کر دیا تھا کہ وہ پبلک کے سامنے نہیں لایا جائے گا۔"

"میں ایسی کوئی تجویز پیش کر بھی نہیں رہا ہوں جناب۔" گارفیلڈ نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس میٹرکس کے اراکین کی فہرست موجود ہے۔ گو وہ مکمل نہیں ممکن ہے' اس میں میٹرکس کے بیس فی صد اراکین کے نام ہوں اور وہ تمام لوگ امریکی معاشرے کے اہم اور معزز ترین افراد ہیں۔"

"میں وہ نام سننا نہیں چاہتا۔" صدر نے تنبیہی لہجے میں کہا۔

"میں صرف وضاحت کر رہا ہوں' نام نہیں بتا رہا۔ ان میں ایک سیکریٹری آف اسٹیٹ ہے۔ دو سی آئی اے کے سینئر ایگزیکٹو آفیسرز ہیں۔ تین بڑے صنعت کار ہیں' جن میں سے دو آپ کی 76ء کی انتخابی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے چکے ہیں۔ ان میں رائٹرز' پادری' ڈپلومیٹ' سائنس داں' بینکار......... سبھی شامل ہیں۔"

"یہ مصیبت کیا ہے میٹرکس۔" صدر نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "تم خود انہیں معزز کہہ رہے ہو۔ ایسے لوگ کسی مکروہ سازش میں کیسے شریک ہو سکتے ہیں۔ اور

تم جانتے ہو کہ امریکا میں کسی بھی قسم کی خفیہ سوسائٹی بنانے کی آزادی ہے۔ ایسی سوسائٹیوں کی امریکا میں کمی بھی نہیں۔ میرے نزدیک یہ جمہوریت ہے لیکن تمہارا خیال مختلف ہے۔ جان آلسٹن کے خط میں.......... ممکن ہے، بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو.......... تمہیں گمراہ کرنے کے لیے۔"

"یہ بات آپ نہ کہیں جنابِ صدر۔ آلسٹن کے خط کی تصدیق ٹیپ سے ہو گئی ہے۔ مجھے میٹرکس کے وجود پر صرف اس لیے اعتراض ہے کہ وہ قوم کے بڑے دماغوں کو کرپٹ کر رہی ہے۔ وہ اس جمہوریت کے درپے ہے، جس کی وجہ سے اس کے وجود کو برداشت کیا جا رہا ہے۔ میٹرکس وائٹ ہاؤس میں نقب لگا رہی ہے۔"

"لیوک، جانتے ہو، اس سال میرے لیے بدترین بات کیا ہو سکتی ہے؟" صدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری اور پھیلتی چلی گئی۔

"نہیں جنابِ صدر۔ آپ بتائیے۔"

"یہی کہ تم صدارتی الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لو۔"

☆=========☆=========☆

جمعرات.......... صبح چھ بج کر پندرہ منٹ.......... آلسٹن

وہ بیدار ہوئی تو وہ جا چکا تھا!

جولی نے خالی بستر پر زور دار گھونسہ مارا۔ "بے وقوف.......... احمق عورت۔" وہ غصے میں پھنکاری۔ اس کے چہرے پر اور آنکھوں میں سختی تھی۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ہیری کے کپڑے جو کرسی پر رکھے تھے، اب موجود نہیں تھے۔ "بے وقوف عورت۔" وہ پھر پھنکاری۔

اچانک بیڈ کے نیچے سے اس کا چہرہ ابھرا۔ اس نے اظہارِ حیرت کے طور پر دھیرے سے سیٹی بجائی۔ جولی نے چونک کر اسے دیکھا۔ "تم خود کو ملامت کیوں کر رہی ہو؟" ہیری نے پوچھا۔ "گزشتہ رات کے سلسلے میں؟"

جولی پلکیں جھپکا کر رہ گئی۔ "سوال یہ ہے کہ تم بیڈ کے نیچے کیا کر رہے ہو؟"

"اپنے موزے تلاش کر رہا ہوں۔ مگر تمہاری اتنی زیادہ برہمی میری سمجھ میں نہیں آئی۔"

"میں سمجھی تھی، تم مجھے چھوڑ بھاگے ہو۔"

"تو اس کے لیے تم خود کو مطعون کر رہی تھیں؟"

"دیکھو، ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی سے ملیں اور ایک نظر میں معلوم ہو جائے کہ یہ شخص آپ کو استعمال کر کے نکل لے گا۔ دیکھنا بس یہ ہوتا ہے کہ ایسا کب ہو گا۔"

ہیری اٹھ کھڑا ہوا۔ "آئی ایم سوری جولی، لیکن مجھے جانا ہے۔"

"جانا چاہتے ہو یا جانا پڑ رہا ہے۔ میں ان معاملات میں ابہام پسند نہیں کرتی۔"

"مجھے جانا ہے۔"

"وضاحت کے لیے تمہارے پاس پانچ منٹ کی مہلت ہے۔"

ہیری خود سے بحث کرتا رہا۔ بالآخر اس نے کہا۔ "اب مجھے معلوم ہو گیا کہ والٹ کی موت کا کیا سبب تھا۔" جولی خاموش رہی تو اس نے بات آگے بڑھائی۔ "فائلیں بے معنی ہیں لیکن ایک فائل اور ہے۔ وہ مجھے رات مل گئی۔ تم اس وقت سو رہی تھیں۔ بس قسمت سے ہی ملی وہ فائل۔"

"کیسے؟"

"والٹ کے نمبروں کا جادو.......... اور بلی کے پٹے کی تحریر!"

"مجھے وہ فائل دکھاؤ۔"

"نہیں۔ میں تمہیں خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ میں خطرے میں ہوں.......... اور اس احساس کی اذیت سے واقف ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کچھ ہو۔"

"میں تحفظ طلب نہیں کر رہی ہوں۔ میں کہہ رہی ہوں، مجھے وہ فائل دکھاؤ۔"

"بے خبری جنت ہوتی ہے۔"

"یہ جا کر لیو کو بتاؤ۔"

"لیو اس لیے مارا گیا کہ اس کے بارے میں گمان یہ کیا گیا کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے۔" اب ہیری کو غصہ آنے لگا۔ "میں روم واپس جا رہا ہوں۔"

"سنو، فائل اپنے پاس رکھو۔ مگر مجھے بے وقوف نہ بناؤ۔ اور یہ سن لو کہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ میں تمہارا پیچھا کروں گی۔ تمہیں تلاش کروں گی۔ اس میں تمہارا کام خراب بھی ہو سکتا ہے.......... اور یہ تم پسند نہیں کرو گے۔"

ہیری چند لمحے اسے بہت غور سے دیکھتا رہا۔ "چلو ٹھیک ہے۔ فائل دیکھ لینا۔ مگر بعد میں۔" اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ "اگر میرے ساتھ چلنا چاہتی ہو تو تمہارے پاس تیار ہونے کے لیے صرف بارہ منٹ ہیں۔"

جولی اٹھ کر باتھ روم کی طرف لپکی۔ اس نے تیزی سے شاور چلایا۔ "میں دس منٹ میں تیار ہو جاؤں گی۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "مگر یہ تو بتاؤ کہ ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

"صبح سات بجے کی فلائٹ ہے، جو ہمیں ایک بجے کے قریب فونیکس پہنچائے گی۔ ایک گھنٹا ہم شکاگو میں رکیں گے۔"

☆==========☆==========☆

اس نے ہیری کے جانے کے بعد تیس سیکنڈ انتظار کیا۔ پھر وہ باہر نکل آئی۔ کاغذوں والی فائل ہیری کرسی پر ہی چھوڑ گیا تھا۔ اس نے فائل کھولی۔ ہیری نے کہا تھا...... ٹرٹل بیک، ایری زونا سے ایک اور نام کا تعلق ہے۔ وہ ورق الٹتی رہی۔ فائل میں مواد اتنا تھا کہ اسے پڑھنے میں کم از کم ایک گھنٹا لگتا۔ وہ نظریں دوڑاتی اور ورق الٹتی رہی۔ بالآخر ایک نام جیسے اچھل کر سامنے آگیا......

وہ بیڈ کی طرف بڑھی، جہاں سائیڈ پر فون رکھا تھا۔ اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کیا۔ گارفیلڈ نے تیسری گھنٹی بجنے سے پہلے فون اٹھا لیا۔ وہ سرگوشی میں بولی۔ "ایک نام لکھ لیں۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"تم کہاں سے بول رہی ہو؟"

"فارم ہاؤس سے......"

"بعد میں فون کرنا باہر سے۔" گارفیلڈ نے چڑچڑے پن سے کہا۔

"وقت بالکل نہیں ہے۔ میری بات سنیں۔ پلیز۔ وہ نام ہے...... آرون لا۔ کروکس۔ لا۔ کروکس فرانسیسی زبان میں صلیب کو کہتے ہیں۔ یہاں ہیری کو ایک فائل ملی ہے۔ یہ نام اس میں لکھا ہے۔ میرا خیال ہے، اس کا تعلق میٹرکس سے ہے۔ ہیری کا کہنا ہے......" اس نے آتے ہوئے قدموں کی آہٹیں سنیں تو جلدی سے ریسیور رکھا اور دوبارہ باتھ روم میں گھس گئی۔

"ایک منٹ ہیری۔ میں ابھی آئی۔" اس نے چلا کر کہا۔

☆==========☆==========☆

جمعرات...... صبح ساڑھے سات بجے...... پیٹرسن

جس وقت ہیری آنسن اور جولی رچی کی ٹی ڈبلیو اے کی واشنگٹن تا فونیکس پرواز روانہ ہوئی، اس کے دو منٹ بعد سی آئی اے کے بوئنگ 727 نے ٹیک آف کیا۔ اس کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا۔ اس کا روٹ بھی واشنگٹن۔ فونیکس۔ واشنگٹن تھا۔ اس میں آٹھ مسافر تھے، جن میں ایک سینیٹر ایمبروز بریڈلے بھی تھا۔

ڈونالڈ پیٹرسن نے جہاز کے مسافروں کو ناقدانہ نظروں سے دیکھا۔ ایمبروز بریڈلے لوتھر ٹورینس سے باتوں میں مصروف تھا۔ پیٹرسن ذاتی طور پر ٹورینس کو ناپسند کرتا تھا۔ ٹورینس کو جنون کی حد تک مذہب سے لگاؤ تھا۔

رچرڈ کریگن اور پیٹر بولٹن نے بہت تیزی سے ترقی کے زینے طے کیے تھے۔ کریگن خلائی ریسرچ پروجیکٹ کا ڈائریکٹر تھا۔ جبکہ بولٹن ایک یونیورسٹی میں ایک شعبے کا سربراہ تھا۔ خلا کے قانون پر کریگن کے مضامین اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ وہ طبیعات اور خلا کے موضوع پر چند کتابیں بھی لکھ چکا تھا۔ کریگن اور بولٹن دونوں موقع پرست تھے۔ آگے بڑھنے اور اوپر جانے کی ہوس ان میں بہت زیادہ تھی۔

ڈگلس اینگسٹروم بے حد اہل بینکار تھا۔ اس کا نظریہ تھا کہ افراد معاشرے کی اینٹیں ہیں۔ اینگسٹروم کا دعویٰ تھا کہ اس کے آباو اجداد سویڈش تھے لیکن پیٹرسن نے کھوج لیا تھا کہ وہ نسلاً جرمن ہے۔ اس نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ دوسری جنگِ عظیم کے دوران اینگسٹروم نے ہیروں کی ایک جرمن فرم میں سرمایہ کاری کی تھی۔ اس وقت اینگسٹروم تنہا پائپ پی رہا تھا۔

رائے سین فورتھ بھی ایک طرف اکیلا بیٹھا تھا۔ اس کی گود میں کھلا بریف کیس رہا تھا اور وہ کاغذات ٹٹول رہا تھا۔ اس نے انجینئر کی حیثیت سے اپنے کیریر کا آغاز کیا تھا پھر وہ فنانس کی طرف چلا گیا تھا اور اب ورلڈ بینک کا ایڈوائزر تھا۔

ملٹن ابرام، پیٹرسن کے بائیں ہاتھ پر بیٹھا تھا۔ گمشدہ کاغذات کے بارے میں ان کے درمیان صرف فون پر بات ہوئی تھی۔

پیٹرسن کے اشارے پر اسٹیورڈ نے کیبن کا دروازہ بند کیا اور باہر چلا گیا۔

"جنٹلمین۔" پیٹرسن نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ رائے سین فورتھ نے اپنا بریف کیس بند کر دیا۔

"فونیکس پہنچنے میں ابھی ایک گھنٹا لگے گا۔ ہمیں اس مہلت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔" پیٹرسن کے لہجے میں چیلنج تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہاں جمہوری روایات کے مطابق بحث شروع کرنا بے سود ہو گا۔ ان لوگوں کو صرف گھن گرج کے ذریعے زیر کیا جا سکتا تھا۔

"آپ لوگ یقیناً یہاں اپنی موجودگی کا سبب جاننا چاہیں گے۔"

سین فورتھ نے انگلی سے ابرام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس شخص نے میرے بیڈ سے ہائی جیک کیا ہے۔"

"لفظ ہائی جیک استعمال کرنا تمہاری زیادتی ہے۔" پیٹرسن نے احتجاج کیا۔ "دراصل تمہارا یہاں وقت پر پہنچنا بے حد اہم تھا۔"

"میں بہت اہم مصروفیات چھوڑ کر آیا ہوں ڈون۔" ٹورینس نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی بتا دیا تھا کہ میں نیویارک میں مصروف ہوں۔ میرے پاس وقت نہیں تھا۔" اینگسٹروم نے تائید کی۔

پیٹرسن کا چہرہ تمتمانے لگا۔ "لوتھر...... مجھے یہاں تمہاری زیادہ ضرورت تھی۔ یہ تمام انتظامات میرے کیے ہوئے ہیں۔"

بولٹن مسکرایا۔ "دیکھو ڈون...... میرا اور رچرڈ کا خیال ہے کہ تمہارا طرزِ عمل مناسب نہیں تھا۔"

سین فورتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میں اس زیادتی کو ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔ میں اس گروپ کا سینئر ممبر ہوں۔ میرے کچھ حقوق......"

پیٹرسن نے پوری قوت سے میز پر گھونسہ مارا۔ "بس بہت ہو چکی۔ وجہ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گی لیکن اس کے لیے تم لوگوں کو فضول بکواس سے پرہیز کرنا ہو گا۔"

"ایمبروز...... خدا کے لیے تمہی کچھ بتاؤ۔" ٹورینس نے بریڈلے سے کہا۔ "یہ کوئی بات کرنے کا انداز......"

بریڈلے خاموش بیٹھا رہا۔

"ٹھیک ہے پیٹرسن۔ بتاؤ تو' بات کیا ہے۔" ٹورینس پیٹرسن سے مخاطب ہو گیا۔

پیٹرسن نے بوربن کے جام سے ایک گھونٹ لیا۔ پھر اسے میز پر رکھتے ہوئے بولا۔

"ضرور بتاؤں گا۔ آج یوم حساب ہے۔"

"بات سنو ڈون۔" رچرڈ کریگن نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ڈک۔ اچھے بچوں کی طرح چپ چاپ بیٹھے رہو۔" پیٹرسن نے اسے ڈپٹ دیا۔ "میں نے سوچا تھا کہ یہ میٹنگ مہذب انسانوں کے انداز میں اس طرح نمٹاؤں گا کہ تم لوگوں کی مجروح انا کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔" اس نے بریڈلے کی طرف دیکھا۔ لیکن بریڈلے سر جھکائے بیٹھا رہا۔ "لیکن مجھے سمجھ لینا چاہیے تھا کہ تم جیسے بڑے لوگ آسانی سے نہیں مانتے۔"

"یہ کہاں کی ہانک رہا ہے؟" سین فورتھ نے پھر بریڈلے سے پوچھا لیکن بریڈلے سر جھکائے بیٹھا' قالین کو دیکھے جا رہا تھا۔

"اب کام کی بات ہو جائے۔" پیٹرسن نے طمانیت بھرے لہجے میں کہا۔ "پہلا مسئلہ ہے نکسن۔" اب وہ سب اس کی طرف متوجہ تھے۔ "نکسن کے متعلق افواہ ہم نے پھیلائی۔" جہاز کے چار مسافروں نے بیک وقت بولنے کی کوشش کی لیکن پیٹرسن نے انہیں ڈانٹ دیا۔ "خاموش رہو۔ یہ ضروری تھا۔ ہفتے کے روز نکسن نے سینیٹر بریڈلے سے ملاقات کی اور اسے ایک پیغام پہنچایا۔ وہ پیغام ہم سب کے لیے تھا۔"

"میٹرکس کے لیے؟" کریگن کی آواز لرز رہی تھی۔ "لیکن اسے ہمارے بارے میں معلوم کیسے ہوا۔ میرا مطلب ہے......"

"اس نے بریڈلے سے کہا کہ وہ الیکشن سے دستبردار ہو جائے۔ ورنہ وہ تمام معلومات پبلک تک پہنچا دی جائیں گی......"

"یہ افواہیں تو میں نے بھی سنی ہیں۔" ٹورینس نے سخت لہجے میں قطع کلامی کی۔

"میری بات مانو۔ یہ سب بکواس ہے۔" اس نے پیٹرسن کو گھور کر دیکھا۔ "اور ڈون' میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں پسند نہیں کرتا۔ تم مجھے کبھی اچھے نہیں لگے۔ میں تم پر اعتبار بھی نہیں کرتا۔"

پیٹرسن کے ہونٹوں پر ایک عیار مسکراہٹ ابھری۔ "ایمبروز' یہ لوگ سن ہی نہیں رہے ہیں۔" اس نے بریڈلے سے کہا۔ "اب بتاؤ' میں کیا کروں؟"

بریڈلے نے ایک لمحے کو سر اٹھایا' کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ مگر فوراً ہی بند کر لیا اور پہلے کی طرح سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

"سینیٹر کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" پیٹرسن نے لطف لیتے ہوئے کہا۔ "لہٰذا آپ لوگوں کو مجھے ہی بھگتنا پڑے گا' لیکن اس دوران ازراہِ کرم اپنے منہ بند رکھیں۔ میں یہ بات دہرانا پسند نہیں کروں گا۔"

"میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی مجھ سے اتنی بدتمیزی سے بات کرے۔" سین فورتھ آپے سے ہی باہر ہو گیا۔

"رائے سین فورتھ........ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہارے سر میں گوبر بھرا ہوا ہے۔" پیٹرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بریڈلے۔ کیا تم یہاں خاموش بیٹھے یہ بکواس سنتے رہو........"

بریڈلے نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔ "میں تم سب سے کہہ رہا ہوں۔ پلیز........ ڈون کی بات سن لو۔ اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں۔"

"ایمبروز........ کیسی باتیں کر رہے ہو۔" ٹورینس نے احتجاج کیا۔

"میں نے کہا نا........ سن لو۔" بریڈلے نے کہا اور کھڑکی سے باہر بادلوں کو دیکھنے لگا۔

"شکریہ سینیٹر۔" پیٹرسن نے شریر لہجے میں کہا۔ وہ صحیح معنوں میں لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس لمحے کے لیے اس نے طویل انتظار کیا تھا۔ "بہرحال........ نکسن کے پاس ایک ٹیپ ہے۔ اس ٹیپ کے متعلق ہمیں پہلے سے معلوم تھا۔ یا یوں کہو کہ میں جانتا تھا کہ اٹلانٹا میں ایک بینک کے لاکر میں کوئی اہم چیز رکھی ہے۔ وہ ٹیپ وہاں ہمارے ایک ساتھی نے........ میٹرکس کے ایک سابق ممبر نے رکھا تھا۔ وہ کون تھا' اس کی اب کوئی اہمیت نہیں۔ وہ مر چکا ہے۔ سیف ڈیپازٹ چند روز پہلے کھولا گیا تھا اور ٹیپ نکال لیا گیا تھا۔ ہم نے ٹیپ چھیننے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ ٹیپ نکسن کے عرصہ صدارت میں ریکارڈ کیا گیا تھا۔ بہرحال اس ٹیپ میں میٹرکس کا........ ہم سب کا تذکرہ ہے۔"

"میں اور تم کیا' پورا ملک نکسن کو ٹیپ کے حوالے سے جانتا ہے۔" ٹورینس بولا۔

"لہٰذا وہ ٹیپ میٹرکس کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔"

"کیوں بھئی........ تم سب لوتھر کے اس خیال سے متفق ہو؟" پیٹرسن نے معنی خیز لہجے میں پوچھا۔

"مم........ میں........" بولٹن ہکلانے لگا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"اب کچھ سمجھے لوتھر۔" پیٹرسن نے ٹورینس سے کہا۔ "دراصل تم اپنے دوستوں کو نہیں جانتے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تم خود کو بھی نہیں جانتے۔"

"بس........ میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا۔" سین فورتھ غرایا۔

"باہر نکلنے کا دروازہ وہ ہے۔" پیٹرسن نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "ممکن ہے' اتنی بلندی سے گر کر بھی تم زندہ رہو۔ ویسے یہ آسان طریقہ ہے۔ کیونکہ تم اس ٹیپ کو نہیں جھیل سکتے' تم میں سے کوئی بھی نہیں جھیل سکتا۔" اس نے بریڈلے کی طرف دیکھا۔

"کھل کر بات کرو ڈون۔" ٹورینس کی آواز پھنکار سے مشابہ تھی۔

"چلو یہی سہی۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس عرصے میں ہم لوگ کیا کرتے رہے ہیں۔ سوچنے کی کوشش کرو۔ بریڈلے حصول صدارت کے بہت قریب پہنچ چکا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے' یہ اس مقام تک کیسے پہنچا ہے۔ اصول اور اخلاق کی مدد سے؟ نہیں........ ہم سب لوگوں کی مدد سے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ دولت بہت اہم ہے۔ اور تم لوگوں کے پاس دولت بہت ہے لیکن یہ بھی سمجھ لو کہ صرف دولت کسی کو وائٹ ہاؤس تک نہیں پہنچا سکتی۔ تمہاری دولت اور میرا ایکشن........ سمجھے۔ میں' ابرام اور چند اور افراد فیصلے کرتے رہے ہیں........ اہم فیصلے! اس میں تم لوگوں کی فراہم کردہ معلومات کا بھی بڑا دخل رہا ہے۔"

"اگر یہ کوئی اعتراف نامہ ہے تو........" بولٹن نے بہادری کا مظاہرہ کرنا چاہا۔

"دیکھو بولٹن........ یہ ایک طرح کی گروپ تھراپی ہے۔ میٹرکس 58ء سے صدارت کے حصول کے لیے کام کر رہی ہے لیکن ہم نے اس کی تشہیر نہیں کی۔ مگر ہم اس کے لیے وقت کے سست رفتار پہیے پر انحصار نہیں کر سکتے تھے۔ ہم اپنے مقصد کے حصول کے لیے مناسب موقع کا صدیوں انتظار نہیں کر سکتے تھے۔ لہٰذا ہمیں تاریخ کے

دھارے کو صحیح سمت موڑنا تھا۔ اور ہم نے 63ء میں اس پر عمل کیا۔ کینیڈی فیملی صدارت کو موروثی بنانے کے چکر میں تھی۔ وہ اس ملک کا ستیا ناس کر رہے تھے۔ ہم انہیں ایسا کیوں کرنے دیتے۔" اس نے توقف کیا اور ان سبھوں کو دیکھا۔ "وہ وقت ہی برا تھا۔ پھر مارٹن لوتھر کنگ ابھرا۔ وہ ایک اور خطرہ تھا۔ اسے ہمارے متعلق بھی سن گن مل گئی تھی۔ وہ کینیڈی کے ساتھ مل کر جو کچھ کر رہا تھا' اس سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ ہماری بقا کا مسئلہ تھا۔ ہمیں ان سے نمٹنا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے.........." ٹورینس نے کہنے کی کوشش کی۔

بریڈلے نے تقریباً چیخ کر کہا۔ "ہاں.......... ان تینوں کو انہوں نے قتل کرایا تھا۔"

بولٹن کے چہرے پر زلزلے کا سا تاثر تھا۔ "قتل.......... جان کینیڈی' رابرٹ کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ کو.........."

"تم؟" ٹورینس گرجا۔ سین فورتھ نے جیکٹ کی جیب سے شیشی نکالی اور اس میں سے ایک سفید گولی نکال کر منہ میں رکھ لی۔

"تم.......... لوتھر تم.......... اور سینیٹر اور سین فورتھ اور بولٹن اور کریگن.......... تم سب اتنے معصوم نہ بنو۔ مارٹن لوتھر کنگ کے معاملے میں تم سب نے ہماری رہنمائی کی تھی۔" پیٹرسن نے کہا۔

"یہ جھوٹ ہے۔"

پیٹرسن نے کندھے جھٹک دیئے۔ "یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے۔ تمہارے انکار سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم سب نے ہمیں کار آمد معلومات فراہم کی تھیں.......... کڑیاں ملائی تھیں۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" اینگسٹروم نے چیخ کر کہا۔

"تم سازش میں شریک تھے۔ تمہاری گفتگو ریکارڈ کی گئی تھی۔ خود سن لینا۔ کینیڈی انتظامیہ کے خلاف تم نے کیسی زہر افشانی کی تھی۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ نکسن کے پاس یہ تمام گفتگو موجود ہے ٹیپ پر؟" سین فورتھ نے پوچھا۔ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔

"اب تم نے کی ہے عقل کی بات۔" پیٹرسن نے ہنستے ہوئے کہا۔ "بہرحال ہمارا

مفروضہ یہ ہے کہ ٹیپ اتنا دھماکہ خیز ہے کہ وہ لوگ اسے پبلک کے سامنے لانے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ ایک اندازہ یہ بھی ہے کہ نکسن کو کوئی اور ہینڈل کر رہا ہے۔ کون.......... یہ ہمیں نہیں معلوم۔ وہ ایمبروز کو.......... ہمیں بلیک میل کر رہے ہیں۔ دس دن بعد باقاعدہ انتخابی مہم شروع ہو جائے گی۔ ہم ایمبروز کے کسی اسکینڈل میں ملوث ہونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ چنانچہ ہمیں ایک ہفتے کے اندر ٹیپ بازیاب کرکے اسے تباہ کرنا ہے۔ اور ہاں' جو شخص نکسن کو اپنے اشاروں پر نچا رہا ہے' امکان ہے کہ اس کی رسائی میٹرکس تک ہو گئی ہے۔ کس کے ذریعے.......... یہ دو ایک دن میں معلوم ہو جائے گا۔"

"کچھ بھی ہو۔ تم مجھ سے کسی قسم کی مدد کی توقع مت رکھنا۔" ٹورینس نے دہاڑ کر کہا۔

"ہمیں تمہاری دولت اور اثر رسوخ کی ضرورت ہے لوتھر۔" پیٹرسن نے ہموار لہجے میں کہا۔ "ہمیشہ کی طرح اب بھی تم خوش دلی سے ہماری مدد کرو گے۔ ٹیپ کی بازیابی کے سلسلے میں تم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس پر ہم بعد میں بات کریں گے۔"

"تم یہ کیوں سمجھتے ہو کہ.........." ٹورینس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"لوتھر.......... میں نے بتایا ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز کا ثبوت موجود ہے۔ گفتگو کے ٹیپ بھی ہیں۔ اب کوئی کتنا ہی اصول پرست ہو' پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور پچھلے برسوں میں تم میں سے ہر ایک اپنی خدمات کا صلہ بھی وصول کرتا رہا ہے۔ سب نے اپنے اپنے مفادات کی خاطر میٹرکس کے لیے کام کیا ہے۔ اب ذرا سود تو ادا کرو۔"

"اور اگر میں سیدھا صدر صاحب کے پاس چلا جاؤں تو؟" سین فورتھ نے دھمکی دی۔

"ضرور جاؤ' لیکن پہلے سینیٹر بریڈلے سے.......... اپنے دوسرے دوستوں سے.......... اور میٹرکس کے مزید 142 اراکین سے مشورہ ضرور کرلینا۔ اور ایک بات۔ یہ عمل میرے خلاف جنگ کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا میرے وار کرنے سے پہلے مجھ پر وار کرنا۔ ورنہ.......... خیر.......... اور کسی کو کوئی اعتراض ہے؟"

کوئی کچھ نہ بولا۔

"گڈ۔" پیٹرسن نے خوش ہو کر کہا۔ "اب اپنے اپنے کردار کے بارے میں سن

لو۔"

☆==========☆==========☆

پیٹرسن نے جہاز کے عقبی حصے سے کال کی۔ لائن بہت صاف تھی۔ "ان کا ردِ عمل کیسا رہا؟" لا۔ کروکس نے پوچھا۔

"توقع کے عین مطابق۔ ان میں سے کوئی بھی ایف بی آئی کے پاس نہیں جائے گا۔ جو کچھ کہا جائے گا' وہ کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کچھ کھونا پڑے گا۔"

"اور بریڈلے کا کیا حال ہے؟"

"فی الوقت تو ضمیر کے کچوکے سہہ رہا ہے۔ دو ایک دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔" پیٹرسن نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے۔"

"ہاں۔ وہ پیدائشی سیاست داں ہے۔ راتوں رات وجۂ احساس جرم کو وجۂ تفاخر بنا سکتا ہے لیکن آپ کو بے اطمینانی ہے تو میں موقع نکال کر دوبارہ اس سے بات کرلوں گا۔"

"نہیں۔ تم اسے مجھ پر چھوڑ دو۔"

"ہم پونے دس بجے فونیکس پر اتریں گے۔ میں دوپہر سے پہلے فون پر اس کی تم سے بات کرا دوں گا۔"

☆==========☆==========☆

جمعرات.......... صبح دس بج کر پانچ منٹ.......... بریڈلے

"ہیلو سینیٹر۔" آرون لا۔ کروکس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "کہو.......... کانفرنس کیسی رہی؟"

"پیٹرسن نے زبردست پرفارمنس دی۔" بریڈلے نے نرم لہجے میں کہا۔ "جو کچھ اس نے کیا' اسے تہذیب کے ساتھ بیان کرنا.........."

"وہ میری ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔ تمہارا خیال ہے کہ اس نے ہاتھ ذرا سخت رکھ دیا؟"

"اس نے ان میں سے کسی کے پاس کچھ بھی نہیں چھوڑا۔" بریڈلے تقریباً چیخ رہا تھا۔ "تمہارا دعویٰ ہے کہ تم انسانی فطرت کے طالب علم ہو۔ تم اس اصول کو تسلیم کرتے

ہو کہ آدمی کے پاس باہر نکلنے کا ایک راستہ ضرور چھوڑنا چاہیے۔ جس صورتِ حال میں اس کے پاس کوئی متبادل نہ ہو' وہاں اپنے ضمیر کو تھپکی دینے کے لیے اس کے پاس ایک ہاتھ ضرور ہونا چاہیے لیکن یہاں تو خود میرے پاس بھی کچھ نہیں بچا۔ ذرا سوچو تو۔ وہ بے آسرا لوگ تو نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک.......... صرف ایک بھی حوصلہ پکڑ لے تو.........."

"ایسا نہیں ہوگا۔ ہر شخص کو بہت سوچ سمجھ کر منتخب کیا گیا ہے۔ ان کی قوت کو بھی پیش نظر رکھا گیا تھا اور کمزوریوں کو بھی۔ ان میں سے کوئی بھی سب کچھ گنوانے کا خطرہ مول نہیں لے گا۔"

"لیکن انہیں بے خبر بھی تو رکھا جا سکتا تھا۔"

لا۔ کروکس نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا۔ "سینیٹر.......... تم جانتے ہو کہ اتنے نازک موقع پر بحث و تمحیص کی اجازت بھی نہیں دی جا سکتی تھی۔ پیٹرسن نے انہیں زندگی کی حقیقتوں سے روشناس کرا دیا ہے۔ آج رات وہ کڑھیں گے لیکن کل تک توقع پر پورا اترنے کی کوششوں میں لگ جائیں گے۔ یہ ناگزیر تھا سینیٹر۔"

"تمہیں ان لوگوں کو ملوث کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔" پیٹرسن نے کہا۔

"میرے سامنے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ ٹیپ کی بازیابی اور نکسن سے نمٹنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے بہت زیادہ دولت اور اثر رسوخ کی ضرورت تھی' جو صرف میں اور تم مہیا نہیں کر سکتے تھے' اور سینیٹر' میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم مجھے سپورٹ کر رہے ہو۔"

"حالانکہ مجھے اس کی بجائے خود کشی کر لینا چاہیے تھی۔"

"دیکھو ایمبروز' میں خیال کا خادم ہوں۔ خیال ہی کے نتیجے میں چرچ تعمیر ہوتے ہیں۔ ہر مذہب کی بنیاد ایک تصور پر ہے لیکن ہر تصور کے پیچھے حساب کتاب ہوتا ہے۔ چرچ محنت اور پسینے سے تعمیر ہوتے ہیں۔ کسی بھی عقیدے کے پیروکار عقیدے سے محبت کے لیے عقیدے کو صرف نصف حد تک سمجھتے ہیں۔ ان کے کمٹ منٹ کی تجدید کے لیے کبھی بحران پیدا کرنا پڑتا ہے۔ خوف مذہب کی بنیادی روایت ہے۔ عقیدہ جتنا سخت ہوگا' اس کے اثرات اتنے ہی دیرپا ہوں گے۔ بہت زیادہ علم شک کا باعث بنتا ہے۔ تفہیم

سے زیادہ تفہیم ضروری ہے......... مکمل تفہیم! لوگ عقیدے اور ایمان کی خاطر ہمیشہ جان قربان کرتے رہے ہیں......... خواہ عقیدہ کتنا ہی ناقص اور یقین کتنا ہی احمقانہ ہو۔ ایمبروز......... چرچ کی بنیاد خون پر ہے......... خواہ خون بھیڑ کا ہو یا آدمی کا۔"

"لعنت ہو تمہارے دوغلے پن پر۔" بریڈلے غرایا۔ "تم سمجھتے ہو کہ تم ہر شریف اور نفیس آدمی کو کچل سکتے ہو؟ اس دیوانگی بھری لچھے دار گفتگو کے ذریعے؟ کیا تم سمجھتے ہو........."

"میرا خیال ہے ایمبروز کہ تمہیں کئی شاک لگے ہیں۔ تم اسپرنگز جا کر چند روز آرام کرو اور انتخابی مہم پر دھیان دو۔" لا۔ کروکس نے بے پروائی سے کہا۔

"لیکن میں معاملات کو یوں نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اصرار کروں گا کہ مجھ سے ملاقات کرو۔"

"تو ٹھیک ہے۔ ہفتے کو دوپہر کے وقت آجاؤ۔ اب تو مطمئن ہو؟"

"میں پہنچ جاؤں گا۔"

"لیکن ایمبروز' ایک بات یاد رکھنا۔ دیوتا ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں' جو مضبوط ترین ہوں۔ سو تم مضبوط بنو۔" لا۔ کروکس نے یونانی دیو مالا سے اقتباس دہرایا۔

"ایک بات میں بھی کہوں گا آرون۔" ایمبروز بریڈلے نے کہا۔ "خدا کو جب کسی کو تباہ کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے اسے پاگل کر دیتا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

☆=========☆=========☆

جمعرات......... دوپہر بارہ بج کر چالیس منٹ......... آسٹن

ایر پورٹ سے انہوں نے جولی کے نام سے ایک فورڈ کار کرائے پر لی۔ پھر انہوں نے علاقے کا ایک بڑا نقشہ خریدا۔ جولی نے ٹرٹل بیک کے گرد دائرہ بنا دیا۔ ہیری نے نقشے کو گود میں پھیلا کر ٹرٹل بیک کے روٹ کو چیک کیا۔ پھر نقشہ جولی کو تھما کر اس نے کار اسٹارٹ کر دی۔ "فونیکس سے باہر نکلنے کے بعد پچیس میل کی مسافت پر ایک موڑ ہے۔" ہیری نے جولی سے کہا۔ "وہ مس کر دیا تو ہم عظیم گھاٹی میں پہنچ کر ہی رکیں گے۔ تم ذرا راستے پر نظر رکھنا اور موڑ دیکھتے ہی مجھے خبردار کر دینا۔"

"ٹھیک ہے۔" جولی نے کہا۔ "ایک بات بتاؤ۔ تمہیں توقع ہے کہ تم گریزیا سے پھر

ملو گے؟"

"یہ خیال تمہیں کیسے آیا؟"

"میرا خیال ہے' تمہارا اس سے پوری طرح قطع تعلق نہیں ہوا ہے۔"

"خدا کی پناہ۔ بات کیا ہے۔ میری کوئی بات بری لگی ہے؟"

"نہیں۔ بس تم بہت بوجھل بوجھل لگ رہے ہو۔ مجھے تم مطمئن اور خوش و خرم اچھے لگتے ہو۔"

"لیکن تم خود اس کے بر عکس رہتی ہو۔ ویسے تمہاری اس خواہش کا سبب کیا ہے؟"

"میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے......... اور اہم بھی ہے۔"

موڑ آیا تو جولی نے اسے بتا دیا۔ ہائی وے سے ذیلی سڑک پر مڑنے کے بعد وہ کیئر فری نامی قصبے میں پہنچے۔ جولی نے نقشہ دیکھ کر بتایا کہ ٹرٹل بیک سے پہلے یہ واحد قصبہ ہے۔ "کاش یہ اسم بامسمیٰ ثابت ہو۔" ہیری نے خوش دلی سے کہا۔

ہیری خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ آسان کام نہیں تھا۔ واشنگٹن سے روانگی کے بعد سے اب تک وہ دل ہی دل میں کئی بار خود کو اپنی اس کمزوری پر برا بھلا کہہ چکا تھا کہ اس نے جولی کو ساتھ آنے سے سختی سے کیوں نہیں روکا۔ اب بھی وہ اسے کیئر فری میں چھوڑ جانا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا کہ وہ نہیں مانے گی۔

"نیو ریور ماؤنٹینز۔" جولی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے سر گھما کر موسم زدہ چٹانی پہاڑ کی طرف دیکھا۔ اسے اس کا نام فوراً ہی یاد آگیا۔ پچیس سال پہلے خلا میں سے جان روپر آسٹن کی آواز ابھری۔ "بس......... اب زیادہ دور نہیں ہے" اسے یاد آیا کہ اب صرف پانچ منٹ کی مسافت رہ گئی تھی۔

وہ کیئر فری سے گزرے۔ جولی نے ڈرائیو کرنے کی پیشکش کی' جو اس نے مسترد کر دی۔ ہیری نے گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ ذرا ہی دیر بعد انہیں ایک بورڈ نظر آیا' جس پر لکھا تھا......... سینیٹر ایمبروز بریڈلے کی جائے پیدائش ٹرٹل بیک آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔ "یہ وہ قصبہ ہے' جس کی وجہ سے ایری زونا کو شہرت ملی۔" ہیری نے کہا اور گاڑی ایک گیس اسٹیشن کے سامنے روک دی۔

"تو بریڈلے یہاں رہتا ہے؟" جولی نے پوچھا۔

"قصبے سے چند میل دور اس کی زمین ہے' جسے اسپرنگز کہا جاتا ہے۔ میں نے ٹائمز میں اس سلسلے میں کچھ پڑھا تھا۔ وہاں وزیٹرز کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔"

وہ دونوں کار سے اترے۔ ہیری کو اندازہ ہوا کہ پچھلی بار کے مقابلے میں قصبہ خاصا پھیل گیا ہے۔ وہ مین اسٹریٹ پر چلتے رہے۔ سڑک کے کنارے جدید طرز کی ایک منزلہ عمارتیں تھیں۔ "لگتا ہے' ہماری آمد کی خبر ہم سے پہلے پہنچ گئی ہے۔" جولی نے کہا۔ "اب تک کسی نے ہمیں آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا ہے۔ ورنہ قصبوں میں تو شہر والوں کو پلٹ پلٹ کر دیکھا جاتا ہے۔"

"کسی غلط فہمی میں مت رہنا۔ یہاں تجسّس کو آرٹ کا درجہ حاصل ہے۔ اب سے دو گھنٹے کے بعد بیس میل کے علاقے میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا' جو ہمارا حلیہ جزئیات سمیت بیان نہ کرے۔"

"اس کا سبب بریڈلے........."

"ممکن ہے۔"

"تمہیں کس چیز کی تلاش ہے؟" جولی نے پوچھا۔

"اخبار کے دفتر کی۔ یہ وہ واحد مقام ہوتا ہے' جہاں پوچھ گچھ قابلِ قبول ہوتی ہے۔ میں اسپرنگز کی لوکیشن سمجھنا چاہتا ہوں۔ یہ کسی نقشے میں موجود نہیں۔ یہاں کے اخبار کا نام اوریکل ہے۔"

وہ مین اسٹریٹ چھوڑ کر آگے بڑھنے لگے۔ کوئی ایک بلاک چلنے کے بعد انہیں اوریکل کا دفتر نظر آگیا۔ ایک دبلا پتلا آدمی دفتر کے باہر پڑی بینچ پر بیٹھا تھا۔ وہ قریب پہنچے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا قد جوتوں سمیت پانچ فٹ دو انچ تھا۔ "ہیلو دوستو۔" اس نے ہیری کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تم لوگ مشرق سے آئے ہو۔ ہے نا؟ نیویارک سے تعلق ہے تمہارا؟"

ان لوگوں نے اپنا تعارف کرایا۔ باب ہملٹن اور جین ہیرس کے نام سے۔ وہ شخص اوریکل کا مالک اور ایڈیٹر ولبر شمولے تھا۔ "اندر آؤ گے؟" اس نے کہا۔ ہیری کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن شمولے نے اس کی بات کاٹ دی۔ "کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ صحافیوں کو

تو میں بہت دور سے پہچان لیتا ہوں۔ اور اب یہاں صحافیوں کی لائن لگے گی۔ لوگ سینیٹر بریڈلے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے' اب وہ وائٹ ہاؤس جو پہنچنے والا ہے۔ مجھے......... اور قصبے کے تمام لوگوں کو فخر ہے کہ سینیٹر بریڈلے کی ولادت یہاں ہوئی۔"

وہ لوگ اندر چلے گئے۔ جولی نے کہا۔ "مسٹر شمولے' میں اور باب یہاں چند روز کے لیے آئے ہیں اور سینیٹر بریڈلے پر ایک فیچر کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں۔"

شمولے نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہ ممکن نہیں۔ سینیٹر یہاں کسی سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ سمجھے کہ میں نے تم دونوں کو اسپرنگز کا راستہ دکھایا ہے۔" وہ فکر مند نظر آنے لگا۔

"اس کی فکر نہ کریں مسٹر شمولے۔ خواہش اپنی جگہ لیکن یہاں آتے ہوئے بھی ہمیں ملاقات کی امید نہیں تھی۔" جولی نے کہا۔

"یہ آپ نے بڑی سمجھ داری کی بات کی ہے خاتون۔" شمولے کے لہجے میں شکر گزاری تھی۔ "دراصل ایک چھوٹے قصبے میں اخبار چلانا بہت دشوار کام ہوتا ہے۔"

"میں سوچ رہی تھی کہ ہم اسپرنگز کو دور سے ایک نظر دیکھ لیں۔ تاکہ بیک گراؤنڈ میں کچھ جان پڑ جائے۔ فیچر میں اسپرنگز کا نقشہ بھی بیان کر دیا جائے۔"

شمولے پُرخیال انداز میں اپنی ٹھوڑی کھجاتا رہا۔ "دیکھو......... سینیٹر کو اپنی پرائیویسی بہت عزیز ہے اور قصبے کے لوگوں کو سینیٹر۔ یہاں تم کسی سے اسپرنگز کا پتا پوچھو گے تو وہ تمہیں ہرگز نہیں بتائے گا۔ لوگ اتنا احترام کرتے ہیں اس کا۔"

"اس لیے کہ وہ اچھا آدمی ہے۔" ہیری نے مکھن رسید کیا۔ "ایسا ہی احترام تو آدمی کو صدارت جیسے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔ ہم مداخلت کرنا بھی نہیں........."

شمولے خوش نظر آنے لگا۔ "دیکھو......... میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔" وہ پنسل سے کاغذ پر نقشہ بنانے میں مصروف ہوگیا۔

☆==========☆==========☆

دونوں اس وقت تک خاموش رہے' جب تک قصبے سے دور نہ نکل آئے۔ پھر جولی نے پوچھا۔ "فونیکس واپس چل رہے ہیں؟" ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "کیوں؟"

جولی نے پوچھا۔

"بریڈلے کو بعد میں دیکھا جائے گا۔" ہیری نے کہا۔ "یہاں سے ہمیں جدا ہو جانا ہے۔"

"کیوں؟ جبکہ ہم ایک ٹیم کی صورت میں کام کر رہے ہیں؟"

"دیکھو جولی' اس بار ضد مت کرو۔ میں تمہیں اس پُر خطر چکر میں اپنے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا۔"

"میں اتنی دور آئی.........."

"میں شکر گزار ہوں۔" ہیری نے اس کی بات کاٹ دی۔ "لیکن ہمیں کم از کم دو تین دن جدا رہنا ہوگا۔ دو افراد آسانی سے نظر میں آجاتے ہیں۔ ایر پورٹ کے قریب ایک موٹیل ہے۔ تم وہاں کمرا لے لو۔ میں یہاں قیام کروں گا۔" اس نے کار رینٹ والے کے دیئے ہوئے کارڈ کی طرف اشارہ کیا۔ "بہت ضروری ہو تو مجھے فون کر لینا۔ اور ہاں......... فرضی نام نہ بھولنا۔"

"میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔" جولی نے التجا کی۔ "دن بھر فون کے پاس بیٹھے رہنے کی بوریت.........."

"بس میں نے کہہ دیا۔ یہ علیحدگی ناگزیر ہے۔" ہیری کے لہجے میں قطعیت تھی۔ "کار تم اپنے پاس ہی رکھنا۔ مجھے ہوٹل کے سامنے اتار دو۔"

☆==========☆==========☆

جمعرات......... سہ پہر تین بج کر دس منٹ......... آسٹن

ہیری نے ریت کے رنگ کی ایک جیپ منتخب کی۔ کلرک کے ساتھ دفتر کی طرف جاتے ہوئے وہ ایک فون بوتھ میں گھس گیا اور امیبروز بریڈلے کے گھر کا نمبر ملایا۔

"اسپرنگز۔ سینیٹر بریڈلے کی قیام گاہ' میں رونالڈ کولمین بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیری نے آواز دھیمی کی اور لہجے میں تحکم پیدا کرتے ہوئے کہا۔ "سینیٹر سے بات کراؤ۔"

"وہ تو موجود نہیں ہیں جناب۔"

"کہاں ہیں؟"

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔"

"تو معلوم کرو......... جلد از جلد۔ اور جو بھی یہاں انچارج ہو' اسے بتاؤ کہ ابرام کا فون ہے۔"

"بہتر جناب۔ آپ ذرا ہولڈ کریں۔" چند لمحے لائن پر خاموشی رہی۔ پھر آواز دوبارہ ابھری۔ "معاف کیجئے گا جناب۔ میں آپ کا نام.........."

"سینیٹر کہاں ہے؟"

"وہ ذرا دیر پہلے نکلے ہیں۔ ایک گھنٹے بعد واپسی متوقع ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں بعد میں فون کر لوں گا۔" ہیری نے ریسیور رکھ دیا۔

☆==========☆==========☆

ٹرئل بیک سے پانچ میل پیچھے ایک کچی سڑک تھی' جو پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی اوپر اٹھتی جاتی تھی۔ ہیری' شمولے کے بنائے ہوئے نقشے کے مطابق سفر کر رہا تھا۔ راستہ بمشکل اتنا چوڑا تھا کہ دو گاڑیاں گذر سکتی تھیں۔ پانچ میل کی مسافت طے کر کے جیپ اچانک ہی پہاڑ کی چوٹی پر نمودار ہوئی تو ہیری کو جھٹکا سا لگا۔ اس نے انجن بند کر دیا۔ جیپ ڈھلوان پر چلتی رہی اب وہ وادی میں تھا۔ سڑک کی ایک طرف جھاڑیاں تھیں۔ سات آٹھ میل دور ایک اور پہاڑی سلسلہ تھا۔ وہ سیاہ چٹانی پہاڑ تھے۔ درمیان میں دریا بہہ رہا تھا۔ اسپرنگز سے قطع نظر وہ ایک اجاڑ منظر تھا......... زندگی سے محروم' لیکن سینیٹر بریڈلے نے قدرتی وسائل سے محروم زمین کو جیسے جادو کے زور سے سرسبز کر دیا تھا۔ وہ سرسبز خطہ دریا کے دونوں طرف دو میل کی چوڑائی اور اندازاً چار میل کی لمبائی کو احاطہ کیے ہوئے تھا۔ وہاں سرسبز کھیت تھے' ہرے بھرے درخت تھے' ایک جھیل تھی اور جدید طرز کی عمارتیں تھیں۔ ہسپانوی طرز کا درختوں سے گھرا ایک مکان تھا' جس کی چھت ہرے ٹائلوں کی تھی۔ بہت بڑا کمپاؤنڈ تھا' جس کے گرد دس بارہ فٹ اونچا خاردار تاروں کا جنگلا تھا۔

ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے درختوں کے عقب سے ایک ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔

اب ہیری پچھتا رہا تھا۔ وہ تو اچھا خاصا قلعہ تھا' جو بریڈلے کو بن بلائے مہمانوں سے

محفوظ رکھتا تھا۔ یہاں اس سے بغیر ملاقات طے کیے ملنا کارِ دارد تھا۔ وہ جیپ میں بیٹھا اور جیپ کو آدھا میل پیچھے اس پہاڑی کھوہ کی طرف لے گیا' جو اس نے پہلے ہی دیکھ لی تھی۔ اس نے جیپ وہاں کھڑی کر دی۔ اب جیپ عام صورت میں کسی کو نظر نہ آتی۔ اس نے جیپ کی پچھلی سیٹ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔

☆=========☆=========☆

ہیری نے جھک کر درختوں کی اوٹ سے دیکھا۔ کمپاؤنڈ روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ جنگلے کے کھمبوں پر اور عمارتوں پر آرک لائٹس روشن تھیں۔ کمپاؤنڈ میں اب بھی نقل و حرکت ہو رہی تھی۔ مردانہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس وقت دس بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ ہیری نے یہ سوچ کر وقت کا انتخاب کیا تھا کہ بریڈلے کی موجودگی کی وجہ سے ملازمین جلدی سو جائیں گے۔

سب سے پہلے اسے یہ چیک کرنا تھا کہ جنگلے میں کرنٹ تو نہیں دوڑ رہا ہے۔ اسی لیے اس نے چار گھنٹے انتظار کیا تھا۔ جسمانی فٹنس اور برسوں پہلے کیے ہوئے جوڈو کورس کے سوا اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ البتہ جیپ کے پچھلے حصے میں اسے ایک جیک ہینڈل پڑا مل گیا تھا۔

پونے گیارہ بجے سے روشنیاں بجھنی شروع ہوئیں۔ چند منٹ بعد ایک گن بردار پہرے دار ہیری کے سامنے کوئی پندرہ فٹ دور سے گزرا۔ وہ دھیمی آواز میں سیٹی بجا رہا تھا۔ دس بج کر پچاس منٹ پر اقامتی عمارت کا دروازہ کھلا اور ایک شخص باہر آیا۔ اس کے دانتوں میں پائپ دبا ہوا تھا۔ درختوں کے درمیان سے ایک آواز نے اسے چیلنج کیا۔ جواباً پائپ والے نے کچھ کہا۔ ہیری نے آنکھوں پر زور دیا۔ شاید وہ بریڈلے تھا۔ وہ اسی سمت میں چلنے لگا' جس طرف پائپ والا کمپاؤنڈ میں بڑھ رہا تھا۔ جنگلے کے پاس آکر وہ رکا' اس نے جیب سے چابیوں کا گچھا نکالا۔ جنگلے میں دروازہ کھلا تو ہیری حیران رہ گیا۔ وہ دروازہ اسے نظر ہی نہیں آیا تھا۔

پائپ والا شخص باہر آگیا۔ ہیری نے پیچھے ہٹ کر اپنی پوزیشن چیک کی۔ دریا کوئی آدھے میل کے فاصلے پر تھا لیکن باہر نکلنے والا کوئی بھی سمت منتخب کر سکتا تھا۔ چاروں طرف ہرے بھرے کھیت تھے' جن میں جابجا کافی اونچے فوارے لگے تھے۔ وہ قدرتی بارش

کا متبادل بندوبست تھا۔ مٹی سے سوندھی سوندھی مہک اٹھ رہی تھی۔ ہیری اس شخص کے متوازی' درختوں کی اوٹ میں بڑھتا رہا۔

اچانک شاٹ گن بردار نے سامنے آکر للکارا۔ پائپ والے نے نرم لہجے میں کہا۔

"بک......... یہ میں ہوں۔"

"سس.......... سس.......... سینیٹر۔ سوری سر۔"

کوئی بات نہیں بک۔ شب بخیر۔"

ایمبروز بریڈلے دریا کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری درختوں کی اوٹ میں رہتے ہوئے اس کا تعاقب کر رہا تھا لیکن درمیانی فاصلہ اس نے بہت کم رکھا تھا۔ دریا کے کنارے ایک موٹر بوٹ موجود تھی۔ بریڈلے کچھ دیر کھڑا پانی کو دیکھتا رہا۔ ہیری جانتا تھا کہ اسے اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ وہ دبے قدموں بریڈلے کی طرف بڑھنے لگا۔

"دیکھو دوست' کوئی حماقت نہ کرنا۔ یہاں چپے چپے پر پہرے دار موجود ہیں۔ وہ سوال کرنے سے پہلے گولی چلاتے ہیں۔" بریڈلے نے سر گھمائے بغیر کہا۔

ہیری جھکی ہوئی پوزیشن سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "مشورے کا شکریہ جناب۔"

"یہاں تو چرانے کو بھی کچھ نہیں۔ تمہیں کس نے بھیجا ہے بیٹے؟" بریڈلے نے پوچھا۔

"مجھے کسی نے نہیں بھیجا سینیٹر۔ اور میں چور بھی نہیں ہوں۔"

"تو پھر چہل قدمی کے لیے آئے ہو گے۔" بریڈلے نے خوش دلی سے کہا۔ "لیکن اتنی دور......... مین روڈ سات میل کے فاصلے پر ہے یہاں سے۔ پیدل آئے ہو؟"

"نہیں۔ جیپ میں نے پیچھے روک دی تھی۔" ہیری نے کہا۔ "اور میں آپ سے ملنے آیا ہوں جناب۔"

"بیٹے.......... اسپرنگز جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں ٹیلی فون بھی موجود ہیں۔"

"مجھے یقین نہیں تھا کہ آپ مجھ سے بات کریں گے۔"

"سو تم یہاں گھس آئے!" بریڈلے نے کہا۔ اس نے پہلی بار ہیری کو نظر بھر کے دیکھا۔ "خیر.......... کشتی میں سیر کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"کیوں نہیں جناب۔"

بریڈلے نے آگے بڑھ کر ہیری کی تلاشی لی کہ کہیں اس کے پاس اسلحہ تو نہیں۔ پھر بولا۔ ”سوری بیٹے لیکن احتیاط ضروری ہے۔“

وہ بوٹ میں بیٹھے۔ بریڈلے نے انجن اسٹارٹ کر دیا۔ دس منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر بریڈلے نے انجن بند کر دیا۔ کشتی ہوا کے رخ بہنے لگی۔ بریڈلے نے اپنا پائپ سلگایا اور بولا۔ ”26 سال.......... صحرا کی آبیاری کرنے‘ اسے سرسبز بنانے‘ فصلیں اگانے اور قدرت سے جیتنے میں اتنا بڑا عرصہ لگتا ہے۔ میرا خیال ہے‘ یہ تمہاری موجودہ عمر کے برابر ہوگا۔“ اس نے کچھ توقف کیا۔ ”جب میرے دل میں یہ لگن جاگی‘ اس وقت میرے لیے اسپرنگز سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں تھی۔ یہ ہوتی ہے انسان کی انا۔ خدا نے اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ خوب صورت ترین روپ دیا لیکن یہ اس کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ بھی طاقت ور ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں اس وقت آئی‘ جب ریت کے بنجر سینے سے سبزہ نکل آیا۔ تب میری سمجھ میں آیا کہ مجھے جو پانی اس خدائے بزرگ و برتر نے فراہم کیا‘ اگر وہ اسے مجھ سے چھین لے.......... یا ایک موسم گرما میں وہ سورج کی تپش دگنی کر دے تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ میں کس بات پر اتراتا ہوں۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔“

”تو آپ کو صدارتی انتخاب لڑنے کا مشورہ بھی خدا نے دیا ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر بریڈلے نے کہا۔ ”بیٹے.......... تمہیں ضرور کسی نے بھیجا ہے۔“

”جی نہیں۔“

”تمہارا نام؟“

”آئنسن.......... ہیرالڈ روپر آئنسن۔“ ہیری نے کہا۔ ”کچھ جانا پہچانا لگتا ہے؟“

”تیز بھی ہو لیکن تمہارا باپ بہت زیادہ تیز تھا۔“

”میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔“

”مجھے معلوم ہے بیٹے۔“

دیر تک خاموشی رہی۔ پھر ہیری نے پوچھا۔ ”آپ اور وہ مل کر کیا کر رہے تھے سینیٹر؟“

”ہمارے آئیڈیاز مشترک تھے بیٹے۔ ہمارا خیال تھا‘ ہم ان کے حصول کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن ہم ناکام رہے۔“

”میرے والد نے تو کبھی سیاست میں خود کو نہیں الجھایا۔“ ہیری نے الزام دینے والے انداز میں کہا۔

”یہ درست ہے۔ ہمارے مقاصد بہت بلند تھے۔ حصول کی جدوجہد میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ تھے۔“ اس کے لہجے میں دکھ اتر آیا۔ ”تم کیا چاہتے ہو بیٹے؟“

”میں یہاں آپ کے‘ اپنے والد کے‘ ٹورنیس اور بولٹن‘ پیٹرسن اور نیل‘ اینگسٹروم.......... اور.......... اور آرون لا۔کروکس کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں۔“ ہیری کو کوئی اور نام یاد نہیں آیا۔

”کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹے۔“ بریڈلے کی آواز لرز رہی تھی۔

”میں اپنے والد کی دوستوں سے وابستگی کی بات کر رہا ہوں۔ میں تمہاری صدارتی نامزدگی اور الیکشن کی بات کر رہا ہوں۔ میں والٹ مرگولس اور لیو میکملن کی بات کر رہا ہوں‘ جو اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے..........“ ہیری کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ ”اور شاید میں رچرڈ نکسن کی بات کر رہا ہوں۔“

”نکسن کے متعلق کیا؟“

”میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں سینیٹر۔“

بریڈلے کے پائپ کا گہرا نارنجی جگنو جل بجھا۔ بریڈلے نے راکھ پانی میں گرا دی۔ وہ چند لمحے پانی کو گھورتا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا۔ ”نکسن میرا دردِ سر ہے لڑکے۔“ اس نے کہا۔ ”نکسن بھی اور باقی لوگ بھی۔ تم یہ سب نام بھول جاؤ۔ تم اس بارود سے کھیل رہے ہو‘ جسے تم نہ سمجھتے ہو‘ نہ تم جس کی ہلاکت خیزی سے واقف ہو۔ بھول جاؤ یہ سب۔“

”یہ ممکن نہیں۔“

بریڈلے اپنے پائپ کے خالی پاؤچ میں گھور رہا تھا۔ ”تم جانتے ہو بیٹے‘ میرا اور تمہارے باپ کا ایک خواب تھا۔ ہم نے وہ خواب بُنا.......... اس کے خدوخال سوچے اور پھر اس میں عمرِ عزیز کے برسوں کی سرمایہ کاری کی۔ ہم نے اپنے وجود یوں اس خواب کو

سونپ دیئے' جیسے میں نے لڑکپن میں خود کو اس جگہ.......... اسپرنگز کے لیے تج دیا تھا۔"
کشتی واپسی کا ایک تہائی سفر طے کر چکی تھی۔ "میرا خیال ہے' ابتدا میں جیسے ہم سب نے صحرا کی آبیاری کا.......... اس کی پیاس بجھانے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ کم از کم مجھے ایسا لگتا ہے.........." وہ یادوں کی راکھ کو گہرائی میں ٹٹول رہا تھا۔ اس کی آواز خواب ناک ہو گئی تھی۔ "خدا کی قسم.......... ہم نے اپنا وقت اور توانائیاں اسے سونپ دی تھیں۔ ہم آئیڈیلسٹ تھے.......... لیکن عملی انسان بھی تھے۔ کیا خیال ہے' تم اپنے پاپا کو عملی آدمی نہیں سمجھتے؟" ہیری خاموش رہا۔ "ہم اکٹھا ہوئے کہ مل کر ہم وزن رکھتے تھے۔ 56ء میں ہم نے چھوٹے پیمانے پر اسٹارٹ لیا۔ چند سال بعد ہم اتنے بڑے ہو گئے کہ ہم نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم قومی معاملات پر اپنی قوت سے مثبت اثرات مرتب کریں گے۔ ہم خفیہ طور پر کام کرتے رہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ایک دن ہم اس پوزیشن میں ہوں گے.........." اس نے بایاں ہاتھ پانی میں ڈال دیا۔ "..........اور اس سے پہلے ہم واقعات کو تبدیل نہیں کر سکے تو ان پر نظر رکھیں گے.......... ان کو مثبت کرنے کی کوشش کریں گے۔ تمہارے پاپا اس طرز عمل کی اعلیٰ ترین مثال تھے۔ میں نے کل نیویارک ٹائمز کا ماتم نامہ پڑھا۔ کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ آسٹن نے قوم کے لیے کیا کچھ.........."
بریڈلے نے اپنے پانی میں پڑے ہاتھ کو دیکھا۔ "وہ بہت اچھا انسان تھا۔ وہ.........." وہ پھر کہتے کہتے رک گیا۔ "میرا خیال ہے' تم اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہو۔ آسٹن نے بتایا تھا کہ تم یورپ میں.........."

"جی۔ میں روم میں متعین ہوں۔"

"روم؟" بریڈلے نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرا۔ "تو تم اس چکر میں کیسے پڑ گئے؟"

"ایک شخص کی موت کی وجہ سے.......... بلکہ موت کی نوعیت کی وجہ سے۔ میرے خیال میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ میں والٹ مرگولس سے اس کی موت سے چند روز پہلے ملا تھا۔ وہ سی آئی اے میں تھا اور میرے والد کو جانتا تھا۔ وہ جان کینیڈی کے قتل کے پس منظر پر تفتیشی کام کر رہا تھا.........."

بریڈلے کا جسم تن سا گیا۔ اس نے انگلی سے تہدیدی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس سلسلے میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ تمہیں جلد از جلد واپس

بھجوا دوں گا۔ تم فوراً روم واپس چلے جاؤ بیٹے۔"

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں جناب۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں یہاں یہ توقع لے کر آیا تھا کہ آپ میرا مذاق اڑائیں گے۔ اس کے برعکس آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ درست ہے۔"

"نادان بچے.......... تم سمجھ ہی نہیں رہے ہو کہ یہ معاملات کیسے ہیں۔ انہیں مجھ پر چھوڑ دو.......... ان لوگوں پر چھوڑ دو' جو اس کے ذمے دار ہیں۔"

ہیری دانت پیسنے لگا۔ "آپ لوگوں پر چھوڑ دوں تاکہ آپ انہیں مردہ قرار دے کر دفن کر دیں۔ جیسے آپ نے مرگولس اور اس کی بیٹی کو دفن کر دیا۔ جیسے آپ نے.........."

"میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرا کسی موت سے.......... کسی قتل سے کوئی تعلق نہیں۔"

"تردید تو رنگے ہاتھوں پکڑے جانے والے قاتل بھی کر دیتے.........."

تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ ہیری کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ بریڈلے نے فوراً ہی اس کا ہاتھ تھام لیا اور محبت بھرے لہجے میں بولا۔ "مجھے معاف کر دو بیٹے۔ آئی ایم سوری۔ میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے بہت بڑی گالی دی تھی.........."

اب وہ وہیں پہنچ چکے تھے' جہاں سے بوٹ میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے کشتی پول سے باندھی اور باہر آ گئے۔ ہیری کا سر تھپڑ کی وجہ سے اب بھی چکرا رہا تھا۔ "مجھے ایک بات بتائیں۔" اس نے کہا۔ "میرے والد کسی ایسے ویسے معاملے میں تو ملوث نہیں تھے.......... میرا مطلب ہے' کسی مجرمانہ انداز میں.........."

بریڈلے لے چلتے چلتے رک گیا۔ اس نے ہیری کے کندھے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "تم مجھے جو چاہو سمجھو' مجھے کوئی پرواہ نہیں' لیکن تم نے اپنے باپ کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات کی تو میں خدا کی قسم' تمہاری کھال گرا دوں گا۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں جان رو پر آسٹن جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔ وہ تمہارے احترام کا مستحق ہے۔ اس لیے کہ اس نے اپنا سب کچھ اس ساکھ کو بنانے میں صرف کر دیا' جس پر تم فخر کرتے ہو۔" یہ کہہ کر وہ پلٹا اور جنگلے میں بنے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہیری اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ بریڈلے نے پلٹ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ”تم اب واپس جاؤ بیٹے اور میری بات یاد رکھنا۔ اس چکر سے نکل جاؤ۔ اگر کچھ کرنا چاہتے ہو تو بنی نوع انسان کے لیے اس کا نصف ہی کر دو‘ جتنا تمہارے باپ نے کیا تھا۔“

”میں نے کہا نا کہ یہ کافی نہیں۔ میں معاملات کو یوں نہیں چھوڑ سکتا۔“

بریڈلے نے انگلی لہراتے ہوئے کہا۔ ”میں نے.......... اور تمہارے پاپا نے کوشش کی تھی لیکن ناکام ہو گئے۔ اس لیے کہ ہمارا تصور شعور سے زیادہ قوی تھا۔ یہ میرے ضمیر پر بوجھ ہے اور میں اس بوجھ سمیت ایک پل بھی نہیں جینا چاہتا۔ تم جان روپر کے.......... میرے اور کسی اور کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن میں بہت کچھ کر سکتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ میں کچھ کر رہا ہوں تو تم میرے لیے الجھن کا باعث بنے رہو۔ گھر جاؤ بیٹے.......... اور واپس کبھی نہ آنا۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟“ اس کا ہاتھ اپنے کوٹ کے لیپل پر ٹھہرا‘ جہاں چھوٹی سی طلائی صلیب لگی تھی۔ وہ انگلی سے اس کے کناروں کو سہلاتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے پلٹا اور اندر چلا گیا۔ اس نے پلٹ کر ایک بار بھی نہیں دیکھا۔

☆=========☆=========☆

جمعرات.......... آٹھ بجے رات.......... جولی رچی

آٹھ بجے تک وہ ہیری کے لیے تڑپنے لگی۔ یہ احساس بڑا سنسنی خیز تھا کہ وہ کسی سرکاری مجبوری یا ضرورت کے بغیر بھی اس کے لیے تڑپ سکتی ہے۔ اس نے ہیری کے ہوٹل فون کیا۔ وہاں سے پتا چلا کہ ہیری تین بجے کا نکلا ہوا ہے اور اب تک واپس نہیں آیا ہے۔ وہ پریشان ہو گئی۔ آدھے گھنٹے تک وہ اپنی اس پریشانی.......... اپنے اس جذبے کو منطق کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جذبے منطق سے بالاتر ہوتے ہیں۔

اس نے واشنگٹن میں لوکاس گارفیلڈ کا نمبر ملایا۔ ”تم کہاں سے بول رہی ہو؟“ گارفیلڈ نے پوچھا۔

”فونیکس سے۔“ جولی نے کہا۔ ”آپ کا اندازہ درست تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا لیکن وہ تھا اہم ترین۔ اسے اپنے باپ کا اس علاقے سے لنک یاد آیا اور وہ بریڈلے سے ملنے..........“

”ہیری آنسن کہاں ہے اس وقت؟“ گارفیلڈ نے پوچھا۔

”ٹرٹل بیک پہنچ کر اس نے اصرار کیا کہ ہم الگ الگ ہوٹلوں میں ٹھہریں۔ ابھی میں نے اس کے ہوٹل سے معلوم کیا۔ وہ تین بجے کا نکلا ہوا ہے۔ وہ بریڈلے سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔“

”ٹھیک ہے۔ وہ بریڈلے سے ملنے ہی گیا ہو گا۔ بریڈلے بھی یہیں پیدا ہوا تھا۔“

”اب مجھے نکسن کے بارے میں بتائیں۔“ جولی نے کہا۔

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر گارفیلڈ نے کہا۔ ”اس معاملے سے اس کا کیا تعلق ہے؟“

”مرگولس نے جو لسٹ چھوڑی ہے‘ اس میں نکسن کا نام موجود ہے۔“ جولی نے اپنا غصہ دبانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”اور ٹی وی پر نکسن کی تقریب اور قاتلانہ حملہ..........“

”نکسن کو بھول جاؤ اور اپنی توجہ ہیری آنسن پر رکھو۔ تمہارا کام یہی ہے۔ اور ہیری آنسن امبروز بریڈلے سے ملنے گیا ہے۔“

”یہ آپ یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟“

”تمہارا خیال ہے‘ میں نے تمہیں مارے مارے پھرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا ہو گا۔ فارم سے اب تک تمہاری نگرانی کی جاتی رہی ہے۔“

جولی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس پر مشتعل ہو یا سکون کی سانس لے۔ ”اس وقت بھی ہیری کی نگرانی کی جا رہی ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”نہیں۔ اسپرنگز کی حدود میں یہ ممکن نہیں تھا۔ میں ویسے بھی قدرتی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ اور میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ یہ معاملہ جذبات سے زیادہ اہم ہے۔ میں ہیری کو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے اس کو استعمال کرنا پڑا۔“

”جیسے تم نے لیو کو استعمال کیا؟“

”جولی‘ جو کچھ چھن چکا ہے‘ وہ میں تمہیں لوٹا نہیں سکتا۔ آئی ایم سوری۔“

”تو اتنا تو کر سکتے ہو کہ میرے ہیری کو بچا لو۔ اسے نہ کھونے دو۔“

”تم پُرسکون رہو اور ہدایات پر عمل کرتی رہو تو کوئی نہیں کھوئے گا۔ ہیری سے تمہارا تعلق بہت ذاتی ہو گیا ہے شاید؟“

"ذاتی؟ ذاتی کیسے ہو سکتا ہے۔ پہلے میں نے اس سے جھوٹ بولا۔ پھر محبت کی۔ پھر مزید جھوٹ بولے۔ پھر اس کے ساتھ قربت کے لمحے گزارے تاکہ اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کر سکوں۔ ایسا تعلق ذاتی کیسے ہو سکتا ہے۔"

"یقین رکھو' ہیری کو کچھ نہیں ہو گا۔" گارفیلڈ نے یقین سے کہا۔ "بریڈلے کوئی ضرر رساں آدمی نہیں۔"

"اور ابرام وغیرہ؟"

"بریڈلے کبھی ان لوگوں کو درمیان نہیں لائے گا۔ ابرام فی الوقت ہماری نظروں میں نہیں' لیکن تم بے فکر رہو۔ ہم اسے تلاش کر لیں گے۔ تم مجھے اپنے موٹیل کا نام بتاؤ۔ میں کل خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔" جولی نے موٹیل کا نام لکھوایا۔ "اب وہاں سے ہلنا بھی نہیں۔" گارفیلڈ نے ہدایت دی۔ "اور ہیری آنسن کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔"

"ایک منٹ۔" ریسیور پر جولی کی گرفت سخت ہو گئی۔ "میں نے ٹرٹل بیک سے متعلق ایک نام بتایا تھا صبح آپ کو۔ آرون لا۔ کروکس۔ اسے چیک کیا آپ نے؟"

"آرون لا۔ کروکس تو اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ اسے مرے ہوئے بیس برس ہو چکے ہیں۔ ہمیں شاید اس کے جانشین کو تلاش کرنا ہے۔ شب بخیر جولی۔"

جولی بے یقینی سے ریسیور کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے انگلی سے کریڈل دبایا لیکن ریسیور نہیں رکھا۔ وہ صورتِ حال کو جوں کا توں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ گارفیلڈ کا مشورہ اپنی جگہ لیکن اس کا ہیری سے کوئی جذباتی تعلق جو نہیں تھا۔ لیکن وہ خود.......... وہ ہیری کو موت کے منہ میں اس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ وہ ذہن پر زور دیتی رہی۔ کوئی ایسا شخص' جو قابلِ اعتبار ہو۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک نام گونجا.......... بفیلو مورگن.......... وہ قابلِ اعتبار آدمی تھا۔ اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور اپنا ہینڈ بیگ ٹٹولنے لگی۔ بیگ میں سے ایڈریس بک نکال کر کھولنے کے بعد اس نے واشنگٹن کا ایریا کوڈ نمبر ملایا اور پھر مورگن کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے فوراً ہی ریسیور اٹھایا گیا لیکن چند لمحے خاموشی رہی۔

"مسٹر مورگن؟ مسٹر مورگن؟ میں جولی رچی بول رہی ہوں.......... ہیری آنسن کی دوست۔ پلیز مسٹر مورگن۔"

کچھ گھٹی گھٹی سی آوازیں سنائی دیں۔ جیسے پُر ہجوم کمرے میں ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا جائے تو سنائی دیتی ہیں۔ پھر کسی نے کہا۔ "دس از بفیلو مورگن۔ کون بات کر رہا ہے؟"

آواز دور کی معلوم ہوتی تھی۔ جیسے وہ ریسیور منہ سے دور رکھ کر بات کر رہا ہو۔

"میں ہیری کی دوست ہوں جولی۔"

"ہاں۔ کیا بات ہے؟"

"بفیلو.......... میں فونیکس سے کال کر رہی ہوں۔ ہیری کو مدد کی ضرورت ہے۔ بفیلو.........." دوسری طرف سے بری طرح کھانسنے کی آواز آئی۔ جولی نے بلند آواز میں کہا۔ "تمہیں یاد ہے' تم نے کہا تھا.......... کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو فون کر دینا۔"

"ہاں۔ مجھے یاد ہے۔" بفیلو نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"تم ٹھیک تو ہو۔ لگتا ہے' تمہاری طبیعت خراب ہے۔"

ذرا سے توقف کے بعد مورگن نے کہا۔ "میں ٹھیک ہوں مس۔"

"تم یہاں فونیکس پہنچ جاؤ۔ ہیری کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"ہیری کہاں ہے؟"

"تم یہاں پہنچو گے تو بتاؤں گی۔ دیکھو.......... تم ٹی ڈبلیو اے کے کاؤنٹر پر پہنچ جاؤ۔ میں تمہارے ٹکٹ کا بندوبست کر دوں گی۔ صبح آٹھ بجے کی فلائٹ ہے۔"

کھانسی پھر شروع ہو گئی۔ کسی نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر مورگن نے کہا۔ "میں آ رہا ہوں مس۔ تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو۔"

"میں.........." جولی بتاتے بتاتے رک گئی۔ "میں تمہیں ایئر پورٹ پر ملوں گی۔ دوپہر ایک بجے۔ ٹھیک ہے۔ اور ہاں بفیلو.......... اس سلسلے میں کسی سے بھی بات' نہ کرنا۔ بس تم آ جاؤ۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ مطمئن ہو کر بستر پر دراز ہو گئی۔ ایک سے دو بہر حال بھلے ہوتے ہیں۔

☆========☆========☆

ملٹن ابرام نے بفیلو مورگن سے ریسیور لے کر کریڈل پر ڈال دیا۔ پھر اس نے بڑے سکون سے کال کی ریکارڈنگ سنی۔ اس کے بعد اس نے بفیلو کے دائیں بائیں کھڑے

اپنے دو آدمیوں میں سے ایک سے کہا۔ "مجھے کل صبح سی آئی اے کا جہاز چاہیے۔ کام کی نوعیت خفیہ رکھنا.......... اور فلائٹ ریکارڈ بھی۔ سمجھ گئے؟" پھر وہ بفیلو کی طرف مڑا۔ "موٹے.......... تم نے ٹھیک ٹھاک کام کیا ہے۔ اب آرام کرو۔ تاکہ کل اگلے راؤنڈ کے لیے فٹ ہو جاؤ۔"

☆==========☆==========☆

جمعہ.......... ساڑھے پانچ بجے صبح.......... گارفیلڈ

وہ تینوں اس مکان میں اس وقت اکٹھا ہوئے' جب پورا شہر سو رہا تھا۔ گارفیلڈ نے انہیں جولی کی کال اور ہیری آنسن کے بارے میں بتایا۔ اس دوران فلیچر کا چہرہ بے تاثر رہا۔ گولڈمین توجہ سے سنتا رہا۔ "میرا خیال ہے' تم پاگل ہو گئے ہو۔" گولڈمین نے اس کے خاموش ہونے کے بعد کہا۔ "فونیکس جاؤ گے؟"

"ہاں۔ اس معاملے کو وہیں ختم ہونا ہے۔" گارفیلڈ بولا۔

"تم وہاں تنہا ہو گے.......... نمایاں ہو گے۔ وہاں کچھ بھی ہوتا رہے' مجھے پروا نہیں۔ لیکن تمہارا خود کو یوں ایکسپوز کرنا.........."

"میں مداخلت نہیں کروں گا۔ بس ذرا قریب سے تماشہ دیکھوں گا فریڈ۔ ہیری آنسن طلسم کشا ہے۔ اب اتنی دور دھکیل کر میں اسے ڈراپ تو نہیں کر سکتا۔"

"یعنی تم اس کا سر تن سے جدا ہونے کا تماشہ دیکھو گے؟" فلیچر پہلی بار بولا۔

"کیسی جلی کٹی باتیں کر رہے ہو۔" گارفیلڈ نے احتجاج کیا۔

"دیکھو لیوک' ہم اتنا ہی جانتے ہیں' جتنا تم نے ہمیں بتایا ہے۔" گولڈمین نے تیز لہجے میں کہا۔ "یہ تمہارا سیٹ اپ ہے۔ تم نے تاثر دیا تھا کہ آنسن کوئی پروفیشنل ہے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ اگر وہ اس چکر میں مارا گیا تو اس کے ڈیتھ سرٹیفکیٹ پر تمہارا نام ہو گا۔"

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ سب کچھ میں اپنی ذمے داری پر کر رہا ہوں۔"

"یعنی ہم سے رائے لینا ضروری نہیں؟"

"اب تم دونوں پوری طرح باخبر ہو اور یہ میٹنگ میں نے تبصرے کے لیے نہیں طلب کی ہے۔"

"یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس میٹنگ کا کوئی مقصد بھی ہے۔" فلیچر نے طنز کیا۔

"لیکن صبح ساڑھے پانچ بجے..........!"

"مجھے ساڑھے سات بجے فونیکس کی فلائٹ پکڑنی ہے۔ اور فریڈ' تمہیں بھی سفر کرنا ہے۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "تمہیں سان کلیمنٹ جانا ہے۔ دو روز پہلے نکسن سے میری بات ہوئی تھی۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ ٹی وی کے لیے ایک بیان ریکارڈ کرا دے۔"

"کیا؟ کس لیے؟" گولڈمین چیخ اٹھا۔

"یہ دیوانگی ہے۔" فلیچر بھی پھٹ پڑا۔ "دیکھو لیوک' میرا خیال ہے کہ اب یہ سلسلہ روک دو۔ تم نے بریڈلے پر ہر طرح کے وار کر کے دیکھ لیا لیکن وہ ڈٹا ہوا ہے۔ اسے کوئی فکر نہیں۔ اور یہ بات پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ ہم وہ ٹیپ استعمال نہیں کریں گے۔ اب تم یہ حماقت کر رہے ہو کہ نکسن کو پوری طرح.........."

"میں نے نکسن سے ایک بیان ویڈیو ریکارڈ کرانے کو کہا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے۔ دیکھو.......... ٹیپ ہم استعمال نہیں کر سکتے اور ہم ابھی تک اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ بریڈلے ابھی تک انتخابی دوڑ میں شامل ہے۔ نہ ہم میٹرکس کی اصل قوت کو بے نقاب کر کے اسے گرفت میں لے سکے ہیں۔ مگر میں ایک بات بتا دوں فلیچر۔ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ بریڈلے کو کوئی فکر نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ چٹک رہا ہے۔ اس پر ایک طرف نکسن کا دباؤ ہے۔ دوسری طرف ہیری آنسن اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ ہم بہت کچھ حاصل کر چکے ہیں۔ ہم نے بریڈلے کو احساس دلا دیا ہے کہ اب تک اسے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ میں یوں کہہ رہا ہوں کہ اگر میٹرکس نے اس پر دباؤ نہ ڈالا ہوتا تو وہ اب تک انتخابات سے دستبردار ہو چکا ہوتا۔ لہٰذا اسے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ میٹرکس کی اصل طاقت کے اشاروں پر برسوں سے بے خبری میں ناچتا آیا ہے اور اب تک ناچنے پر مجبور ہے۔ اب کسی بھی وقت ہمیں مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔"

"لیکن یہ بتاؤ کہ مجھے سان کلیمنٹ کیوں جانا ہے؟" گولڈمین نے پوچھا۔

"ایک اور دھکے کے لیے' جو بریڈلے کو بالکل گھر پر پہنچا دے گا۔ میں نے بیان ریکارڈ کرانے کی بات کی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ وہ بیان ٹیلی کاسٹ بھی ہو گا۔ ہمیں صرف بریڈلے کو باور کرانا ہے کہ نکسن خم ٹھونک کر میدان میں اتر رہا ہے۔ فونیکس میں ہو یا

سان کلیمنٹ میں، آئندہ چند روز میں ہم میٹرکس کو توڑنے والے ہیں۔"

"لیکن میرا جانا کیوں ضروری.........؟"

"مجھ پر بھروسہ رکھو فریڈ۔" گارفیلڈ کے لہجے میں التجا تھی۔ "تمہاری فلائٹ سوا آٹھ بجے کی ہے۔ بالبوا بے کلب میں تمہارے لیے سویٹ بک کرا دیا گیا ہے۔ تم ٹیپ ساتھ لے کر جاؤ گے، اور تم فلیچر یہیں رکو گے۔ میں اور فریڈ تو اپنے کیریر داؤ پر لگا رہے ہیں۔"

☆==========☆==========☆

ان کے رخصت ہونے کے بعد گارفیلڈ اپنی جگہ آ بیٹھا۔ تین دن پہلے اسے یہ خیال آیا تھا کہ میٹرکس کے پیچھے اصل طاقت بریڈلے کو بالکل اسی طرح استعمال کر رہی ہے، جس طرح وہ نکسن کو استعمال کر رہا ہے۔ دونوں کا اسٹائل ایک تھا۔ تو کیا یہ ناممکن ہے کہ اس کے حریف نے اپنا کوئی آدمی نکسن کے کیمپ میں پہنچا دیا ہو۔ اسی لیے گزشتہ تین دنوں میں اس نے نکسن کے قریب کے ہر آدمی کو چیک کرایا تھا۔ دوسرے روز ان میں ایک نے ٹونی نامی ایک شخص کو کال کیا تھا اور رپورٹ دی تھی۔

یہ کام تو آسانی سے ہو گیا تھا۔ البتہ اب دشوار مرحلہ درپیش تھا۔

گارفیلڈ نے نمبر ملایا۔ "گڈ مارننگ سر۔" اس نے نکسن کی آواز سننے کے بعد کہا۔

"مارننگ۔ معلوم بھی ہے، وقت کیا ہوا ہے؟"

"سوری سر۔ دراصل مجھے ایک فلائٹ پکڑنی ہے اور میں آپ کو ایک حساس نوعیت کا کام سونپ رہا ہوں۔"

"بولو.........کیا بات ہے؟"

"آپ کے اسٹاف میں جیک ہنری نام کا ایک آدمی ہے۔ یہ بتائیں کہ اسے آپ کے بیان کی ویڈیو ریکارڈنگ کا علم ہے؟"

"کسی کو بھی نہیں معلوم۔ تمہی نے تو ہدایت دی تھی کہ کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو۔"

"جی ہاں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ ابھی چند منٹ کے اندر اندر جیک ہنری کو یہ بات معلوم ہو جائے لیکن یہ کام بالواسطہ اور بہت ہوشیاری سے کیا جائے۔"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر نکسن نے گہری سانس لے کر کہا۔ "ٹھیک ہے۔ یہ کام ہو جائے گا۔ لیکن یہ سب ہو کیا رہا ہے؟"

"جیک ہنری ہمارے مخالف کیمپ کو خبریں فراہم کر رہا ہے۔ میں مخالف کیمپ تک یہ خبر پہنچانا چاہتا ہوں۔"

"دیکھو گارفیلڈ، یہ بات ذہن میں رکھنا کہ میری زندگی تک داؤ پر لگی ہوئی ہے۔"

"میں نے سب کچھ سوچ لیا ہے جناب۔ میرا ساتھی فریڈ گولڈمین آج آٹھ بجے کی فلائٹ سے آپ کے پاس آنے کے لیے روانہ ہو رہا ہے۔ آپ ہنری جیک تک کسی طرح یہ خبر بھی پہنچا دیں کہ گولڈمین بالبوا بے کلب میں قیام کرے گا۔"

☆==========☆==========☆

جمعہ......... ساڑھے بارہ بجے دوپہر......... جولی رچی

ابھی چند منٹ پہلے ایک بوئنگ 707 نے لینڈ کیا تھا۔ مسافروں کا ریلا مین لابی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ان کے آتے ہی ٹیکسی اڈے کے قریب افراتفری مچ گئی۔ جولی بھی اس ریلے کی لپیٹ میں آ گئی۔ "مجھے اندر جانا ہے۔" وہ چیخ رہی تھی لیکن سن کوئی بھی نہیں رہا تھا۔ ایسے میں ایک شخص نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سہارا دیا۔ وہ کسرتی جسم کا مالک تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ "مجھ سے چپکی رہو۔" اس نے چیخ کر کہا۔ جولی ایک لمحے کو ہچکچائی۔ مگر عافیت اس کی بات مان لینے ہی میں تھی۔ ورنہ وہ کچلی جاتی۔

وہ شخص ہجوم میں جگہ بناتا اسے باہر نکال لایا۔ "آپ کا بہت بہت شکریہ۔" جولی نے اس سے کہا۔

"لیکن میں تمہیں دوبارہ اس ہجوم میں نہیں جانے دوں گا۔ وہ میری کار کھڑی ہے۔"

جولی نے اشارے کی سمت دیکھا۔ وہ نیلے رنگ کی کیڈلاک تھی، جس کے شیشے رنگین تھے۔ اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ "دیکھیں......... میں کسی کو ریسیو کرنے آئی ہوں........." جولی نے احتجاج کیا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ بفیلو والی پرواز مِس نہ کر دے۔

"کار ایرکنڈیشنڈ بھی ہے۔"

"بہت اچھی بات ہے لیکن........."

"اسٹیریو ڈیک بھی ہے اس میں۔"

"بہت خوب۔"

"چھوٹا سا ایک بار بھی ہے اور میں کاک ٹیل بنانے کا ماہر ہوں۔"

جولی نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ وہ عاشق مزاج کھلنڈرا شخص بڑی معصومیت سے اسے لبھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس وقت جولی کے لیے اس سے جان چھڑا کر اندر جانا زیادہ اہم تھا۔ اس نے سوچا' بحث کی بجائے بہلا کر کام نکالنا زیادہ مناسب رہے گا۔ "ٹھیک ہے لیکن.........."

وہ شخص سر پیچھے کی طرف جھٹک کر ہنس دیا۔ "میں سمجھ گیا مادام۔ ہر خوب صورت خاتون نہ صرف شادی شدہ ہوتی ہے۔ بلکہ چار پیارے پیارے بچوں کی ماں بھی ہوتی ہے لیکن ایک بات بتاؤں۔ میں خود چار بچوں کا باپ ہوں۔ آپ موقع دیں تو میں ان کی تصویریں دکھاؤں گا آپ کو۔"

اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتی۔ وہ اسے کھینچتا ہوا نیلی کیڈلاک کی طرف لے چلا۔

"یہ لیجئے مادام۔" اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور تیزی سے اسے اندر دھکیل دیا۔ پھر وہ خود بھی اس کے برابر بیٹھ گیا۔ کیڈلاک چل دی۔

"یہ کیا بکواس.........." جولی اس سے زیادہ نہ کہہ سکی۔ اسے اندر تین اور افراد بیٹھے نظر آئے۔ انہیں دیکھنے کے بعد ان کی شناخت میں کسی شک و شبہے کی گنجائش نہیں رہی۔ "یہ سب کیا ہے؟" اس نے سخت لہجے میں کہا لیکن اسے اپنی آواز کی لرزش پر قابو نہیں تھا۔

کسی نے کوئی جواب نہ دیا.......... بلکہ اس کی طرف دیکھا بھی نہیں۔

"دیکھو اگر تم میرے متعلق جاننا چاہتے ہو تو موٹیل سے چیک کر لو۔ تمہیں اس طرح مجھے سڑک سے اٹھانے کا کوئی حق نہیں.........."

لیکن ساتھ بیٹھا شخص بے تعلقی سے کار کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

☆=========☆=========☆

کیڈلاک قصبے کو چھوڑ کر مضافاتی علاقے میں داخل ہو گئی تھی۔ کچھ فاصلے تک مضافاتی مکانوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ وہ سلسلہ ختم ہوا تو کچھ آگے جا کر فیکٹریوں کا سلسلہ شروع

ہو گیا۔ ڈرائیور نے بغیر کسی کی ہدایت کے محض چند منٹ میں بلا شبہ بیس بائیس موڑ کاٹے۔ شاید وہ چاہتا تھا کہ جولی کو راستوں کا.......... سمتوں کا اندازہ نہ ہو۔ اور یہ بات تھی بھی درست۔ جولی اب تک راستہ ذہن نشین کرتی رہی تھی لیکن اب چکرا گئی۔

کار ایک بلڈنگ کے سامنے روکی گئی' جس میں گراؤنڈ کی سطح پر نہ کھڑکی تھی' نہ دروازہ۔ ایک جانب آہنی زینہ تھا' جس پر ہرے رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ وہ زینہ دوسری منزل کی ایک بالکونی تک جاتا تھا۔ سیڑھیوں کے نیچے جو شخص ان کا منتظر تھا' وہ سیاہ اوور آل پہنے تھا۔ سر پر کیمو فلاج والا ہیٹ تھا۔ نہ اس نے آنے والوں سے کچھ کہا اور نہ آنے والوں نے اس سے۔ وہ جولی کا ہاتھ تھام کر اسے زینے پر لے جانے لگا۔ آدھا زینہ طے ہوا تھا کہ جولی کو کار کے روانہ ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اسے اغوا کرنے والے چاروں افراد میں سے کوئی بھی کار سے نہیں اترا تھا۔ اوور آل والے شخص نے خاصا زور لگا کر دروازے کو اندر کی طرف دھکیلا اور جولی کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ جولی نے دروازے کی ایک فٹ اونچی چوکھٹ پھلانگی۔ دروازہ اس کے پیچھے دھڑ سے بند ہو گیا۔ وہاں داخل ہوتے ہی دو باتوں نے اس کے اعصاب کو جھٹکا پہنچایا۔ پہلا جھٹکا تو وہاں اٹھنے والی سڑاند نے اور دوسرا دروازہ بند ہونے کے دھماکے نے۔ وہ دائیں جانب اچھلی۔ اس کا کندھا کسی دھاتی دیوار سے ٹکرایا۔ اندر گہری تاریکی تھی۔ کسی احساس کے زیرِ اثر وہ فوری طور پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ یوں اس نے خود کو نسبتاً مختصر ہدف بنا کر پیش کیا۔ دروازہ بند ہونے کی دھمک اب بھی اس کی سماعت میں گونج رہی تھی۔

پھر گہری خاموشی بھی تاریکی میں شامل ہو گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھایا۔ اس کی انگلیاں دھات سے مس ہوئیں۔ وہ اسٹیل تھا.......... نالی دار اسٹیل۔ اس نے دائیں بائیں ہاتھ پھیلائے وہ دھاتی شہتیر تھے۔ پھر انگلیاں افقی ریلنگ سے ٹکرائیں۔ نیچے بھی اور اوپر بھی۔ وہ کسی قسم کا جنگلا تھا.......... پنجرا؟ یا وہ حفاظتی ریلنگ تھی۔ اسے اپنی رگوں میں خون سرد ہوتا محسوس ہوا۔ وہ کنکریٹ کے فرش پر لیٹ گئی اور ہاتھ بڑھا کر دروازے کو چھوا۔ پھر اس نے خود کو اٹھاتے ہوئے دروازے کے بیرونی کنارے کو ٹٹولا۔ دروازے میں کوئی ہینڈل نہیں تھا۔ لاک بھی نہیں تھا۔

وہ بڑی احتیاط سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ ایک ہاتھ اس نے اوپر کی طرف پھیلا لیا تھا۔

تاکہ آہنی چھت نیچی ہو تو اس سے اچانک سر نہ ٹکرائے۔ پھر وہ سرک سرک کر بائیں جانب بڑھی۔ ریلنگ بدستور ساتھ چل رہی تھی۔ وہ کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ معلوم ہوتا تھا۔

روشنی بے حد اچانک ہوئی............ اور وہ بے حد تیز بھی تھی اور اس کا ہدف اس کا چہرہ تھا۔ اسے اپنے دل کی دھمک اپنے سر میں محسوس ہوئی۔ اس کے حلق سے بے ساختہ ایک دہشت بھری چیخ نکل گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے ریلنگ دبوچ کر آنکھیں موند لیں اور انتظار کرنے لگی۔ روشنی کے دائرے کو حرکت کرتا محسوس کرکے اس نے آنکھیں کھولیں۔ دور............ داہنی جانب حفاظتی ریلنگ دیوار کے ساتھ ساتھ مڑ گئی تھی۔ اس کے درمیان ایک بلب لٹکا ہوا تھا۔ بلب کے نیچے ایک بینچ تھی۔ بینچ پر ایک سیاہ ہیولیٰ سا بیٹھا نظر آیا۔ وہ بے چہرہ ہیولیٰ تھا۔ ہیولے نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی طرف بلایا۔ جولی اس کی طرف بڑھی۔

جولی 90 درجے کے زاویے سے ریلنگ کے ساتھ مڑی۔ اسے اپنے اندر طمانیت کا احساس ہوا۔ وہ چہرے پر سیاہ رنگ کا ربڑ کا بدصورت ماسک چڑھائے ہوئے تھا۔ ماسک سے سانس لینے کے دو نلکیاں منسلک تھیں، جو اس کی بیلٹ سے منسلک سیاہ پلاسٹک کے ایک کیس میں غائب ہو رہی تھی۔

وہ بینچ کے قریب پہنچی تو سیاہ پوش نے بغیر کچھ کہے ہاتھ سے سفید رنگ کے ایک چھوٹے سے ٹرانزسٹر کی طرف اشارہ کیا۔ وہ ہاتھوں میں بھی سیاہ دستانے پہنے ہوئے تھا۔ جولی نے ٹرانزسٹر اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ وہ سادہ سا بیٹری سے چلنے والا واکی ٹاکی ٹائپ کا ذرا جدید قسم کا سیٹ تھا۔

جولی نے ٹرانسمٹ بٹن دبایا۔ "یہ کون سی جگہ ہے؟" پہلا سوال اس کے دل کی آواز تھا۔ پھر اس نے بٹن کو ریلیز کر دیا۔

سفید باکس میں سے سپاٹ، کھدری مشینی آواز ابھری............ ایسی آواز، جسے شناخت نہیں کیا جاسکتا تھا۔ "تم بہت پریکٹیکل خاتون ہو مس ریچی۔"

جولی نے اندازہ لگایا کہ ٹرانزسٹر کا سسٹم کچھ ایسا ہو گا کہ اصل آواز سے تاثر اور انسانی پن جدا کرکے نشر کر رہا ہے۔ اسے بہت ڈھارس بندھی۔ اگر کوئی شخص اپنی شناخت

چھپانے کی کوشش کرے تو اس کا سیدھا سا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مقابل کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ قتل کرنے والے خود کو چھپانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

"میں یہاں کیوں لائی گئی ہوں؟"

"ہاں............ اس سوال کو کسی حد تک انسانی کہا جاسکتا ہے۔" ٹرانزسٹر سے وہی آواز ابھری۔ "وہ بھی کسی حد تک مجھے توقع تھی کہ گھبرائی ہوئی چیخ سنوں گا۔ تمہیں خود پر بہت کنٹرول ہے مس ریچی۔ تم اچھی ایجنٹ ہو۔"

"ایجنٹ............ کیا مطلب ہے تمہارا؟" جولی کو احساس ہوا کہ ماسک کے ساتھ گیس ماسک بھی ہے۔ اب سڑاند اس کے لئے پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔ اس نے ناک کو مضبوطی سے دبایا ہوا تھا۔ اس کے باوجود اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

ٹرانزسٹر سے کھڑکھڑ کی آواز سنائی دی۔ شاید وہ ہنس رہا تھا۔ "سوری مس ریچی۔ یہ زبانی مقابلے کا وقت نہیں۔ میں نے بہت طویل سفر کیا ہے اور میں فیئر پلے کا قائل بھی نہیں۔ مجھے شیڈول کے مطابق کام کرنا ہے۔ چنانچہ کام کی بات کرنے ہی میں بہتری ہے۔"

وہ بینچ سے اٹھا اور چند لمحے اسے بغور دیکھتا رہا۔ پھر وہ کچھ دور گیا اور ایک سوئچ دبایا۔ ایک اور آویزاں بلب روشن ہوگیا۔ اس نے انگلی کے اشارے سے جولی کو بلایا۔ جولی اس کے پیچھے چل دی۔ کوئی بیس گز دور اس نے تیسری لائٹ روشن کی............ اور نیچے کی سمت اشارہ کیا۔ وہاں بدبو ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی تھی۔

وہ فضلے کا ڈھیر تھا۔ لمبائی چوڑائی میں وہ تیس فٹ مربع اور کم از کم بیس فٹ گہرا رہا ہوگا۔ اس میں سے مسلسل سیاہ جھاگ اور بلبلے اٹھ رہے تھے۔ جولی پیچھے ہٹی اور دیوار سے جا ٹکی۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

"اب یہ حساب لگاؤ کہ اگر کسی جسم کو اس میں ڈال دیا جائے تو وہ کتنی دیر قائم رہ سکے گا۔" غیر انسانی آواز نے بے رحمی سے کہا۔

جولی نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں پکارا۔ 'تم کہاں ہو گارفیلڈ؟'

"اس کا درجہ حرارت 186 درجے فارن ہیٹ ہے۔" غیر انسانی آواز کہہ رہی تھی۔ "آگے خود سمجھ لو۔ تمہاری ذہانت کی گواہی تمہارا سی آئی اے کا ریکارڈ دے چکا ہے۔"

جولی سے کچھ بھی نہ بولا گیا۔

"یہ الکلی ہے۔" غیر انسانی آواز نے کہا۔ "اور یہ جو ٹکڑے نظر آرہے ہیں' یہ زندہ بھینسیں ہیں' جو اس میں ڈالی گئی تھیں۔ ان کی کھال اور کھر بہت سخت ہوتے ہیں۔ ممکن ہے' تھوڑی دیر بعد یہاں جوتے' دستانے' ہینڈ بیگ اور سوٹ کیس کی باقیات تیرتی ابھرتی نظر آئیں۔"

جولی لرز کر رہ گئی۔ اتنی سفاک گفتگو اور غیر انسانی آواز میں........ بے لہجہ آواز میں۔ "جہنم میں جاؤ۔" اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

"سی آئی اے کے ایجنٹ بہت حوصلہ مند ہوتے ہیں۔" غیر انسانی آواز نے کہا۔ "لیکن میں نے کہا نا کہ میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ ورنہ میں عملی مظاہرہ کرکے دکھاتا اور تمہارے ضبط کا مظاہرہ ضرور دیکھتا۔ پھر بھی میں دو منٹ کا ایک چھوٹا سا مظاہرہ ضرور دکھاؤں گا۔" وہ دائیں جانب بڑھا اور ہک سے گچھوں کی صورت لٹکی ہوئی ایک زنجیر کے تھوڑے سے بل کھولے۔ کھلی زنجیر کو اس نے ہاتھ پر لپیٹا اسی لمحے چرخی کے چلنے کی آواز آئی۔ سیاہ پوش نے آگے کی طرف جھک کر زنجیر آہستہ آہستہ نیچے چھوڑنا شروع کر دی۔

زنجیر سے کوئی پانچ چھ فٹ پیچھے جولی کو کوئی متحرک شے نظر آئی۔ وہ کوئی جسم تھا' جو فرش سے اٹھ کر اوپر آرہا تھا۔ وہ پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا۔ جب وہ حفاظتی ریلنگ سے دو تین فٹ اوپر پہنچ گیا تو سیاہ پوش نے ہاتھ روکا۔ پھر اس نے اس جسم کو چرخی سے منسلک کر دیا۔ چرخی چھت پر نصب ایک بڑے پہیے کے گرد گھوم رہی تھی۔

جسم اب ایک ایک انچ کرکے نیچے کی طرف سرک رہا تھا۔ ریلنگ سے ذرا اوپر جولی کو اس الٹے لٹکے ہوئے شخص کا چہرہ نظر آیا۔ وہ اسے گھورتی رہ گئی۔ پھر اس پر لرزہ چڑھ گیا........

"ہاں........ اس شخص کا نام بفیلو مورگن ہے۔ اب میں ایک بات واضح کردوں۔ میں مسٹر ہیری آنسن کی تلاش میں ہوں۔ تم مجھے بتا دو کہ وہ کہاں ہے۔ میں ٹرانزسٹر کے ذریعے اپنے کار والے دوستوں کو بتا دوں گا۔ جیسے ہی وہ ہیری کو لے کر آئیں گے' میں تمہیں اور بفیلو کو آزاد کردوں گا۔ ورنہ بفیلو مورگن کو اس سیال موت کے منہ میں دھکیل دیا جائے گا۔ مختصر سی بات ہے۔ یہ ایک ایک انچ کرکے........ سر کے بل موت

کی طرف بڑھے گا۔"

جولی نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن سیاہ پوش نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔ "نہیں مس رچی۔ کسی اور طریقے سے کام نہیں چلے گا۔ تمہارے پاس صرف دس سیکنڈ ہیں۔ مجھے بتا دو........ ہیری کہاں ہے؟"

☆==========☆==========☆

جمعہ........ دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ........ آنسن

ہیری نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ یہ کوشش وہ ایک بار پہلے بھی کر چکا تھا۔ وہ رات دو بجے واپس آیا تو تھکن سے چور تھا۔ اس کی ٹانگیں جسم کا بوجھ سہارنے سے انکار کر رہی تھیں۔ دماغ بھی شل ہو گیا تھا۔

اس بار اس کی آنکھیں تقریباً کھل گئیں۔ طبیعت مالش کر رہی تھی۔ اس نے وقت کا اندازہ کرنے کی کوشش کی۔ وہ دھوپ تھی........ جیسے گولی سے چٹخے ہوئے شیشے سے دھوپ اندر آرہی ہو' لیکن نہیں........ وہ تو ہینگنگ لائٹ تھی........ بہت روشن تھی۔ بلب کے تحفظ کے لیے بلب کے گرد آہنی جالی لگی تھی۔ پچھلی بار ہوٹل کے کمرے میں جب اس کی آنکھ کھلی تھی تو یہ ہینگنگ لائٹ نہیں تھی اور وہاں بدبو بھی نہیں تھی۔ پچھلی بار اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی تو کمرے میں دھوپ تھی اور دیوار پر ایک سایہ نظر آیا تھا۔ جولی؟ اس نے سوچا تھا وہ بستر پر منہ کے بل لیٹا تھا۔ اس نے کہنیوں کے بل اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تھی۔ پھر کسی نے اس کی ناک سے کچھ لگایا تھا اور ہاتھ سے منہ بند کر دیا تھا۔ اور وہ پھر سو گیا تھا۔

اب چہرے........ ایک چہرہ........ اور........ اس نے پلکیں جھپکائیں۔

ایک اور چہرہ تیرتا نظر آیا........ دائیں بائیں........ اوپر نیچے........ وہ جانے پہچانے خال و خط کو نظروں میں سمونے........ اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بال........ آنکھیں........ دہانہ........ ہونٹ........ ہاں........ ارے یہ تو جولی ہے۔ جولی اس پر جھکی تو اس کا چہرہ اور بڑا لگنے لگا۔

"ہیری؟" وہ ہونٹ ہلے۔ جولی نے اسے پکارا۔

میلوں دور سے ایک دھاتی آواز سنائی دی........ نہیں........ وہ آواز جولی کے

ہاتھ میں سے آ رہی تھی۔ آواز کہہ رہی تھی۔ ”گڈ آفٹرنون ہیری۔ کیسا خوب صورت دن ہے۔ ذرا اُٹھو تو سہی۔ کچھ چہک بول کر دکھاؤ مائی بوائے۔“

اس نے جولی کو ایک سفید باکس سامنے کے قریب لے جاتے دیکھا۔ ”ان لوگوں نے کیا کیا ہے اس کے ساتھ؟“ وہ بولی۔

”تم یقین نہیں کرو گی۔ یہ ذرا سی ایتھر کا کمال ہے۔“ دھاتی آواز نے کہا۔ ”کوئی سیریس بات نہیں۔ اسے سہارا دے کر کھڑا کرو۔ ابھی ٹھیک ہو جائے گا یہ۔“

جولی نے اسے سہارا دیا۔ اسے جولی کی طاقت پر حیرت ہونے لگی۔ وہ کھڑا ہوا تو بینچ اسے گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔ صرف بینچ ہی نہیں، لٹکا ہوا بلب بھی گھوم رہا تھا۔ اور وہ سیاہ پوش شاید شیطان تھا.......... نہیں.......... اس کے چہرے پر ماسک تھا۔ شاید جولی ابھی مجھے جھنجوڑ دے تو میری آنکھ کھل جائے۔ کیسا خوف ناک خواب ہے۔

”ہیری، تم ٹھیک تو ہو نا؟ تم کھڑے ہو سکتے ہو؟“ جولی پوچھ رہی تھی۔ اس کے لہجے کی سنگینی سے احساس ہوتا تھا کہ یہ خواب نہیں۔

”میں ابھی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ مجھے کہیں بٹھا دو ذرا دیر کے لیے۔“

اسے ایسا لگا کہ بینچ اس کی طرف اٹھتی آ رہی ہے۔ بہرحال ذرا دیر میں اس کی نظر ٹھہرنے لگی۔

”ہیری.......... اب تم بات کرنے کے قابل ہو۔“ بے تاثر، بے لہجہ مشینی آواز نے پوچھا۔

”ہاں۔“ وہ جلد از جلد اس معاملے کو نمٹا دینا چاہتا تھا۔ وہ دھوپ میں.......... کھلی ہوا میں جانا چاہتا تھا۔ اس لعنتی بدبو سے اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

”رچی.......... اسے اپنے ساتھ لے کر آؤ۔“ مشینی آواز نے جولی سے کہا۔

جولی نے اس کے کندھے کے گرد ہاتھ ڈالا اور اسے سہارا دے کر لے چلی۔ وہ پھر جولی کی طاقت پر حیران ہونے لگا۔ وہ بڑبڑایا۔ ”اس شیطان سے کہو کہ جہنم میں جائے.......... اپنے ٹھکانے پر۔“ لیکن جولی نے اسے نظرانداز کر دیا۔ وہ ایک موڑ مڑے۔ پھر ہیری کو ایک زنجیر لٹکی نظر آئی۔ اور زنجیر کے سرے پر وزن لٹکا ہوا تھا۔ فاصلہ دس قدم کا رہ گیا تو ہیری کو اندازہ ہوا کہ بوجھ ایک آدمی ہے۔ فاصلہ چھ قدم کا رہ گیا۔ اور

آنکھیں اسے جو کچھ بتا رہی تھیں، ذہن اسے تسلیم کرنے سے قاصر تھا۔ وہ جھولتا ہوا بفیلو مورگن کا تھا۔

”یہ تو بفیلو ہے۔“ اس نے احمقانہ لہجے میں جولی کو بتایا۔ جولی نے اسے دھاتی دیوار چپکا کر کھڑا کر دیا۔

سیاہ پوش نے ریلنگ کے قریب پوزیشن سنبھالی اور جولی کو بھی دیوار سے چپکنے کا ہ کیا۔ ہیری کی نظریں بفیلو کے چہرے کے پُر اذیت تاثر پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ کوشش باوجود نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ اسے کسی سنگین گڑبڑ کا احساس ستا رہا تھا۔ بفیلو کے ے کا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔ پیشانی، سر اور گردن کی رگیں موٹے تاروں کی طرح تنی ، تھیں۔ حلق میں نبض دھڑکنے کی حرکت بھی نہیں تھی.......... اور انداز سے یہ بھی ں لگتا تھا کہ وہ سانس لے رہا ہے۔

”اوکے ہیری، اب گفتگو کا وقت آگیا ہے۔“ جولی کے ہاتھ میں موجود باکس نے کہا۔ لی.......... تم اب اسے حقائق بتاؤ۔“

”تم خود بتاؤ۔“ جولی نے کہا۔

ہیری کو پہلے سیاہ پوش کے ہاتھ میں ریوالور نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اب وہ چھوٹا سا الور نظر آیا۔ اس پر سائیلنسر چڑھا ہوا تھا۔ اس نے فائر کیا۔ ہلکی سی آواز نکلی اور جولی ، سر سے چھ انچ اوپر کنکریٹ کا پلاسٹر اکھڑ گیا۔ ”میں پہلے ہی بتا چکا ہوں جولی کہ میرے ں وقت کم ہے۔“ مشینی آواز نے کہا۔ ”اس شخص کو بتاؤ۔“

جولی نے ہیری سے کہا۔ ”مجھے بتانا پڑ گیا تھا ہیری کہ تم کہاں ہو۔ اس لیے کہ اس ، بفیلو کو اس جہنم میں گرانے کی دھمکی دی تھی۔“ اس نے نیچے کی سمت اشارہ کیا۔

ہیری نے کچھ نہیں سنا۔ وہ تو کچھ اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بالآخر بات سمجھ میں ئی۔ اس نے کہا۔ ”یہ اعشاریہ دو دو کا ریوالور ہے۔ لیو میکملن کو ایسے ہی ریوالور سے ں کیا گیا تھا۔ انہوں نے ہی قتل کیا تھا اسے۔“

”بس ہیری، بہت ہو چکی۔ جولی، اسے سمجھاؤ۔“ مشینی آواز نے کہا۔

فاصلے کے باوجود ہیری کو جولی کا جسم تنا محسوس ہوا۔ ”یہ جاننا چاہتا ہے کہ لیو کس ، لیے کام کر رہا تھا۔ اسے بہت کچھ معلوم ہے۔ مگر یہ علم نہیں۔“ وہ بولی۔

"میں نے کہا تھا' تم دونوں الگ الگ جو جانتے ہو' وہ ناکافی ہے۔ البتہ دونوں کی ملی جلی معلومات سے میرا کام بن جائے گا۔ میں تمہارے دماغ کو داد دیتا ہوں ہیری۔ اور یہ خاتون تو ہے ہی پروفیشنل۔ سو اب میں تمہیں بتا دوں کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔ یہ خاتون تو زبان نہیں کھولے گی لیکن تم اس شخص کی خاطر زندگی سے ہاتھ دھونا گوارا نہیں کرو گے' جس نے تمہیں کھلونے کی طرح استعمال کیا ہے۔ تو یہاں جو نیلامی ہو رہی ہے' اس کی قیمت ہے تمہارے دوست بفیلو مورگن کی زندگی۔ یا تو جولی رچی زبان کھولے گی۔ یا پھر بفیلو مورگن اگلے جہاں کے سفر پر روانہ ہو جائے گا.......... جہنم کی طرف۔"

ہیری غور سے سیاہ پوش کو دیکھ رہا تھا۔ بولتے میں جبڑا ہلتا ہے لیکن سیاہ پوش کے جسم میں کہیں بھی تحرک نہیں تھا۔ گفتگو تو سفید باکس کر رہا تھا.......... اور ہیری سفید باکس سے نہیں ڈر سکتا تھا لیکن دوسری طرف اعشاریہ دو دو تھا۔ اب ہیری کا ذہن کچھ کام کرنے کے قابل ہوا تھا لیکن ساتھ ہی سر دُکھنے لگا۔ "بفیلو کو یہاں لاؤ۔" اس نے کہا۔

"سوری ہیری۔ سودا مکمل ہونے سے پہلے یہ ممکن نہیں۔" سفید باکس نے کہا۔

ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "مجھے نہیں معلوم کہ تم کیا چاہتے ہو لیکن میں کسی کے لیے کام نہیں کر رہا ہوں۔ میں.......... میں تو صرف اپنے والد کی عزت اور ساکھ کی خاطر.........."

"یہ تو قصہ پارینہ ہے ہیری اور مجھے تاریخ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تم اس معاملے میں والٹ مرگولس کے ساتھ تھے۔ پھر لیو میکملن تمہیں اپنے اشاروں پر چلا رہا تھا۔ کیوں؟" پھر مشینی آواز جولی سے مخاطب ہو گئی۔ "ہاں تو لیڈیز فرسٹ کے اصول کے تحت تم شروع ہو جاؤ۔ ہیری کی موت کی تو تم وضاحت کر سکتی ہو لیکن مورگن کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی وضاحت تمہیں مہنگی پڑے گی۔ سو اب تمہیں صرف ایک نام دینا ہے مجھے.......... اور کچھ چھوٹی چھوٹی معلومات۔ اب ہر بات کا انحصار تم پر ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ ایک غلط جواب بفیلو مورگن کی موت کا باعث بن سکتا ہے۔"

جولی نے لٹکے ہوئے مورگن کو دیکھا اور احساسِ جرم کے تحت اس کی نظریں جھک گئیں۔ مورگن کا سینہ اور ٹانگیں کمبل میں لپٹی ہوئی تھیں۔ زنجیر اس کے دونوں کندھوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ اس کی پنڈلیاں بھی زنجیر سے بندھی ہوئی تھیں۔

"جولی.......... تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔ جولی نے اسے حیرت سے دیکھا تو اس نے لٹکے ہوئے مورگن کی طرف سر سے اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی۔ "یہ کمینے اسے پہلے ہی ختم کر چکے ہیں۔ ذرا اس کے چہرے کی رنگت تو دیکھو.........."

"یہ کیا بکواس کر رہا ہے مس رچی۔" سفید باکس سے آواز آئی۔

ہیری نے ملتجی نگاہوں سے جولی کو دیکھا۔ وہ سمجھ گئی۔ اس کی نگاہوں میں سختی در آئی۔ اس کے وجود میں طوفان سا اٹھنے لگا۔ اس نے اوپر کی سمت اشارہ کرتے ہوئے سیاہ پوش سے کہا۔ "اس کا اشارہ اس کی طرف ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ بیماری دل کی وجہ سے وہ باکسنگ کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوا تھا۔ تم نے اسے الٹا لٹکا کر ختم کر دیا۔ اب تمہارے پاس نیلام کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔"

سیاہ پوش نے لپک کر مورگن کا چہرہ چیک کیا اور فوراً ہی واپس آ گیا۔ "وہ ٹھیک ٹھاک ہے اور اگر نہیں ہے تو اب ہیری اس کی جگہ لے لے گا۔"

جولی نے ٹرانزسٹر نیچے رکھا اور زنجیر کو ہک پر لپیٹنے کے بعد چرخی چلانا شروع کر دی۔

"بس.......... بہت ہو گئی۔ یہ تم کیا کر رہی ہو؟" سیاہ پوش نروس نظر آ رہا تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا نا.........." وہ بفیلو مورگن کو نیچے کھینچتی رہی۔ اب بفیلو کا گنجا سر اوپری ریلنگ سے تین فٹ اوپر تھا۔ "تمہاری سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی کہ بفیلو مر چکا ہے۔ تم نے نہ جانے کتنی دیر سے اسے الٹا لٹکائے رکھا ہوگا۔ اس کا بیمار دل یہ اذیت نہیں جھیل سکتا تھا۔" اس نے ہاتھ کو نیچے کی طرف زوردار جھٹکا دیا۔

"ایک منٹ۔" سیاہ پوش اس کی بات نہیں سن سکا تھا۔ وہ ریلنگ کے ساتھ دو قدم آگے بڑھا لیکن جولی نے اسے نظرانداز کر دیا۔ بفیلو اب ریلنگز کے درمیانی خلا سے اندر آ چکا تھا.......... مہیب سیال کی حد سے باہر! جولی نے اس کے سر کو ہاتھوں میں تھام کر اپنی طرف کھینچا' جیسے اسے زندہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اور اس نے زنجیر چھوڑ دی۔

"اس سے دور ہٹ جاؤ۔" مشینی آواز نے کہا۔

"بھول جاؤ سب۔" جولی اب بفیلو اور سیاہ پوش کے درمیان حائل تھی۔ اس نے بفیلو کے بھاری بھرکم وجود کو اپنے ہاتھوں پر سنبھالا اور اس پر جھک گئی۔

"ہیری........ یہ ٹرانزسٹر اٹھاؤ۔" مشینی آواز نے حکم دیا۔

ہیری خود کار انداز میں جھکا۔ سیاہ پوش اس کی ہر حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

جولی جھولے کی طرح تنے ہوئے بفیلو کے بے جان جسم کو خود سے پرے دھکیل رہی تھی........ ایک قدم' دو قدم' تین قدم۔ چھت کی چرخی پر زنجیر اب بھی اٹکی ہوئی تھی۔ پھر زاویہ بدلا تو زنجیر آزاد ہونا شروع ہوئی۔

"کیا بات ہے؟" ہیری نے ٹرانزسٹر اٹھا کر کہا۔

"مس رچی........ تم دیوار سے لگ کر کھڑی ہو جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔"

بفیلو مورگن کا بوجھ اب ناقابلِ برداشت ہو گیا تھا۔ اب وہ چند سیکنڈ سے زیادہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے کندھے کے پیچھے سر گھما کر سیاہ پوش کو دیکھا۔ سیاہ پوش اسے دھمکانے کے انداز میں ایک قدم آگے بڑھا۔ اس کے کولہے حفاظتی ریلنگ سے ٹک گئے تھے۔

ہیری نے کہا۔ "جولی........ بفیلو کو چھوڑ دو۔ جو یہ کہتا ہے کرو۔"

جولی بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی۔ بفیلو کا جسم قوسی شکل میں حرکت میں آیا۔ اس کی گنجی کھوپڑی سیاہ پوش کے سینے سے ٹکرائی۔ ہیری کی نظریں لمحہ بھر کو جولی اور پھر بفیلو کے جھولتے ہوئے جسم کے درمیان بھٹکیں۔ اور اس دوران سیاہ پوش غائب ہو چکا تھا۔ ہیری نے الجھن سے دائیں بائیں دیکھا۔ پھر اس کی سمجھ میں واحد مساوات آئی۔ وہ لرزتے قدموں سے ریلنگ کی طرف بڑھا اور نیچے جھانکا۔

چند لمحوں کے بعد ابلتے کھولتے سیال میں ایک سر نمودار ہوا۔ ملٹن ابرام کا چہرہ چمکتا نظر آیا۔ اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں اور منہ کھلا ہوا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ ڈوبتا چلا گیا۔

☆========☆========☆

جمعہ........ ایک بج کر چالیس منٹ........ گولڈ مین

الفرید گولڈ مین نے بالبوآ بے کلب کے سویٹ کی نشست گاہ میں اپنا بیگ رکھا۔ سامان کھولنے کی اسے ہمت نہیں ہوئی۔ بڑھاپے کی وجہ سے ایک دن میں دو بار پیک اور

اَن پیک کرنا اس کی بساط سے باہر تھا۔ اسے سفر کرنا بھی پسند نہیں تھا۔ سفر کرنا اس کے لیے عملی سرگرمی کے مترادف تھا اور اب وہ عملی سرگرمیوں کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس کے جسم کے پٹھے بڑھاپے نے سخت کر دیے تھے۔

اس نے سنٹر ٹیبل پر رکھے پھولوں کو چیک کیا۔ ان کے ساتھ ایک کارڈ بھی تھا۔ خوش آمدید مسٹر مَرے۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو کال کر لیں۔ کارڈ اور پھول مینیجر کی طرف سے تھے پھر اس نے کمرے کو چیک کیا۔ فون کا ریسیور اور ماؤتھ پیس کھول کر دیکھا۔ اس کے بعد تصویروں کے پیچھے دیواروں کو ٹٹولا کہ کہیں کوئی مائیک تو نہیں چھپایا گیا ہے۔ نشست گاہ کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد وہ کچن میں گیا۔ ریفریجریٹر کھانے پینے کی اشیا سے بھرا ہوا تھا۔

اس نے اپنے لیے کافی بنائی اور پھر باتھ روم کو چیک کیا۔ ہر طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے بیگ کھول کر دوربین نکالی اور اسے لے کر نشست گاہ کی بالکونی میں آگیا۔ بالکونی سے خلیج اور یاٹ کلب کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ کشتیوں کی بڑی تعداد ہائی پاور بولٹن کی تھی لیکن کہیں کوئی سرگرمی نظر نہیں آرہی تھی۔

وہ پھر نشست گاہ میں واپس آیا۔ قمیصوں کے نیچے سیاہ ڈسپیچ باکس دبا ہوا تھا۔ اس نے باکس کو کھولا۔ اندر مخملیں کیس میں ایک ٹیپ کینٹر رکھا تھا۔ اس نے ایک بار اسے چھو کر دیکھا۔ اس کیس کو باکس میں رکھا اور پھر باکس بند کر کے بیگ کی زپ لگا دی۔ بیگ کو بیڈ روم میں رکھ کر وہ نشست گاہ میں واپس آیا اور ڈسپیچ باکس کو ہاتھوں میں لے کر جیسے تولتا رہا۔

فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس کے حلق میں ایک نس پھڑکنے لگی۔ "مرے اسپیکنگ۔" اس نے ریسیور اٹھا کر کہا۔

"مرے؟" دوسری طرف سے کسی جوان کی آواز نے نروس انداز میں دہرایا۔

"اوہ........ سوری مسٹر گولڈمین۔ فون کرتے وقت میرے ذہن میں آپ کا اصل نام تھا........"

"کون بات کر رہا ہے؟" گولڈمین نے پوچھا۔

"جیک ہنری جناب۔ میں مسٹر نکسن کے اسٹاف میں شامل ہوں۔ ان کی ہدایت تھی

کہ میں فوراً آپ کو فون کروں۔ آپ جلد از جلد تشریف لے آئیں تو مسٹر نکسن کو مسرت ہوگی۔"

گولڈمین نے آنکھیں موند لیں۔ "دیکھو یہاں اس وقت کچھ لوگ موجود ہیں۔ میرا مطلب ہے' ہوٹل کا منیجر۔ سمجھے۔ اپنا فون نمبر بتاؤ۔" فون نمبر بتایا گیا' جو اس نے ذہن نشین کر لیا۔ "ٹھیک ہے۔ چند منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔" اس نے ریسیور رکھا اور جیب سے نوٹ بک نکال کر جیک ہنری کے دیئے ہوئے نمبر کو اس میں چیک کیا۔ تصدیق ہوجانے کے بعد اس نے نوٹ بک بند کی اور جیک ہنری کا دیا ہوا نمبر ڈائل کیا۔

"کاسا پیسفک۔ سان کلیمنٹ۔"

"پلیز............ جیک ہنری سے ملایئے۔ میرا نام مَرے ہے۔"

ایک لمحے بعد ریسیور پر جیک ہنری کی آواز ابھری۔ "یہ آپ ہیں مسٹر گولڈمین۔"

"تمہیں کچھ اندازہ ہے کہ میں نے مَرے بننے کے لئے کتنے پاپڑ بیلے ہیں۔" گولڈ مین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"او گاڈ۔ سوری سر۔ پلیز............"

"چھوڑو اس بات کو۔ مسئلہ کیا ہے؟"

"کچھ نہیں سر۔ مسٹر نکسن نے کہلوایا ہے کہ وہ آپ کو لینے کے لئے ایک لیموزین کار بھیج رہے ہیں۔ کار پانچ دس منٹ میں پہنچ جائے گی۔"

"شیڈول کے مطابق مجھے ساڑھے تین بجے وہاں پہنچنا تھا۔" گولڈمین نے تیز لہجے میں کہا۔ "اور مجھے شیڈول میں تبدیلی کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔"

"مسٹر نکسن چند معاملات پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے۔"

"مسٹر نکسن سے میری بات کراؤ۔" گولڈمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ یہ ممکن نہیں۔" جیک ہنری نے کہا۔ "اس وقت وہ ریکارڈنگ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ آپ ریکارڈنگ شروع ہونے سے پہلے پہنچنا پسند کریں گے۔"

"مجھے لیموزین کے شوفر کے متعلق بتاؤ۔"

"اس کا نام ٹونی جوالو ہے جناب۔ سانولی رنگت' وزن 200 پونڈ کے لگ بھگ۔

آنکھیں براؤن' قد چھ فٹ دو............"

"وہ محض شوفر ہے؟"

"نہیں جناب۔ وہ مسٹر نکسن کے خاص آدمیوں میں سے ہے۔ اس کے پاس سیکرٹ سروس کا آئیڈنٹی کارڈ ہوگا۔ آپ چیک ضرور کر لیجئے گا۔"

"تمہارے خیال میں یہ ضروری ہے؟" گولڈمین نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔" جیک ہنری نے کہا۔ "اور ٹیپ ضرور لایئے گا۔ مسٹر نکسن اسے کیمرے کے سامنے شہادت کی حیثیت سے متعارف کرانا چاہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا' لیکن مجھے یوں دھکیلے جانا پسند نہیں آیا۔"

"مجھے یقین ہے کہ مسٹر نکسن اس سلسلے میں آپ کو مطمئن کر دیں گے۔"

☆=========☆=========☆

ٹونی جوالو کا وزن 200 نہیں بلکہ 220 پونڈ کے لگ بھگ تھا۔ وہ ان شخصیتوں میں سے تھا' جو پہلی ہی ملاقات میں جارحیت کا تاثر چھوڑتے ہیں۔ اس نے گولڈمین کو اپنا شناختی کارڈ دکھایا۔ پھر اس نے ٹیپ طلب کیا لیکن گولڈمین نے انکار کر دیا۔

کار میں گولڈمین اصرار کر کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔ سفر کے دوران خاموشی رہی۔ گولڈمین جوالو کا جائزہ لیتا رہا۔ جوالو کی جیکٹ کے نیچے واضح اُبھار تھا' جہاں ریوالور ہوگا۔ وہ چیونگ گم چبا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ شیو اس نے ٹھیک سے نہیں بنایا تھا۔ اور لگتا تھا کہ وہ پی کیپ کا عادی نہیں ہے۔ وہ بے چین نظر آ رہا تھا۔

وہ ہسپانوی طرز کا وِلا تھا۔ سامنے بہت بڑا گارڈن تھا' جہاں استوائی پھولوں کے پودے زیادہ تھے۔ مین گیٹ پر کوئی بھی نہیں تھا لیکن دروازے پر دو پہرے دار تھے' جن کے کوٹ پہلوؤں سے پھولے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ایک آدمی نے کار سنبھالی۔ جوالو نے اپنی کیپ سیٹ پر اچھال دی۔ "اس طرف چلئے۔" اس نے گولڈمین سے کہا لیکن اس کی نظریں ڈسپیچ باکس پر جمی ہوئی تھیں۔

وہ لابی میں پہنچے' جس کا فرش ماربل کا تھا۔ داہنی جانب دروازے سے ایک مسکراتا ہوا نوجوان برآمد ہوا۔ "آپ یہاں ریکارڈنگ کے لیے آئے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

عقب سے جوالو نے پوچھا۔ "باس یہاں ہیں؟"

"ہاں۔ وہ اندر ہیں۔ کیا تم.........."

"یہ الفریڈ گولڈمین ہیں۔ باس کے لیے ایک خاص چیز لائے ہیں۔" جوالو نے کہا۔

"لاؤ.......... مجھے دے دو۔" نوجوان نے گولڈمین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

گولڈمین سوچ میں پڑ گیا۔ جوالو تیزی سے بڑھا۔ "نہیں دوست۔ یہ چیز صرف مسٹر نکسن کے ہاتھ میں جائے گی۔ کیوں مسٹر گولڈمین؟"

گولڈمین نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم مجھے اندر لے چلو بیٹے۔ مجھے مسٹر نکسن سے بات کرنا ہے۔"

"جو حکم آپ کا جناب! لیکن آپ کو چند منٹ انتظار کرنا پڑے گا۔ مسٹر نکسن دراصل میک اپ کرا رہے ہیں۔" نوجوان نے دروازہ کھولا اور گولڈمین کو اندر لے گیا۔ جوالو اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

وہ لاؤنج طرز کا کمرا تھا۔ افتادہ دیوار کی پوری لمبائی میں بار بنا ہوا تھا۔ بائیں جانب ایک ڈائس تھا۔ کمرے میں تار ہی تار بکھرے ہوئے تھے۔ وہاں آٹھ افراد موجود تھے۔ اسٹین لیس سٹیل کے اسٹینڈز پر آٹھ فلڈ لائٹس روشن تھیں۔ ایک خالی آرام کرسی کے دو جانب 60 درجے کے زاویے پر دو کیمرے موجود تھے۔ ٹوئیڈ کی جیکٹ پہنے ایک شخص ایک کیمرے سے دوسرے کیمرے تک اور ایک لائٹ سے دوسری لائٹ تک چیکنگ کرتا پھر رہا تھا۔ وہ بار بار کیمروں اور لائٹس کی پوزیشن میں تبدیلی کروا رہا تھا۔ ڈائس پر ایک شخص گھومنے والی کرسی پر جھکا بیٹھا تھا۔ اس کے سر پر ایک کپڑا پڑا تھا۔ میک اپ مین اس پر جھکا ہوا تھا۔

نوجوان نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا۔ "مسٹر نکسن تقریباً تیار ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ بار کے قریب کوئی سیٹ سنبھال لیں لیکن مداخلت نہ کیجیے گا۔ ان کا موڈ.........." اس کی آواز سرگوشی میں تبدیل ہوگئی۔ "دراصل یہ میک اپ کا مرحلہ انہیں اچھا نہیں لگتا۔"

نوجوان بہت آہستگی سے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر ہال وے میں نکل گیا۔ گولڈمین بار کی طرف بڑھا۔

اچانک ٹیپ کینسٹر والا ڈسپیچ باکس بڑی صفائی سے اس سے چھین لیا گیا!

وہ پلٹ ہی رہا تھا کہ جوالو نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ "ہلنے کی ضرورت نہیں دوست۔" ساتھ ہی کوئی سخت چیز گولڈمین کی کمر میں چبھنے لگی۔ "محسوس کر رہے ہو نا؟" جوالو نے پوچھا۔ گولڈمین نے سر کو خفیف سی اثباتی جنبش دی۔ "بس.......... اسے ذہن میں رکھنا۔"

کمرے میں موجود لوگ ان دونوں سے بالکل بے تعلق تھے۔

"اب داہنی جانب حرکت کرو.......... بہت آہستگی سے۔" جوالو نے سرگوشی میں حکم دیا۔ "اگر تم نے بہادر بننے کی کوشش کی تو میں صرف ریوالور کی زبان میں بات کروں گا۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ مجھے شور مچانے والی چیزیں پسند نہیں۔ میں ہمیشہ سائیلنسر استعمال کرتا ہوں۔ یہاں کسی کو تمہاری موت سے پہلے کچھ پتا بھی نہیں چلے گا۔"

گولڈمین کی گردن تن سی گئی۔

"چلو بڑے میاں۔ آگے بڑھو۔" جوالو نے اسے چمکارا۔

گولڈمین ایک لمحہ ہچکچایا اور پھر بتائی ہوئی سمت میں بڑھا۔ وہاں پہنچ کر وہ ایک اسٹول پر بیٹھ گیا اور پلٹ کر جوالو کی طرف دیکھا۔ شوفر دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ ڈسپیچ باکس اس کے بائیں ہاتھ میں تھا اور اس کا داہنا ہاتھ باکس کی اوٹ میں تھا۔

"آل رائٹ.......... آل رائٹ۔" ٹوئیڈ کی جیکٹ پہنے شخص نے چیخ کر کہا۔

"چیک.......... تم ساؤنڈ لیول چیک کرو۔ پلیز.......... خاموش ہو جائیں۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

"ہاں.......... اتنا کافی ہے۔" جوالو نے تنبیہہ کی۔ "اب کوئی حرکت نہ کرے۔" پھر اس نے گولڈمین سے کہا۔ "مسٹر گولڈمین' آپ انہیں بتائیں۔"

گولڈمین کے جبڑے بھنچ گئے۔ اسے احساس شرمندگی ستا رہا تھا۔ "اس کی ہدایات پر عمل کرو۔ تم سب.........."

"سن لیا سب نے۔" جوالو نے لیوگر لہراتے ہوئے کہا۔ "اب تم سب منہ کے بل فرش پر لیٹ جاؤ۔" وہ پھر گولڈمین کی طرف مڑا۔ "سوائے تمہارے اور مسٹر نکسن کے۔"

"تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکو گے۔" گولڈمین نے تند لہجے میں کہا۔ "مکان سے نکل بھی گئے تو ایک میل آگے بھی نہیں جا سکو گے' اور تم ہم سب کو ختم بھی نہیں کر

سکتے۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ بس اپنا منہ بند رکھو۔ تمہارے متعلق تو میں فیصلہ کر چکا ہوں۔" جوالو نے کہا۔ پھر وہ نکسن کی طرف مڑا۔ "ہاں جنابِ صدر' آپ کیا کہتے ہیں۔"

نکسن کے سر پر اب بھی کپڑا پڑا تھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"بولیے نا مسٹر پریذیڈنٹ........ آپ تو بولنے کے معاملے میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ یہاں موجود تمام افراد کی زندگی کا انحصار آپ پر ہے۔"

نکسن بدستور خاموش تھا۔

"فکر نہ کریں جنابِ صدر۔ آپ تعاون کریں گے تو یہ سب لوگ خیریت سے رہیں گے۔ سمجھے آپ؟"

اس بار نکسن نے کئی بار اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ آپ کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوں اور الٹے قدموں میرے پاس آئیں۔ الٹے قدموں! یہ خیال رکھیے گا کہ تین قدم کے بعد آپ کو ڈائس سے اترنا ہوگا اور پھر تاروں سے بچ کر چلنا ہوگا۔ یہاں ایک کاؤچ بھی پڑی ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ پلٹ کر دیکھ سکتے ہیں۔"

نکسن کرسی سے اٹھا۔ اس کے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔

"شاباش........ شاباش........ چلے آیئے۔" جوالو نے اسے چمکارا۔

نکسن نے پچھلے پیر سے ڈائس کے قدمچے کو ٹٹولا۔ پھر آہستہ آہستہ تینوں قدمچے اتر کر نیچے آیا۔ کپڑا اب بھی اس کے سر پر موجود تھا۔ اس کی کہنیاں پہلوؤں سے چپکی ہوئی تھیں اور دونوں ہاتھ سینے پر بندھے تھے۔ پیچھے ہٹتے ہوئے وہ ایک تار سے الجھ کر گرتے گرتے بچا۔ ٹی وی کریو کے ایک آدمی نے تار راستے سے ہٹا دیئے۔ بالآخر نکسن کی ٹانگیں کوچ سے مَس ہوئیں۔

"ٹھیک ہے جنابِ صدر۔ اب میں چاہتا ہوں کہ........"

"خدا کے لیے جوان' اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔" گولڈمین نے احتجاج کیا۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ........"

جوالو تیزی سے اس کی طرف گھوما۔ اب اس کے ریوالور کا رخ گولڈمین کی طرف

تھا۔ "مسٹر گولڈمین' اب ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔" اس کا لہجہ تند تھا اور انداز سے لگتا تھا کہ وہ گولی چلانے کو بے چین ہو رہا ہے۔

"میرا مشورہ ہے کہ یہ غلطی ہرگز نہ کرنا۔"

گولڈمین کا ردعمل ایسا تھا' جیسے اس کے حلق سے کوئی چیز ٹکرائی ہو۔ سر پر پڑا ہوا کپڑا ہٹا کر جو شخص تیزی سے گھوما تھا' وہ نکسن نہیں' لیوک گارفیلڈ تھا۔ اور اس کے دائیں ہاتھ میں سیاہ خوف ناک میگنم تھا۔

جوالو کا منہ کھل گیا۔ اس کے لیوگر کا رخ اب بھی گولڈمین کی طرف تھا۔

"ریوالور بہت آہستگی سے فرش پر ڈال دو۔" گارفیلڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

جوالو ساکت کھڑا تھا۔ اس کے بائیں بازو میں ایک نس پھڑک رہی تھی۔ ٹی وی کریو کے تمام افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"ہم سب مسلح ہیں۔ ریوالور پھینک دو۔" گارفیلڈ نے کہا۔

جوالو نے گارفیلڈ کو اور پھر دوبارہ گولڈمین کو دیکھا۔ ریوالور کا رخ اب بھی گولڈمین کی طرف تھا۔ "تم اسے مرجانے دو گے؟" اس کی آواز پھنکار سے مشابہ تھی۔

"میں ہرگز نہیں چاہوں گا کہ کوئی مرے لیکن تم گولڈمین کو مارو گے تو میں تمہیں ختم کر دوں گا۔" گارفیلڈ نے جواب دیا۔ "اور یوں دو جانوں کا نقصان ہوگا۔ کسی بھی پروفیشنل کے لیے یہ احمقانہ بات ہوگی۔"

ٹی وی کریو نے گارفیلڈ کے پیچھے قوس سا بنا لیا تھا۔

"گولڈمین' تم یہاں آؤ........ آہستہ آہستہ۔" جوالو نے کہا۔

"فریڈ' جہاں ہو وہیں کھڑے رہو۔" گارفیلڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جیسا میں کہتا ہوں' ویسا کرو۔" جوالو نے کہا۔ اس نے ریوالور والا ہاتھ بلند کیا۔ اب ریوالور کا رخ گولڈمین کے حلق کی طرف تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔" گولڈمین نے کہا اور دو قدم بڑھا۔ پھر تیسرا........ اور چوتھا قدم........

جوالو تیزی سے گھوما۔ اس کے ریوالور کا رخ گارفیلڈ کے سر کی طرف ہو ہی رہا تھا کہ میگنم گرجا۔ جوالو پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ڈھیر ہو گیا۔ ٹی وی کریو کے تین آدمی تیزی

سے اس کی طرف جھپٹے۔ ایک نے اس سے لیوگر لیا۔ دوسرے نے اس کا سر اٹھایا اور تیسرے نے اس کی نبض ٹٹولی۔

"یہ کس قسم کا کھیل تھا۔" گولڈ مین نے گہری سانس لے کر پوچھا۔

"کیوں فریڈ........ تمہیں پریشانی تو نہیں ہوئی؟" گارفیلڈ نے میکنم عملے کے ایک فرد کو دے دیا۔

"میرا خیال تھا' تم فونیکس میں ہوگے۔"

"میں تمہیں کتنی بار بتاؤں کہ میں اس معاملے کو اپنی ذاتی ذمے داری سمجھتا ہوں۔"

"تم مجھے صبح یہ سب کچھ بتا بھی سکتے تھے۔ اتنے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی؟"

"مجھے معلوم تھا کہ وہ لوگ ٹیپ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "مجھے یقین تھا کہ یہ لوگ ٹیپ کے اصلی ہونے کے سلسلے میں بڑی احتیاط سے کام لیں گے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ یہاں آکر نکسن کو دیا جانے والا ٹیپ حاصل کریں گے۔ سو میں نے تمہیں آگے کر دیا۔" اس نے جوالو کی لاش کو دیکھا۔ "میں نے پہلے کبھی فائرنگ رینج سے باہر نشانہ نہیں آزمایا تھا۔ ویسے یہ ہے کون؟"

"مجھے بس اس کا نام معلوم ہے........ ٹونی جوالو۔ اور ہاں' تمہیں جیک ہنری نامی ایک آدمی کو بھی دھر لینا چاہیے۔"

"اس کی فکر نہ کرو۔ اسے ہم نے بہت کامیابی سے استعمال کیا ہے۔" گارفیلڈ نے ہاتھ سے کپڑے جھاڑے۔ "اب یہ معاملات تم سنبھالو۔ یہ لوگ جانتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔" اس نے ٹی وی کریو کی طرف اشارہ کیا' جو دراصل اس کے منتخب آدمی تھے۔

"تم واشنگٹن واپس جاؤ گے؟" گولڈ مین نے پوچھا۔

"نہیں بھئی۔ میں نے تمہیں صبح ہی بتا دیا تھا۔ مجھے فونیکس میں ہونا چاہیے۔ اب میں وہیں جا رہا ہوں۔"

☆=========☆=========☆

جمعہ........ ساڑھے سات بجے........ آئسن

جولی رچی کو یونہی موہوم سا احساس ہوا کہ وہ کمرے میں اکیلی نہیں ہے لیکن اس

نے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا۔ کھڑکیوں پر پڑے پردے ہوا سے سرسرا رہے تھے۔ کمرا کشادہ اور ہوادار تھا۔ اس کے برعکس موٹیل کا وہ کمرا تو اچھا خاصا مجس تھا' جہاں وہ چند گھنٹے پہلے بفیلو مورگن کو لے کر آئے تھے۔

کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس قوی تر ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور کھڑکی کے لہراتے پردے پر نظریں جما دیں۔

ہیری آئسن چند لمحے دروازے میں کھڑا رہا۔ پھر اس نے پوچھا۔ "تم ٹھیک تو ہونا؟"

جولی نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اندر نہیں آؤ گے؟"

"تم میرے سوال کا جواب دو گی یا نہیں؟"

"تم کیا سننا چاہتے ہو؟ یہ کہ میں نے زندگی میں کبھی خود کو اس سے بہتر محسوس نہیں کیا؟"

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ "جب میں وہاں جاگا تو جانتی ہو' مجھے کیا خیال آیا تھا؟"

جولی خاموش رہی۔

"مجھے ایسا لگا کہ تم مجھ سے کہو گی........ ذرا آگے آکر دیکھو۔ تمہیں تیرنے کا بہت خوب صورت احساس ہوگا........"

"تم اندر آرہے ہو یا نہیں؟ اور یہ نہ بھولو کہ میں بھی وہاں موجود تھی۔" جولی نے چڑ کر کہا۔

"ارے ہاں........ سوپر وومن بھی تو تھی وہاں۔ ابرام کو ختم کرکے تو بڑا لطف آیا ہوگا تمہیں۔"

اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ مگر سختی سے منہ بند کر لیا۔ ہیری نے دروازہ بند کر دیا۔ "ابھی تک تمہاری آمد کا مقصد نہیں کھلا ہے۔" جولی نے تند لہجے میں کہا۔

"مجھ جیسے کھلونے کی طرح استعمال ہونے والوں کے پاس مقصد کہاں ہوتا ہے۔"

"میں تم سے معذرت کر چکی ہوں۔ تمہیں بتا چکی ہوں........"

"تم نے تو بہت کچھ کہا ہے بے بی' لیکن مفاہیم بدلتے رہتے ہیں۔ میں کنفیوز تھا۔ بس تمہارے بارے میں تاثر قائم کرتا رہا اور تم ہر بار بدلتی رہیں۔"

"تم ہی کون سے سچ کے شہزادے ہو۔"

"نہ سہی۔ کم از کم ضمیر تو ہے میرے پاس۔"

جولی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تمہیں ضمیر سے متعارف ہو جانا چاہیے جولی۔" ہیری نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "لیکن شاید پروفیشنلز کو اعتراف کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ تم لوگوں کے احساسِ جرم کو تو بس ایک صاف ستھرا خیال دھو ڈالتا ہے۔ میرا خیال ہے' تم مجھے بھی دھو ڈالو گی۔"

"میں نے جب تمہیں الجھایا تھا' اس وقت میں تمہیں نہیں جانتی تھی۔" جولی نے مدافعانہ انداز میں کہا۔ "اور میں ایک جاب پر تھی.........."

ہیری نے اس کی بات کاٹ دی۔ "میں کس بری طرح الجھا تھا.......... اور کتنی آسانی سے پھنسا تھا۔ تم.......... یا تمہارے آقا نے ایک عام زندگی گزارتے ہوئے مجھے اٹھایا اور تم نے مجھے حقیقت کے راستے سے اٹھا کر احمقانہ خوابوں کی رہگذر پر ڈال دیا۔ جس وقت تم مجھے اپنے باپ کا افسانہ سنا رہی تھیں' میں اس وقت بھی محسوس کرتا تھا کہ یہ جھوٹ ہے۔" اس کے لہجے میں نفرت کا زہر تھا۔ "لیکن میں تمہارے اشاروں پر چلتا رہا.........." جولی نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن ہیری نے اسے نہ بولنے دیا۔ "میرا خیال ہے' آدمی کے لیے یہ احساس سب سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے کہ وہ بے وقوف ہے لیکن مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ مجھے غم یہ ہے کہ میں تمہیں پہچان کیوں نہیں سکا۔ تم نے.......... اور دوسرے لوگوں نے مجھے ڈرا دیا۔ تم فون کال کرتی ہو اور لوگ مر جاتے ہیں۔ جانتی ہو' مجھ جیسے لوگوں کے نزدیک اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔" وہ وحشت کے عالم میں بولے جا رہا تھا۔ "میں تین چار سال سے سیکورٹی پر کام کر رہا ہوں' اور جانتی ہو' اس عرصے میں مَیں نے صرف ایک لاش دیکھی۔ ایک شخص ساتویں منزل سے گر کے مر گیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے پیٹ میں گڑبڑ ہونے لگی تھی۔"

"بس ہیری.......... بس کرو۔ کیسی احمقانہ باتیں کر رہے ہو تم؟"

"جو سرکار کا حکم۔" ہیری نے کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائیں اور سر جھکا لیا۔

وہ بیڈ سے اتری اور اُس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اُس نے باہیں ہیری کی گردن میں حمائل کیں اور اپنا رخسار اُس کے رخسار سے ٹکا دیا۔ "تم نے میرے بارے میں جو کچھ کہا ہے' سچ ہے۔ میں اس میں شریک تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سب کرنے

پر مجبور تھی۔ میں تمہیں محفوظ دیکھنا چاہتی تھی۔"

ہیری نے اُسے دھکیل دیا۔ "میں تھک گیا ہوں۔"

جولی کھڑی ہو گئی۔ اُس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔ "اب تمہیں کسی بھی وقت واشنگٹن بھیج دیا جائے گا۔ پھر ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔" اُس نے افسردگی سے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اب بات کرنے کو رہا ہی کیا ہے۔"

☆=========☆=========☆

وہ بار بار جاگتی رہی تھی۔ ہوا بدستور کھڑکیوں کے پردوں میں سرسرا رہی تھی۔ اِس بار کسی احساس نے اُسے جگایا تھا۔ "کون ہے؟" اُس نے پکارا۔

"میں اندر آسکتا ہوں؟" گارفیلڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آجائیں۔"

گارفیلڈ کے ہاتھوں میں ایک ضخیم فائل تھی۔ "جس حد تک ممکن تھا' میں نے تمہیں سونے دیا۔ تمہیں آرام کی ضرورت تھی۔" وہ بولا۔

وہ کہنیوں کے بل اُٹھ بیٹھی۔ "کیا ہیری..........؟"

"ہاں۔ اُسے گئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے۔" وہ بیڈ کی پٹی پر بیٹھ گیا۔ "رات اُس نے تم پر بہت کڑا وقت ڈالا ہے؟"

جولی پلکیں جھپکانے لگی۔ گارفیلڈ کے لہجے میں کوئی عجیب سی بات تھی' جسے وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔ پھر اچانک بات اُس کی سمجھ میں آگئی۔ "آپ نے ہماری گفتگو سنی تھی؟"

"یہ مکان سرکاری ہے۔ یہاں کسی بھی کمرے میں ایک سوئچ دبا کر کسی بھی کمرے میں ہونے والی گفتگو سنی جا سکتی ہے۔"

"اطلاع دینے کا شکریہ۔" جولی کا چہرہ تمتما اُٹھا۔

"تم نے ایک مشکل صورتِ حال کو بہت اچھی طرح ہینڈل کیا۔"

"خاک ہینڈل کیا۔ وہ مجھے چھوڑ گیا۔"

"مجھے اُس کے چھوڑ جانے کے حوصلے پر حیرت ہے۔ لڑکا واقعی حوصلہ مند ہے۔ لیکن اُس کے پاس اپنے باپ کا فلسفہ ہے۔ اس اعتبار سے وہ ایک عام آدمی ہے۔"

"اور ہم لوگوں سے بہت بلند ہے وہ۔" جولی کے لہجے میں چیلنج تھا۔

"کیا واقعی؟" اُسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ گارفیلڈ نے ریسیور اُٹھالیا۔ "ہاں؟" وہ بہت توجہ سے سنتا رہا۔ پھر بولا۔ "یہ بعد کی بات ہے۔ مجھے ایک درجن آدمی اور چار گاڑیاں درکار ہیں اور ہاں.......... اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ بریڈلے پر دور سے نظر رکھیں۔ قریب ہرگز نہ جائیں۔ اُسے تعاقب کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ ارادہ بدل دے۔" ریسیور کریڈل پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "بریڈلے چل پڑا ہے اور میں شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ اپنی مشکلات حل کرنے جا رہا ہے۔ میں اسی موقع کا منتظر تھا۔"

☆==========☆==========☆

ہفتہ.......... صبح دس بجے.......... بریڈلے

امبروز بریڈلے کمرے میں داخل ہوا تو آرون لا۔کروس نے ماہرانہ انداز میں وہیل چیئر گھما کر اُس کا سامنا کیا۔ "آؤ سینیٹر۔" اُس نے کہا اور مینٹل کے اوپر لگے کلاک پر نظر ڈالی "تم کچھ جلدی آگئے ہو۔" وہ وہیل چیئر چلاتا ہوا کیبنٹ کی طرف بڑھا۔ "ریفرشمنٹ؟" بریڈلے نے نفی میں ہلایا۔ لا۔کروس نے گلاس میں برف ڈال کر اپنے لئے سوڈا انڈیلا اور ایک گھونٹ لیا۔ بریڈلے خاموش اُسے دیکھتا رہا۔

"میں اتنی تاخیر سے ملاقات پر تم سے معذرت خواہ ہوں۔" لا۔کروس نے کہا۔ اُس نے گلاس میں اور برف ڈالی اور پھر وہیل چیئر لے کر مہمان کے روبرو آگیا۔ "دراصل مجھے اور بہت سے معاملات نمٹانے تھے۔"

بریڈلے کچھ کہنے کی بجائے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ مکان سے کنکریٹ کی ایک پختہ پٹی صحرا کو عبور کر کے بائیں جانب بنی اضافی عمارات کی طرف جا رہی تھی۔ دھوپ نے کہیں کہیں سے کنکریٹ کی اس پٹی تک کو چٹخا دیا تھا۔ صحرا کی دھوپ ایسی ہی ہوتی ہے۔

لا۔کروس بریڈلے کی خاموشی سے پریشان ہو گیا۔ "جمعرات کی تمہاری کال خاصی غیر معقول تھی۔" اُس نے کہا۔ "اس کے باوجود میرا لہجہ یا کوئی بات تمہیں بری لگی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ دراصل میرے ذہن پر بھی بہت بوجھ رہا ہے۔"

بریڈلے کا انداز ایسا تھا' جیسے اُس نے ایک لفظ بھی نہ سنا ہو۔ وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے بلور کے گلدان کو سہلا رہا تھا۔

لا۔کروس نے ذرا تیز لہجے میں کہا۔ "میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے سینیٹر۔"

بریڈلے نے گلدان کو انگلی سے تھپ تھپایا۔ جلترنگ کی سی آواز آئی۔ پھر اُس نے سر اٹھایا اور براہِ راست لا۔کروس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ "میں تمہارا وقت ضائع کرنا بھی نہیں چاہتا آرون۔" اُس نے نرم لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ تاثر دیا تھا کہ معاملہ ارجنٹ نوعیت کا ہے۔"

بریڈلے پلٹا اور اُس نے کھڑکی کھول دی۔ گرمی کمرے میں در آئی۔ کمرے کے فرش سے جیسے بگولے سے اُٹھنے لگے۔ ایرکنڈیشنر روتا محسوس ہونے لگا۔ لا۔کروس نے اپنا گلاس نیچے رکھ دیا۔ یہ کیا.......... امبروز؟"

اُس نے نام کبھی نہیں لیا تھا۔ اس بات کا احساس دونوں کو ہوا.......... اور دونوں ہی کا ردعمل شرمندگی کا تھا۔

بریڈلے اُس کی طرف بڑھا اور اُس کے گلے سے اسکارف کھول کر اُسے وہیل چیئر کی پشت پر لپیٹ دیا۔ پھر وہ لا۔کروس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

"امبروز؟" اُس کے لہجے میں خوف تو نہیں تھا لیکن اُس کا بالائی دھڑ کسی خدشے کے تحت تن گیا تھا۔

بریڈلے نے وہیل چیئر میں لگا ہوا برقی پلگ نکالا اور کرسی کو دھکیلتا ہوا باہر ٹیرس پر لے آیا۔ ہوا ساکت تھی اور ٹمپریچر یقیناً سَو سے اوپر تھا۔ بریڈلے کو خود بھی گرمی کے احساس سے دھچکا لگا۔ لا۔کروس وہیل چیئر کے ہتھے کو گھونسے مار رہا تھا۔ "دیکھو امبروز' اگر میری کسی بات نے تمہیں اپ سیٹ کیا ہے تو.......... تم جانتے ہو کہ میں دھوپ کا سامنا نہیں کر سکتا۔ پلیز.......... مجھے فوراً اندر لے چلو۔ یہ تمہارا بچپنا ہے.......... تمہیں زیب نہیں دیتا یہ۔"

بریڈلے نے اُس کی سنی اَن سنی کر دی اور وہیل چیئر کو ڈھلوان پر دھکیلتا کنکریٹ کی پٹی کی طرف بڑھنے لگا۔ آدھی ڈھلوان طے کرنے کے بعد وہ رُکا۔ وہیل چیئر کو روکنے کے لئے اُسے زور لگانا پڑ رہا تھا۔ لا۔کروس کو بھی کشش ثقل کے مہیب ہونے کا احساس ہو گیا تھا۔

"دیکھو.......... اگر اس طرح تم اپنی جسمانی برتری ثابت کرنا چاہتے ہو.........."

اُس نے اپنی آواز کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "............ تو میں یہ بات بخوشی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔"

"میری بات سنو۔" بریڈلے نے ہانپتی آواز میں کہا۔ "صبح واشنگٹن سے پیٹرسن نے فون کیا تھا۔ اُس نے بتایا کہ ابرام مرچکا ہے۔"

"مجھے تو کچھ بھی معلوم............"

"خاموش رہو آرون۔ پیٹرسن یورپ فرار ہو رہا ہے۔ کہاں............ یہ اُسے بھی معلوم نہیں۔ اُسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ وہاں کرے گا کیا لیکن میں جانتا ہوں' اتنے اہم لوگوں کی دنیا کی ہر کرنسی میں قیمت لگتی ہے............ اور ہماری قیمت لگتی ہے۔ وہ سب سے بڑی بولی کے عوض خود کو بیچ دے گا۔ بشرطیکہ زندہ رہا۔ اُس نے مجھے بھی فرار ہونے کا مشورہ دیا تھا۔" اُس نے جیب سے رومال نکال کر چہرے سے پسینہ پونچھا

"پیٹرسن تو بے وقوف ہے۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت............"

"یہ ایک پروفیشنل آدمی کا ماہرانہ مشورہ ہے۔ اُس نے کہا تھا............ بھاگو' لیکن آرون' تم تو معذور ہو۔ بھاگ نہیں سکتے۔"

"امبروز' خدا کے لئے!"

"نہیں............ خدا کے لئے تو نہیں' لیکن تم خاصا قریب پہنچ گئے ہو۔" بریڈلے دور پہاڑوں کو چھوتے افق کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "اُس نے کہا تھا کہ اگر ہم بھاگ گئے تو ہمیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ وہ لوگ سکینڈل نہیں چاہتے۔ تمہارا کیا خیال ہے آرون؟"

لا۔ کروکس اپنی وہیل چیئر میں سمٹ رہا تھا۔ جیسے چھپنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کر رہا ہو۔ اُس نے رومال سے اپنا پسینے میں تر چہرہ صاف کیا۔ اب اُسے چکر آرہے تھے۔ تیز دھوپ میں اُس کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ "تمہیں وہ دن یاد ہے' جب تم نے مجھے میرے بارے میں اپنے منصوبوں سے آگاہ کیا تھا آرون؟ مجھے یاد ہے۔ وہ ایسا ہی ایک دن تھا۔ ممکن ہے' زیادہ ہی گرم ہو۔ وہ 76ء کا موسم گرما تھا۔ تم نے فیصلہ سنایا کہ مجھے صدارتی انتخاب لڑنا ہے۔ میں اس سلسلے میں اتنا پُرجوش نہیں تھا لیکن تم نے بالآخر مجھے قائل کرلیا۔"

لا۔ کروکس نے اپنے سبز گاؤن میں سر چھپا لیا تھا۔ اُس کی مری مری آواز ابھری۔

"امبروز' میں تم سے التجا کرتا ہوں۔ پلیز............"

"وہ تمہاری کامیابی تھی آرون' لیکن تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ تم مسیحی عظمت کے لئے کیا کچھ کر چکے ہو۔ جان کینیڈی' رابرٹ کینیڈی اور مارٹن لوتھر کنگ۔ یہ سب کچھ بتانے کا کام تم نے پیٹرسن کے سپرد کر دیا تھا۔ تم نے اُس روز مجھے قتل کر دیا تھا آرون............ ختم کر دیا تھا۔"

لا۔ کروکس کی کراہ بے حد دردناک اور طویل تھی۔

"کچھ عرصے تو میں صدارت کے خیال میں مگن رہا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس عہدے کی طلب آدمی کو ریاکاری تک پہنچا دیتی ہے۔ ایک بار آدمی اس خواہش کا اسیر ہو جائے تو وائٹ ہاؤس میں پہنچنے کے راستے کے سوائے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔" وہیل چیئر کا وزن اب سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔ وہ بے اختیار کرسی کو لے کر لڑکھڑاتا ہوا تقریباً ڈھلان کے اختتام تک پہنچ گیا۔ اس نے تر رومال جیب سے نکال کر پھر پسینہ پونچھنے کی کوشش کی۔ "تم اب تک یہ ایک چیز مس کرتے رہے ہو آرون۔" اس نے کہا۔ "دن کی گرمی............ تجربے کی چمکیلی ڈسنے والی دھوپ۔ جانتے ہو' یہ کیا کہہ رہی ہے............ یہاں آؤ اور اپنی قسمت آزماؤ۔ اپنی مضبوطی اور طاقت کو امتحان میں ڈالو۔' اور جانتے ہو' اس سے ہار گئے تو کیا ہوگا؟ یہ تمہیں زندہ کھا جائے گی آرون۔ زندگی کا قطرہ قطرہ چوس لے گی۔ یہاں تک کہ تمہیں یہ بھی احساس نہیں رہے گا کہ تم کتنے بچے ہو اور کتنے ختم ہو چکے ہو۔ خنکی کی حدود سے ذرا آگے جاؤ تو تپش کا بے آب و گیاہ' بے کراں صحرا آجاتا ہے اور آدمی اس میں خود کو تنہا پاتا ہے۔ واپسی کا واحد راستہ چڑھائی کا ہوتا ہے۔" اس نے گرم ہوا میں گہری سانس لی۔ "ہم دونوں ہی صحرا کے کنارے شیشے کے گھر میں رہتے ہیں آرون۔ ہم دونوں ہی دور نکل آئے ہیں اور ایر کنڈیشنر کی ٹھنڈک سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ واپسی کا کوئی سوال............" اچانک اسے ایک خیال آیا۔

"تم کلوروکوئین اب بھی لیتے ہو؟" اس نے پلٹ کر دیکھا۔ "میرا خیال ہے' گھر میں دوا ہوگی۔ میں جا کر لے آؤں گا۔ بس ذرا کچھ بہتر ہو جاؤں۔"

دھوپ نے اسے اب کچھ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ اس کی آنکھوں کے

سامنے رنگ برنگے دائرے تھرک رہے تھے۔ "جانتے ہو آرون' پچھلے چند روز میں کس زور پر چلتا رہا ہوں۔ اس خیال کے زور پر کہ جب میں وائٹ ہاؤس پہنچوں گا تو تمہیں اور پیٹرسن کو قرار واقعی سزا دلوا کے رہوں گا۔ میں نے خود سے کہا.......... جب وہ دن آئے گا تو یہ دونوں اپنی بوئی ہوئی فصل کاٹیں گے۔" وہ جھولنے لگا۔ اب اس کا ذہن کچھ سوچنے کی حدود سے گزرتا جا رہا تھا۔ سینے میں گرہ سی پڑ گئی تھی اور جہاں گرہ پڑی تھی' وہاں سے پسینہ پھوٹ بہا تھا۔

لا۔ کروکس کسی مڑے تڑے کھلونے کی طرح ساکت تھا۔ اس کا سراب بہت بڑا گومڑہ معلوم ہو رہا تھا۔ پانی سے محروم جلد چیخ رہی تھی۔

"ہم بہترین اور ذہین ترین تھے آرون۔ یہ بات کسی نے کہی تھی۔ افسوس کہ اتنی توانائی ضائع ہوگئی اور اُس کے ذمے دار تم.........." اب ہر چیز دائیں سے بائیں' اور بائیں سے دائیں قوسی شکل میں گھوم رہی تھی۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپا۔ چہرے کی جلد تپ رہی تھی۔ چہرہ جھلس رہا تھا۔ وھیل چیئر اس کی گرفت سے آزاد ہو کر باقی ماندہ ڈھلان عبور کرتی ہوئی' آخری لمحے سمت تبدیل کرکے کنکریٹ کے فرش کی بجائے ریت پر جا الٹی۔ اس نے چہرے پر موجود ہاتھوں کی انگلیوں میں جھریاں بنا کر آرون لا۔ کروکس کو سلو موشن میں ریت پر گرتے دیکھا۔ وہ مکان کی طرف پلٹا۔ اپنا وزن اسے ناقابلِ برداشت محسوس ہو رہا تھا۔ مکان بھی قوسی شکل میں تیرتا نظر آ رہا تھا۔ اس نے چڑھائی پر تین قدم بڑھائے.......... اور پھر اس کی ٹانگیں جواب دے گئیں۔ وہ شکر گزاری کے جذبے سے معمور کنکریٹ کے فرش پر گرتا چلا گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر نامہرباں سورج کو اپنی آغوش میں لپیٹ لیا۔

☆=========☆=========☆

ڈاکٹر بریڈلے پر جھکا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر دل کے مقام پر ضرب لگائی۔ "کوئی چیز لاؤ سایہ کرنے کے لئے۔ کچھ بھی۔" وہ چلایا۔ اُس نے پھر بریڈلے کے سینے پر ضرب لگائی۔ پھر سینے پر کان رکھ کر کچھ سننے کی کوشش کی۔ "اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو فوری طور پر ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو۔" اُس نے گارفیلڈ سے کہا۔ پھر وہ بریڈلے کے منہ سے منہ ملا کر تنفس جاری کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ بریڈلے کا جسم

لرزا۔ وہ کراہا۔ اُس کے چہرے پر اذیت کا تاثر لہرایا۔

گارفیلڈ ریڈیو کار کے پاس سے واپس آیا۔ "اور اس کا کیا ہوگا؟" اس نے ریت پر سبز گاؤن میں لپٹے ہوئے جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

ڈاکٹر نے ایک لمحے کو اشارے کی سمت دیکھا اور پھر اپنے مریض کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "میں اُن پر توجہ دیتا ہوں مسٹر' جنہیں بچا سکوں۔" اس نے کہا۔ "وہ میری مدد کی حدود سے آگے جا چکا ہے۔"

گارفیلڈ نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ جس دوران بریڈلے کو بچانے کی کوششیں کی جا رہی تھیں' وہ جا کر مکان کا جائزہ لے چکا تھا۔ انیکسی سے ملنے والی فائلوں نے اُس شخص کی شناخت میں کسی شک و شبہے کی گنجائش نہیں چھوڑی تھی۔ وہ آرون لا۔ کروکس تھا۔

وہ پہلا موقع نہیں تھا کہ لوکاس گارفیلڈ کو خود سے مایوسی ہوئی تھی اور جانتا تھا کہ یہ آخری موقع بھی نہیں۔ غلطیاں' اندھی گلیاں اور غلط مفروضے اور خوش قسمتی' فہم و شعور اور تجربے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلتے ہیں۔

آرون لا۔ کروکس!

غلطی بنیادی نوعیت کی تھی۔ اُس نے اپنی آنکھوں پر.......... اور ریکارڈ پر اعتبار کرنے کی غلطی کی تھی۔ ریکارڈ کہتا تھا کہ آرون لا۔ کروکس مر چکا.......... دفن ہو چکا ہے۔ اور اُس نے ریکارڈ پر یقین کر لیا تھا۔ اُس نے.......... لوکاس گارفیلڈ نے! جس نے ایک بار صدرِ امریکا سے کہا تھا کہ فائلیں' ڈاٹا' ریکارڈ' حقائق.......... یہ سب ناقابلِ اعتبار چیزیں ہیں۔ ان میں گڑبڑ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ان پر اندھا یقین نہیں کرنا چاہئے۔

زخموں کے کچھ نشان ایسے ہوتے ہیں' جن پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ نشان ایسا نہیں تھا۔ گارفیلڈ نے اس جسم کو دیکھا' جو دھوپ میں متورم ہو گیا تھا.......... پھول گیا تھا۔ لا۔ کروکس اُن کی آمد سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ اب سیاہ ماربل جیسی وہ بے نور آنکھیں سورج کو گھور رہی تھیں۔

"اسے یہاں سے ہٹا دو۔" گارفیلڈ نے کہا۔

☆=========☆=========☆

اتوار.......... صبح پانچ بج کر اٹھائیس منٹ.......... صدرِ امریکا

صدر صاحب نے رات بارہ بجے کے بعد اُسے فون کیا تھا۔ فونیکس سے واپس آکر اُس نے گھر میں قدم ہی رکھا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی تھی۔ "پہلے تم سو جاؤ۔" صدر صاحب نے کہا تھا۔ "ساڑھے پانچ بجے وائٹ ہاؤس پہنچ جانا۔ مجھے مکمل رپورٹ چاہئے۔"

واشنگٹن پوسٹ کے سنڈے ایڈیشن میں سی آئی اے کے اندر کے تلاطم کے بارے میں مضمون چھپ چکا تھا۔ اخبار نے اس پر تشویش کا اظہار کیا تھا کہ سی آئی اے کے بیشتر ایگزیکٹیو آفیسر غائب ہیں۔ ملٹن ابرام نامعلوم مدت کے لئے چھٹی پر ہیں۔ ڈونالڈ پیٹرسن نے خرابی صحت کی بنیاد پر استعفا دے دیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی آفیسر یا تو استعفا دے چکے ہیں............ یا طویل رخصت پر ہیں۔ اخبار نے یہ بھی واضح کیا کہ اُس نے پیٹرسن کے ذاتی معالج سے رابطہ کیا تو پتا چلا کہ پیٹرسن کی صحت قابلِ رشک ہے۔ ڈاکٹر کو یہ سن کر شاک لگا کہ انہوں نے خرابی صحت کی بناپر استعفا دیا ہے۔ اخبار نے یہ بھی واضح کیا کہ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران سی آئی اے کے کئی کارکن یا تو لاپتا ہوئے ہیں یا 'قدرتی' موت سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ مضمون کا اختتام کچھ یوں تھا۔ 'اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندر کوئی سنگین گڑبڑ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح ہم اور عوام حقیقت سے بے خبر ہی رکھے جائیں گے۔

اخبار کے اسی صفحے پر امبروز بریڈلے پر دل کے شدید دورے کی تفصیلی خبر تھی۔

صدر صاحب نے آگے بڑھ کر اُس سے ہاتھ ملایا۔ دونوں سائیڈ میں پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ "ہاں لیوک............! اب مجھے تفصیل سے سب کچھ بتاؤ۔" صدر نے کہا۔

گارفیلڈ بلاتوقف بولتا رہا۔ اس دوران صدر نے بھی مداخلت نہیں کی۔

"مجھے بتاؤ کہ اب ہماری کیا پوزیشن ہے۔" اُس کے خاموش ہونے کے بعد صدر صاحب نے کہا۔

"میرا خیال ہے جناب کہ آپ معاملات کو مزید 48 گھنٹے میرے ہاتھوں میں رہنے دیں۔"

"لیوک............ اب میں مزید ایک سیکنڈ بھی تم پر ذمے داری نہیں ڈالنا چاہتا۔" صدر صاحب نے کہا۔ "یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھالو۔ میں بہت دیر تاریکی میں رہ چکا۔ صدر کو یہ جاننے کا حق ہے کہ اس کے اپنے گھر میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ میں کیسے منہ

پھیر کر بیٹھ جاؤں۔ یہ دیکھو............" انہوں نے واشنگٹن پوسٹ کا سنڈے ایڈیشن لہرایا۔ "اخبار مجھے وہ کچھ بتا رہا ہے' جو تم نے نہیں بتایا۔ اور یہ لوگ حقیقت سے کتنا قریب پہنچے ہوئے ہیں۔"

"صرف اتنا' جتنا میں نے انہیں موقع دیا ہے۔"

"تم نے پیٹرسن کے بارے میں انہیں خبر فراہم کی ہے؟" صدر کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"جی ہاں جناب' اور اس سے مفر نہیں تھا۔ کل پیٹرسن فرار ہو گیا............ شاید یورپ۔ یہ بات کہاں چھپ سکتی تھی۔"

"تمہارا مطلب ہے' وہ آزاد ہے؟"

"ہم اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اُس نے کوئی حماقت کی تو میں اسے اُٹھوالوں گا لیکن وہ ایسا کرے گا نہیں۔ وہ شمالی جرمنی میں کچھ دن چھپ کر گزارنا چاہتا ہے"

"مشرق کی طرف سفر کرنا ہو تو وہ بہت اچھا پڑاؤ ہے۔"

"ماسکو کو پیٹرسن میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوگی۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "وہ پہلے تو اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارے گا۔ پھر بالواسطہ ہماری ہی طرف بڑھے گا۔ میں تمام انتظامات کر لوں گا۔"

"کیا مطلب؟"

"اُسے واپس آنا ہو گا جناب۔ اس کے لئے اسے آزادی کا' اچھی آمدنی کا اور کسی غیر اہم ادارے میں کسی اچھے عہدے کا لالچ دینا ہو گا۔ آپ اس طرف سے بے فکر رہیں۔"

"میرا خیال ہے' تم اُسے میرا عہدہ بھی طشتری پر رکھ کر پیش کر دو گے۔" صدر صاحب نے طنز کیا۔

"سوری سر۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے لئے وہ ایک اہم آدمی ہے۔ ہم اُسے دوسروں کو نہیں سونپ سکتے۔ دوسری طرف ہم اُس پر مقدمہ چلانے کی عیاشی کے متحمل بھی نہیں ہو سکتے۔"

"اور بریڈلے کا............ نکسن کا کیا ہو گا۔ نکسن نے رات مجھ سے فون پر بات

کرنے کی کوشش کی تھی۔"

"انہیں مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں خاموشی سے اُن سے بات کرلوں گا۔"

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اب میں تمہیں آزاد چھوڑنا پسند نہیں کروں گا۔ اب تم تاش کا کوئی کرتب نہیں دکھاؤ گے۔"

"بالکل نہیں جناب! لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نکسن اور بریڈلے کو آزاد چھوڑ دینا خطرناک ہوگا۔"

"مطلب؟"

گارفیلڈ نے کندھے جھٹک دیئے۔ "میرا خیال ہے' مسٹر نکسن کے دل میں کوئی دبی ہوئی خواہش جان پکڑ رہی ہے۔ انہیں قائل کرنا ضروری ہے کہ اب اُن کا عوام کے سامنے آنا اُن کے لئے کئی اعتبار سے مخدوش ثابت ہو سکتا ہے۔"

"اس سے تمہیں کیا حاصل ہوگا؟"

"انہیں پتا چلے گا کہ اگر وہ زبان کھولتے ہیں تو خطرے سے دو چار ہو جائیں گے۔ اُن کا بنایا ہوا اسکینڈل خود اُن کے گلے پڑ جائے گا۔ میڈیا کو واٹر گیٹ یاد آئے گا اور واٹر گیٹ کے حوالے سے پھر اُن کی کھنچائی شروع ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے' وہ ہوشیار آدمی ہیں' سمجھ جائیں گے۔ ویسے بھی ٹیپ میرے پاس ہوگا.........."

"نہیں لیوک' ٹیپ تو میرے پاس ہو گا۔" صدر صاحب نے اُس کی بات کاٹ دی۔ "میں اسے اپنے سامنے ضائع کراؤں گا۔"

"جو آپ کی مرضی سر۔ بہرحال میں نے اپنا نکتۂ نظر بیان کر دیا۔"

صدر صاحب کچھ دیر سوچتے رہے۔ "اور بریڈلے؟"

"یہ معاملہ مختلف ہے۔ اُسے ہینڈل کرنا آسان ہے۔ بریڈلے والٹر ریڈ ہاسپٹل میں ہے۔ اس پر دل کا دورہ پڑا ہے.......... شدید تو نہیں لیکن ایک سال میں دوسرا ہے۔ وہ سیاست سے اس کی بنیاد پر دستبردار ہو سکتا ہے۔ لوگ چونکیں گے.......... عجیب اتفاقات کی باتیں کریں گے لیکن ڈاکٹرز کا سچا فیصلہ تمام قیاس آرائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ دیکھیں.......... وہ کوئی جوان آدمی تو ہے نہیں۔ کہہ سکتا ہے کہ انتخابی مہم کا بوجھ اُس کے لئے ناقابلِ برداشت ہو گیا تھا۔"

"لیکن وہ الیکشن اب بھی جیت سکتا ہے لیوک۔"

"جی ہاں' لیکن اس وقت تو اسپتال میں لیٹا وہ منتظر ہو گا کہ اس کی گردن پر چھری چلنے والی ہے۔ وہ بے نقاب ہونے والا ہے۔ وہ لعنت ملامت کا سامنا کرنے سے ڈر رہا ہو گا لیکن سر' اُسے بے نقاب کرنے کا مطلب میٹرکس کو بے نقاب کرنا ہو گا۔ اس صورت میں آزادانہ تفتیش ہو گی اور سب کچھ عام لوگوں کے سامنے ہو گا۔ پھر بہت سے اہم افراد خواہ مخواہ بے نقاب ہو جائیں گے۔ اخبارات پیچھے پڑ جائیں گے۔ بڑی گرد اُڑے گی جناب۔ میرا خیال ہے' ہمیں سمجھوتہ کر لینا چاہئے۔ لا۔ کروکس مر چکا ہے۔ بریڈلے ہمیشہ کے لئے بے کار ہو چکا ہے۔ پیٹرسن اور ابرام نہیں رہے۔ یہ لوگ میٹرکس کی آنکھیں' کان' دل اور دماغ تھے۔ اصل کرتا دھرتا لا۔ کروکس اور پیٹرسن تھے۔ وہی لوگوں کو استعمال کرتے تھے' وہی فیصلے کرتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا' میں اُسے دیوانگی قرار دوں گا' لیکن اب بہرحال میٹرکس کو کوئی خطرہ نہیں۔"

"تم کہتے ہو' بریڈلے ڈرا ہوا ہے۔ ممکن ہے' ایسا نہ ہو۔"

"دیکھئے جناب' پہلے تو وہ بے خبر تھا۔ جب اُسے حقیقت معلوم ہوئی تو وہ پیچھے ہٹ جانا چاہتا تھا لیکن لا۔ کروکس اور پیٹرسن نے اُسے میٹرکس سے تعلق کے حوالے سے بلیک میل کیا۔ انہوں نے اُسے بتایا کہ میٹرکس کے نام پر کیا کچھ کیا جا چکا ہے اور جو کچھ کیا جا چکا ہے' وہ اُس سے اپنی بے تعلقی ثابت نہیں کر سکتا۔ بریڈلے مجبور ہو گیا۔ میرا خیال ہے اُس نے سوچا ہو گا کہ صدارت ملنے کے بعد وہ بے بس نہیں ہو گا۔ تب وہ ان کا قلع قمع کرے گا۔"

"تو اب ہم اس کا کیا کریں گے؟"

گارفیلڈ نے گہری سانس لی۔ "میں نے کہا نا' اسے مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں اس سے سودے بازی کروں گا کہ وہ عملی سیاست کو خیرباد کہہ دے تو ہم اسے بے نقاب نہیں کریں گے۔ وہ یقیناً مان جائے گا۔"

"مجھے لگتا ہے' تم نے مجھے سب کچھ نہیں بتایا ہے لیوک۔"

"میں صدارت کو تحفظ دینا چاہتا ہوں جناب۔ کم از کم اس سال میں صدارت کو آلودہ ہاتھوں میں نہیں دیکھنا چاہتا۔" گارفیلڈ نے کہا۔ "جہاں تک میٹرکس کا تعلق ہے' یہ

کوئی نئی چیز نہیں۔ لوگ زمین پر خدا کی سلطنت قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔ میٹرکس ابتدا میں مشنری سوسائٹی تھی۔ چھوٹے پیمانے پر اسٹارٹ لیا تھا اُس نے۔ ابتدا میں اس میں کوئی اہم آدمی نہیں تھا.......... سوائے بریڈلے کے۔ اور وہ بھی اس وقت محض ایک سرکٹ جج تھا پھر آہستہ آہستہ اس میں اہم لوگ شامل ہونے لگے۔ قوت بڑھی تو لا۔ کروکس کو لالچ نے دبوچا۔ اُس نے میٹرکس کو غلط راستے پر ڈال دیا۔ اور یہ بھی سن لیں کہ پیٹرسن' ابرام اور بریڈلے کے علاوہ لا۔ کروکس کو کوئی ممبر نہیں جانتا تھا۔ وہ سب اپنی دانست میں رُوئے زمین پر خدا کی حکمرانی قائم کرنے اور خدا کی نیابت کرنے کے تصور کو عملی جامہ پہنا رہے تھے۔ دیکھیں.......... آئین نے چرچ اور ریاست کو جدا جدا رکھا ہے لیکن اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس پر عمل در آمد کرانے کے لئے خفیہ پولیس کا کوئی سسٹم بھی ضروری ہے۔"

"خفیہ پولیس کے سسٹم کی بات تمہی کر سکتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ لا۔ کروکس اور بریڈلے نے جو کچھ کیا' اس کی سزا بھگت لی۔ بچے تم۔ ہے نا؟" صدر نے کہا۔ گارفیلڈ نے سوالیہ انداز میں بھویں اٹھائیں۔ "تم نے جو ضروری سمجھا' وہ تم نے کیا۔ میں اس سے انکار نہیں کرتا لیکن جس انداز میں کیا' وہ لا۔ کروکس سے کم مجرمانہ نہیں۔ تم نے ایک سابق صدر کو استعمال کیا' تم بریڈلے سے کھیلتے رہے اور اُسے اسپتال پہنچا کر دم لیا۔ تم نے تین انسانوں کو مر جانے دیا۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ "کیا پتا' مرنے والوں کی تعداد اور زیادہ ہو تمہارا کیا خیال ہے' جن لوگوں نے مجھے اِس مقام پر پہنچایا ہے' وہ مجھ سے کیا توقع کرتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ضمیر پر یہ بوجھ لے کر اُن کے سامنے جاؤں گا کہ وہ مجھے مزید چار سال کے لئے صدارت سونپ دیں؟ اس کا جواب تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں۔ اس معاملے کی انکوائری ہونا چاہئے.......... اور لیوک' میں تمہیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ مناسب وقت پر تمہیں.........."

"کوئی انکوائری نہیں ہوگی مسٹر پریذیڈنٹ۔" گارفیلڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں نے آپ سے کہا تا کہ نکسن اور بریڈلے کو مجھ پر چھوڑ دیں۔ میٹرکس کو دو میں سے ایک چیز کی ضرورت ہے۔ یا تو اُس کے ہر رکن کے دل میں خوف خدا ہو یا.........."

"یا؟"

"یا اچھی قیادت۔ نئی جہت اور نئے آئیڈیاز کے ساتھ۔ اور انہیں یہ خوف بھی دلایا جائے کہ وہ خوش قسمت تھے کہ اس بحران سے صحیح سلامت نکل آئے ہیں۔ میں اِن خطوط پر سوچنا چاہوں گا۔"

"تم پھر مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو؟"

"کبھی کبھی یہ ضروری ہوتا ہے جناب۔ میں دیانت داری سے اس صورتِ حال کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ منیجر غبن کر کے بھاگ جائے تو دُکان بند نہیں ہونی چاہئے۔" گارفیلڈ نے صدر کے ہونٹوں پر حوصلہ افزا مسکراہٹ دیکھی تو بات آگے بڑھائی۔ "جنابِ صدر' مجھے صرف اڑتالیس گھنٹے کی مہلت دے دیں۔"

"لیکن 48 گھنٹے کے بعد میں تمہیں ایک سیکنڈ بھی نہیں دوں گا۔"

"اس سے زیادہ مجھے چاہئے بھی نہیں سر۔ اب میں منگل کی صبح حاضر ہوں گا اور ساتھ ٹیپ بھی لاؤں گا۔"

صدر نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "یہ ضروری ہے لیوک۔ ورنہ مجھے خود تمہیں تلاش کرنا پڑے گا۔"

☆=========☆=========☆

اتوار.......... صبح پونے گیارہ بجے.......... آلٹن

وہ ایک بجھا بجھا دن تھا۔ آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ جارج ہائی مین نے اصرار کیا تھا کہ وہ اُسے رخصت کرنے ایرپورٹ تک چلے گا۔ وہ نو بجے ہیری کے اپارٹمنٹ پہنچا.......... آدھا گھنٹا پہلے۔

وہ ایرپورٹ پہنچے۔ دونوں اپنے اپنے خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ ایرپورٹ پر ہائی مین اُسے دفتری کارروائیوں سے بچا کر اندر لے گیا۔ وہاں اُس نے جان روپر آلٹن کی موت پر افسوس اور اپنے مرگولس افیئر' والے کردار پر معذرت کرنے کی کوشش کی لیکن بات اور خراب کر دی۔ بالآخر اسے مصروفیت کا عذر پیش کر کے وہاں سے بھاگنا پڑا۔

ہیری کی سیٹ فرسٹ کلاس کیبن میں کھڑکی کے ساتھ تھی لیکن ٹیک آف کے فوراً بعد اُس نے بار کا رخ کیا۔ وہاں وہ پینے کے دوران اسٹیورڈ کی کہانیاں سنتا رہا لیکن جلد ہی اکتا گیا۔ طبیعت کچھ عجیب ہو رہی تھی۔

جولی نے فون نہیں کیا تھا۔ اس حقیقت سے کب تک آنکھیں چرائی جا سکتی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ فون نہیں کرے گی لیکن اس نے اپنے بے قصور ہونے کے یقین پر یہ آس لگالی تھی۔ کاش وہ فون کرتی........... صرف اتنا کہہ دیتی........... مجھے افسوس ہے ہیری' لیکن جدائی ناگزیر ہے۔ الوداع ہیری........... لیکن اس نے تو فون ہی نہیں کیا تھا۔

واشنگٹن میں گزشتہ روز پورا دن اس نے جولی سے رابطے کی کوشش کی تھی لیکن ہر موڑ پر ایک رکاوٹ کھڑی کر دی گئی تھی۔ جارج ہائی مین کا کہنا تھا کہ وہ کسی جولی کو نہیں جانتا۔ لینگلے میں کوئی اس سے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔ مرگولس کے مکان میں کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

آج صبح ساڑھے چھ بجے وہ بیدار ہوا۔ لوکاس گارفیلڈ نامی ایک شخص اس سے ملنے آیا۔ اس نے بتایا کہ اس کی بلا تاخیر روم روانگی کے تمام انتظامات مکمل کر دیے گئے ہیں۔ "اب تم جاؤ۔" اس نے کہا تھا۔ "اور فوراً ہی کام میں نہ لگ جانا۔ دو ہفتے گھومو پھرو' انجوائے کرو۔"

پھر ہائی مین کی آمد سے ذرا پہلے ڈاک آئی۔ اس میں گریزیا کا خط موجود تھا۔

"ڈیئر' یہاں سے معاملات زیادہ بہتر طور پر نظر آئے ہیں۔ جب وہ عورت اپارٹمنٹ میں آئی اور اس نے کہا کہ وہ تمہاری بیوی ہے تو میرا ردِ عمل فطری تھا۔ تم اس کے لئے مجھے الزام نہیں دے سکتے لیکن یہاں آ کر میں نے سوچا........... ہم ایک سال سے ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہیں۔ اس عرصے میں وہ کہاں تھی؟ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ تمہارے دل میں بھی نہیں تھی۔ عورتیں ایسی باتیں بہت آسانی سے محسوس کر لیتی ہیں۔ وہ تمہارے خیالوں میں بھی نہیں تھی۔ نہیں........... تم اس سے محبت نہیں کرتے۔ یہ خیال آتے ہی میں اپنے اور تمہارے اپارٹمنٹ گئی۔ وہاں سب کچھ ویسے کا ویسا ہی تھا۔ یعنی ہمارا تعلق اب بھی خوب صورت ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں میرے پاس آنا ہو گا۔ مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ آئندہ اس عورت کا نام بھی نہیں لو گے۔ میں بھی تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی۔ ہم اسے بھول جائیں گے۔ پلیز........... جلد از جلد آ جاؤ۔"

خط ختم ہونے کے بعد نیچے ایک نوٹ تھا...........

"ڈیر' خط تو بہت سے آئے ہوئے تھے لیکن میں صرف یہ خط بھیج رہی ہوں۔ اس پر تمہارے والد کا نام ہے۔ میں نے سوچا' تم اسے ضرور پڑھنا چاہو گے۔"

ہیری نے جان روپر آنسن کا خط کئی بار پڑھا۔ اتنا پڑھا کہ وہ اسے لفظ بہ لفظ یاد ہو گیا۔ اس کے حلق میں کچھ پھنسنے لگا۔ اس نے ضبط کی کوشش میں اپنے نچلے ہونٹ میں دانت گاڑ دیئے۔ اس کے باوجود وہ آنسوؤں کے سیلاب کو نہ روک سکا۔ خط جان آنسن نے اپنی موت سے ایک دن پہلے لکھا تھا۔ شاید خط اس کی روم سے روانگی کے چند گھنٹوں بعد........... زیادہ سے زیادہ اگلے روز پہنچا ہو گا۔ کاش........... اس نے وہ خط پہلے پڑھ لیا ہوتا۔

خط سے اندازہ ہوتا تھا کہ اس کے باپ کو اپنی موت کا علم ہو گیا تھا اور وہ اس کی راہ میں آنکھیں بچھائے بیٹھا تھا۔ وہ خط اعتراف تھا........... اس حساب کی تیاری تھا' جو وہ جانتا تھا کہ اس سے لیا جائے گا۔ خط کے الفاظ وہی تھے' جو وہ گفتگو میں استعمال کرتا تھا۔ اسی لئے ہیری کی سماعت میں خط پڑھتے ہوئے اس کی آواز بھی گونجتی رہی تھی۔ چوتھے پیراگراف نے ہیری کو دہلا کر رکھ دیا۔ لکھا تھا:

عملی' سیاسی تلافی کے لئے یہ اعتراف میں پہلے ہی ایک اور خط میں کر چکا ہوں لیکن جو کچھ میں نے پہلے خط میں چھپایا ہے' وہ اس خط میں تم پر کھول رہا ہوں لیکن معاملہ رازداری کا ہے۔ اس کا احترام کرنا۔ ایک لفظ بھی کبھی کسی کے سامنے زبان سے نہ نکلے۔ تمہیں یہ بات عجیب سی لگے گی کہ مجھ جیسا آدمی میٹرکس میں کیسے شامل ہو گیا۔ کمٹ منٹ تھا' آئیڈیلز کو پانے کی تمنا تھی لیکن میں تمہیں یہ کہہ کر دھوکہ نہیں دوں گا کہ وجہ بس یہی تھی۔ سب کچھ کرتے ہوئے آدمی آخر میں ذاتی اغراض' احمقانہ وقار اور انا کی تسکین کا خیال بھی ضرور رکھتا ہے۔ میں بھی ان تمام جرائم کا اعتراف کرتا ہوں۔

سو' یوں ہے کہ میں نے ہمیشہ سوچا تھا کہ آخری خط میں تم سے ہلکی پھلکی باتیں کروں گا۔ اس لئے کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے مجھے ہمیشہ موت کے بعد کی زندگی کی فکر رہی۔ میں تمہیں وعظ نہیں دوں گا۔ یہ کام میں تمہارے لڑکپن میں بہت کر چکا ہوں۔ اور اگر میں اس عرصے میں' جب میں ڈسپلن کی بہت اچھی مثال تھا' تمہاری تربیت نہیں کر سکا تو اب جب کہ میں یہ اوصاف کھو چکا ہوں' مجھے تلقین کا کوئی حق حاصل

نہیں۔ لیکن دو باتیں پھر بھی زور دے کر کہوں گا۔ ایک: میں نے اپنے وکیل کو ہدایت کی ہے کہ وہ بدستور ہمارے مالی معاملات کی دیکھ بھال کرتا رہے لیکن اپنے قدموں پر کھڑا ہونا سیکھ لو۔ کچھ بھی کرو۔ مگر اچھی باتوں میں دولت کو ملوث نہ کرو۔ سچی خوشی کا راستہ دولت کھوٹا کر دیتی ہے۔ دوسری بات: اب کسی بھی وقت تم شادی شدہ ہو جاؤ گے۔ اپنی بیوی کو ایک تحفہ ضرور دینا۔ اعتبار کا.......... اعتماد کا۔ ابتدا میں میرے اور تمہاری ماں کے درمیان بہت کم قدریں مشترک تھیں۔ مگر اعتبار اور اعتماد نے ہماری ازدواجی زندگی کو تحفوں سے بھر دیا۔ آخر میں ہمارے پاس بہت کچھ مشترک تھا۔ اُن میں تم بھی تھے اور تمہاری پرورش اور تربیت بھی۔

ہمارے پاس بہت کچھ مشترک تھا۔ ان میں تم بھی تھے اور تمہاری پرورش اور تربیت بھی۔

اعتبار.......... اعتماد؟ اور گریزیا پر! اس نے سوچا۔ تو جولی ریچی؟ اس نے اسکاچ کا آرڈر دیا لیکن جولی کو فون تو کرنا چاہیئے تھا۔ خط ہی لکھ دیتی۔ رخصت کرنے ہی آجاتی۔ دکھ سے.......... احساسِ جرم سے بوجھل اور مایوس سہی' آ تو جاتی۔ خدایا.......... اعتبار' اعتماد! میں تو یہ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس کا نام جولی ریچی ہی ہے۔

اس نے ایک ہی گھونٹ میں جام خالی کر دیا۔ اس محبت کی بنیاد ہی فریب پر تھی۔ اس نے جولی کے لیے جو کچھ بھی محسوس کیا تھا' وہ دھوکے اور فریب کی پیداوار تھا۔ نہیں.......... وہ سلسلہ چل ہی نہیں سکتا تھا۔ اور گریزیا.......... گریزیا نے کبھی فریب بہر حال نہیں کیا تھا۔

☆==========☆==========☆

روم ایئرپورٹ پر ہیری آنسن تنہا تھا۔ وہ امیگریشن کاؤنٹر پر ہجوم کے درمیان کھڑا تھا۔ پھر اس نے اپنا بیگ لیا' کسٹم کرایا اور چل دیا۔ اسے دو ہفتے کی چھٹی دی گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ٹیکسی پکڑ کر اپارٹمنٹ پہنچے گا۔ شیو کرکے' نہا کے دو گھنٹے کی نیند لے گا۔ پھر پیروز ریسٹورنٹ جائے گا.......... لیکن نہیں' پیروز نہیں۔ گریزیا سب سے زیادہ وہیں آتی ہے اور اگر اب کے وہ گریزیا سے مل بیٹھا تو یہ عمرقید ہوگی۔ اس اعتبار سے تو اپارٹمنٹ میں رہنا بھی ٹھیک نہیں۔ تو پھر ایمبیسی جایا جائے۔ پھر کار لے کر کہیں نکل لے..........

پہلے تو اسے اناؤنسمنٹ سنائی ہی نہیں دیا۔ مگر پھر وہ چلتے چلتے بری طرح ٹھٹکا۔ "فلائٹ 429 کے پسنجر مسٹر ہیری آنسن سے درخواست ہے کہ استقبالیہ کاؤنٹر پر تشریف لے آئیں۔" وہ گھبرا گیا۔ یہ گریزیا ہوگی لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوا؟ آسان بات ہے۔ اس نے ایمبیسی فون کیا ہوگا۔ شاید ہر روز فون کرتی رہی ہوگی۔

ہیری نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ نکل بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اب تو سامنا کرنا تھا.......... مضبوطی کے ساتھ.......... ڈٹ کر۔ اسے بتانا تھا کہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ بھول جاؤ سب۔ یہ فیصلہ کرکے وہ استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

پچاس گز پیچھے اس کی نظر اس پر پڑی۔ اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ ہیری کی طرف اس کی پشت تھی۔ وہ مختلف لگ رہی تھی۔ ممکن ہے' لباس کے مختلف انداز کی وجہ سے!

وہ سوچ رہی تھی.......... میں اس مرحلے سے نہیں گزر سکوں گی۔ اس نے کندھے سے لٹکے ہوئے بیگ میں سے چھوٹا آئینہ نکالا اور ہونٹوں پر لپ اسٹک چیک کی۔ آئینے کا زاویہ ذرا سا بدلا تو اسے ہجوم میں جگہ بناتا ہیری اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اس کا منہ بنا ہوا تھا۔ چہرے پر برہمی کا نہیں.......... استقلال کا تاثر تھا۔ ممکن ہے' غصہ ہی ہو۔ اب میں کیا کروں؟ کسی ایسی چیز میں.......... ایسے جذبے میں روح کیسے پھونکی جا سکتی ہے' جو بہت پہلے مر چکا ہو۔

ہیری اندر ہی اندر پریشان تھا۔ وہ کیا کہے گی؟ میں کیا کروں گا؟

وہ سوچ رہی تھی.......... لوکاس گارفیلڈ نے کہا۔ "تم اسے چاہتی ہو۔ حاصل بھی کر سکتی ہو لیکن میری شرائط پر۔ میں کم از کم ایک سال تک اس کی نگرانی کرانا چاہتا ہوں۔ کون جانے' کب کوئی بات اسے یاد آجائے۔ کب وہ کوئی بات کہہ بیٹھے کسی کے سامنے۔ اگر تم اس سلسلے میں یقین دہانی کرا سکتی ہو تو مجھے بتا دو کہ تم اسے ہینڈل کر سکتی ہو۔"

ہینڈل کرنا!

میں تم سے محبت کرتی ہوں ہیری۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ کہہ دو کہ یہ سچ ہے۔ تم جانتے ہو کہ اس بار میں سچ بول رہی ہوں۔ مجھے بتا دو کہ اب ہم آزاد ہیں.......... خود مختار۔ مجھے آج رات گارفیلڈ کو کال نہیں کرنی.......... کبھی بھی نہیں

کرنی۔

وہ آئینے میں اسے دیکھتی رہی۔ فاصلہ دس گز کا رہ گیا تو وہ پلٹی۔ اسے دیکھتے ہی وہ پتھر کا بت بن کر رہ گیا۔ جولی کے ہونٹ تھرتھرائے لیکن کوئی آواز نہ نکلی۔ ہیری کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو گیا تھا۔

جولی! وہ حیرت سے دیکھتا رہا۔ وہ مسکرائی۔ وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چار قدم.......... دو قدم.......... پھر اس نے اپنا بیگ نیچے رکھا اور جولی کو لپٹا لیا۔ جولی کے ہاتھ سے آئینہ گر گیا۔ اس نے ہیری کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہتے رہے۔

☆==========☆==========☆

اتوار.......... دوپہر بارہ بجے.......... بریڈلے

بریڈلے بستر پر چت لیٹا تھا۔ دونوں ہاتھوں پہلوؤں سے لگے تھے۔ وہ بہت کمزور اور بے بس لگ رہا تھا۔ "لیوک۔ آؤ بیٹھو۔" اس نے کہا۔ اس کے لہجے میں نقاہت تھی۔

"یہ لوگ تمہارا خیال تو ٹھیک طرح سے رکھ رہے ہیں نا؟" گارفیلڈ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت زیادہ۔" بریڈلے نے جواب دیا۔ "بہت اچھے لوگ ہیں۔"

گارفیلڈ بیڈ کی پٹی پر بیٹھ گیا۔ "کوئی تکلیف.......... درد وغیرہ تو نہیں۔"

تکلیف کی شکایت تو بے کار ہے۔" بریڈلے نے کہا۔ اس کی نظریں چھت پر جم گئیں۔

گارفیلڈ ایسے لفظ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا' جن سے نہ اسے شرمندگی ہو' نہ بریڈلے کو۔ "ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"اول تو ان کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اور میں ظاہر کروں کہ سمجھ میں آرہی ہیں تو وہ سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگتے ہیں۔ لیوک.......... اسپتال کتنے ہی اچھے ہوں' آدمی کو خوف زدہ کر دیتے ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لیے آدمی کو بہت زیادہ صحت مند ہونا چاہیے۔"

گارفیلڈ آخری پُر مزاح جملے کو محسوس نہ کر سکا۔ "صدر صاحب نے تمہارے لیے

نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اسپتال والوں سے کہا ہے کہ انہیں تمہارے بارے میں باخبر رکھا جائے۔"

"واقعی؟" بریڈلے کے لہجے میں بے یقینی تھی۔ "یہ ان کی بڑی عنایت ہے۔ ویسے وہ زیادہ ناخوش تو نہیں ہوں گے۔ نرس نے مجھے اخبار پڑھ کر سنایا تھا۔" وہ کہتے کہتے رک گیا۔ "لیوک؟"

"ہاں۔ بولو۔"

"لا۔ کروکس مر گیا نا؟"

"ہاں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ وہ دھوپ لگنے سے ہلاک ہوا۔"

"لیوک' اس کی موت کا ذمے دار میں ہوں۔" بریڈلے نے آنکھیں موند لیں۔ "میں جانتے بوجھتے اسے باہر دھوپ میں لے گیا تھا۔ مجھے اس کا مرض معلوم تھا لیکن میں جانتا تھا کہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ مجھے کوئی ایک اچھا کام تو کرنا تھا۔"

"اس سلسلے میں پھر کبھی بات کریں گے ایمبروز۔"

"ابھی کیوں نہیں۔ یہاں میں تمہارا قیدی ہوں۔ تمہاری بات سننے پر مجبور ہوں۔"

گارفیلڈ نے کندھے جھٹک دیئے۔ "تم کیا سننا چاہتے ہو ایمبروز۔"

"مجھ سے کسی نے ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے۔ میں نے سپاہیوں سے پوچھا کہ مجھ سے پوچھ گچھ کب ہو گی لیکن انہیں کچھ معلوم نہیں تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے لیوک؟"

"کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اور تم سے کسی کو پوچھ گچھ نہیں کرنی۔"

"بے وقوف بنا رہے ہو مجھے؟ صدر صاحب کو کیا پڑی کہ وہ مجھے بچائیں۔"

"وہ کسی کو نہیں بچانا چاہتے۔ وہ تو کھلی انکوائری چاہتے ہیں لیکن میں نے انہیں قائل کر لیا کہ معاملات میرے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔"

"وہ کیوں مان گئے یہ بات؟"

"تم اتنے نا سمجھ تو نہیں ہو ایمبروز۔ تالاب ابھی صاف ہے۔ کیچڑ کو کیوں ہلایا جائے۔ کم از کم جنوری تک.........."

"یعنی نئے صدر کی آمد تک۔"

"یا پرانے صدر کی تجدید صدارت تک۔" گارفیلڈ مسکرایا۔

"مجھے وہ الیکشن جیتنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن یوں بات نہیں بنے گی۔"

"وہ اتنے ناسمجھ نہیں ہیں۔"

"تو پھر؟"

"تم سیاست داں ہو۔ خود سمجھنے کی کوشش کرو۔"

بریڈلے اسے بغور دیکھتا رہا۔ "یہ معاملہ تم پر کیسے کھلا لیوک؟"

گارفیلڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہ باتیں رہنے دو۔ شکر کرو کہ تم یہ سب جھیل گئے.......... صحیح سلامت گزر آئے اس سے۔"

"آنسن کے بیٹے کے متعلق کچھ سنا؟"

"کون آنسن؟"

"تم بات نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔ مگر مجھے ایک بات ضرور بتادو۔ تم میٹرکس سے تو واقف ہو گئے ہو۔ اس کے اراکین پر مقدمہ چلاؤ گے؟ جواب طلبی کرو گے؟"

"نہیں۔"

بریڈلے نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ "میں نے لا۔کروکس کو قتل کیا ہے۔ خواہ میں اور تم اسے نیکی سمجھیں، وہ بہرحال قتل تھا۔"

"آرون لا۔کروکس بہت پہلے مرچکا تھا ایمبروز۔ میں نے میٹرکس کی اصل قوت کو بے نقاب کیا تو وہاں ایک لاش رکھی ملی۔ اس نے مجھے اور بہت سوں کو خوب بے وقوف بنایا۔"

گارفیلڈ نے کچھ توقف کیا۔ "لا۔کروکس کو سورج نے.......... دھوپ نے قتل کیا ہے ایمبروز۔ تم نے نہیں۔ میں اس سلسلے میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔"

بریڈلے کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر بولا۔ "وہ سامنے ٹیبل پر ایک باکس رکھا ہے۔ پلیز.......... اسے کھولو۔"

گارفیلڈ نے ہاتھ بڑھا کر بلیو باکس اٹھایا۔ وہ جیول باکس کی طرح کا تھا۔ اس نے کھٹکا ہٹا کر باکس کھولا۔ سرخ مخمل کے کشن میں ایک چھوٹی سی طلائی صلیب رکھی تھی۔

بریڈلے کے انداز سے لگ رہا تھا کہ بات کرنا اس کے لیے مشکل ہو رہا ہے۔

"لیوک.......... یہ ہے میٹرکس۔ جب کوئی شخص ہم میں شامل ہوتا ہے تو اسے یہ پن ملتی

ہے۔ یہ علامت ہے کہ اسے ہمارے اغراض و مقاصد سے اتفاق ہے.......... لا۔کروکس کے اغراض و مقاصد سے نہیں۔" وہ ایک لمحے کو چپ ہوا۔ "تم نے مجھے بتایا ہے کہ تم میٹرکس کے اراکین کے خلاف کارروائی نہیں کرو گے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا فیصلہ درست ہے۔ میٹرکس اب پاک و صاف ہو چکی ہے.......... جیسی بیس سال پہلے تھی۔ بلکہ پہلے سے بہتر۔ یہ لوہا پگھلا دینے والی بھٹی سے گزری ہے۔" اس نے سر اٹھا کر طلائی صلیب کی شکل کی پن کو دیکھا۔ "میٹرکس اس ملک کی بہتری اور بھلائی کے لیے ہے لیکن اسے نئی جہتوں کی ضرورت ہے۔ اسے نئے ہدف، نئی قوت، نئی تحریک کی ضرورت ہے۔" وہ پھر رکا۔ "میٹرکس کو ایک قائد کی ضرورت ہے، جو اس کی قوت کو نیکی اور بھلائی کے چینل میں دوڑا سکے۔ اسے تم جیسے آدمی کی ضرورت ہے لیوک۔"

گارفیلڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ چہرے پر نمودار ہونے والی طمانیت چھپانے کے لیے اس نے منہ پھیر لیا۔ ایک لمحے تک وہ طلائی صلیب کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنے کوٹ کے لیپل کو الٹا، صلیب کو وہاں پن کیا اور لیپل دوبارہ ٹھیک کر دیا۔ پن چھپ گئی تھی۔

اسے صرف ہاں کہنا تھا۔

لیکن پہلے.......... ہاں مناسب یہی تھا کہ وہ پہلے نہیں کہے.......... انکار کرے۔

کم از کم تین بار..........!

☆=========ختم شد=========☆